سلسلۂ نصابات علمیۂ جامعۂ عثمانیہ

قانونِ ٹارٹ

مؤلفۂ

آرتھر انڈرہل

مترجمۂ

رائے بیجناتھ ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

برائے

طلبائے جامعۂ عثمانیہ سرکارِ عالی

سنہ ۱۳۴۲ھ م سنہ ۱۳۳۳ف م سنہ ۱۹۲۴ع

دار الطبع جامعۂ عثمانیہ سرکارِ عالی حیدرآباد دکن
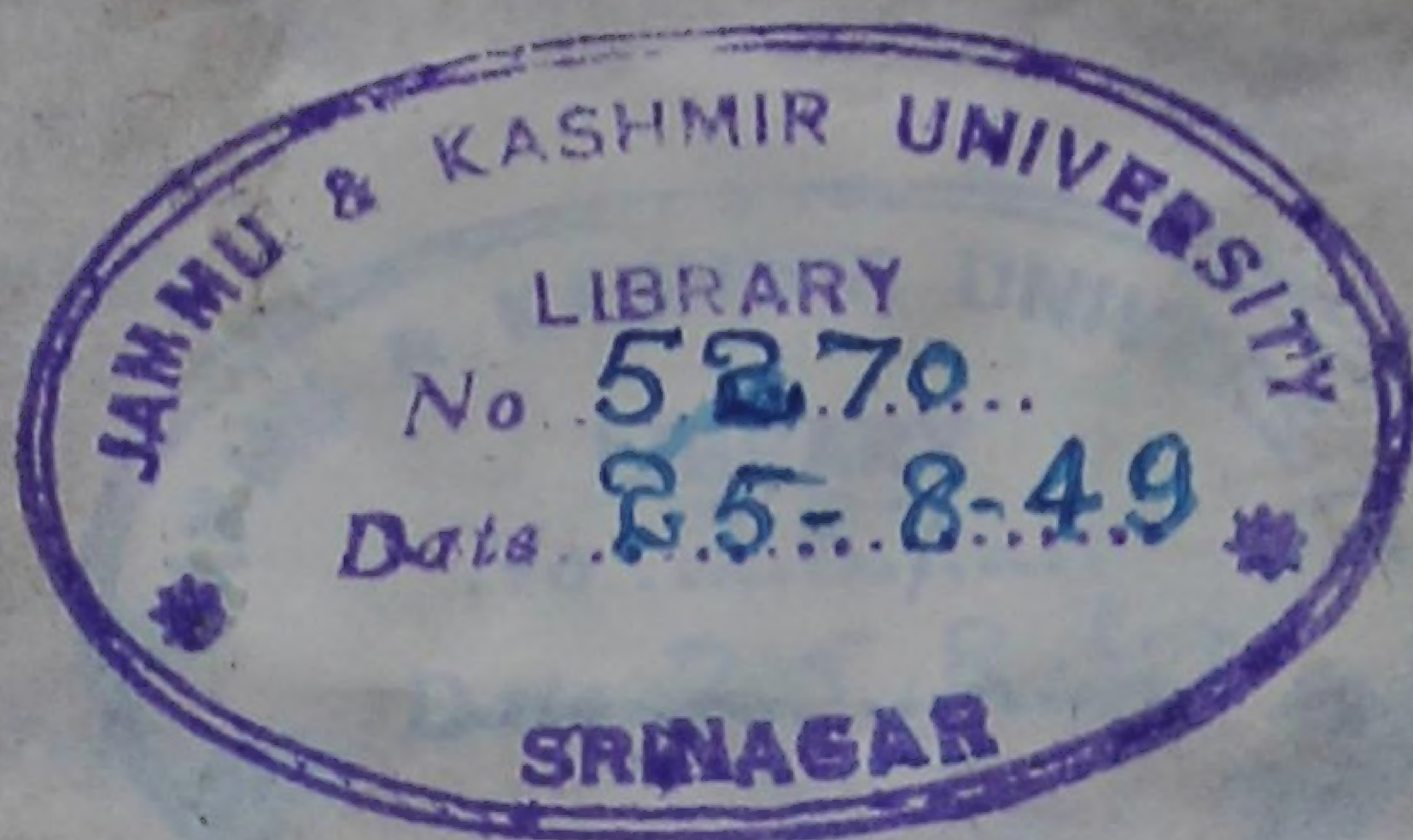
تنقید مذہبی نسبت کتاب قانون ٹارٹ

اس کتاب کو محض ایک قانون فرنگ کی حیثیت سے پڑھنا چاہیے
جس کے بعض مسائل کی تطبیق شرع اسلام سے نہیں ہوسکتی مثلاً باب چہارم میں
ہے کہ ایسے شخص پر دعوے ہوسکیگا جو کسی کی بی بی کو پھسلا لے گیا دفعہ ۱۲۲) اور
مدعی اُس کی خدمت سے محروم رہا کیوں کہ وہ حاملہ ہوگئی (ب ۱۲۳) لیکن جب
کوئی لڑکی کسی کی ملازمت میں ہو تو باپ دعوے نہیں کرسکتا (ہ ۱۲۴)۔ الے غیر ذلک
یہ استثنا مخالف شرع ہے

تاہم ایسے قوانین سے ناواقف نہ رہنا چاہیے کیوں کہ اس سے بھی اندازہ
ہوسکتا ہے کہ قانون ا[illegible] پر قانون آ[illegible]انی کو کیا فض[illegible] ہے ۹-۲۲ رمہر ۳۳ ف

شرح دستخط

عبداللہ العمادی

منصرم ناظر مذہبی

فہرست مضامین کتاب قانون ٹارٹ حصہ اول و دوم مولفہ رائے بیجناتھ صاحب ایم۔اے۔ال۔ال۔بی

مضامین	صفحہ
۱	۲

مضامین	صفحات
ا	۲

مضامین	نمبر صفحہ
۱	۲

مضامین	صفحہ
۱	۲

مضامین	نمبر صفحہ
۱	۲

مضامین	صفحہ
ا	۲

مضامین	صفحہ
۱	۲

مضامین	صفحہ
۱	۲
باب (۱)	
ازالۂ حیثیت عرفی کے متعلق	
فصل (۴۸)	
ازالۂ حیثیت عرفی	
ازالۂ حیثیت عرفی کی تعریف	۹۱
ازالۂ حیثیت عرفی کے اجزاء	"
فصل (۴۹)	
امر مزیل حیثیت عرفی سے کیا مراد ہے	۹۲
تمثیلات	۹۴
فصل (۵۰)	
ازالۂ حیثیت عرفی بذریعۂ تقریر کی صورت میں خاص ہرجہ ثابت کرنا کب ضروری ہے	۹۵
ازالۂ حیثیت عرفی بذریعۂ تقریر	۹۵
انگلستان کا قانون	"
نقصان جو پہنچا ہو وہ قدرتی نتیجہ ہونا چاہئے	۹۶
خاص نقصان کوئی دنیوی نقصان ہونا چاہئے	"
جب نقصان مدعی کے فعل سے پہنچا ہو	۹۷
عورت پر بدچلنی کا الزام	"
جب کسی جرم کا الزام عائد کیا جائے	"
مرض وبائی میں مبتلا ہونے کا الزام	۹۸
اپنے عہدہ کا کام یا اپنا کاروبار انجام دینے کی عدم قابلیت	"
کسی اعزازی عہدہ کے ناقابل ہونا	"
فصل (۵۱)	

مضامین	صفحہ
۱	۲

مضامین	صفحہ
۱	۲

مضامین	صفحات
۱	۲

مضامین	صفحہ نمبر
۱	۲

مضامین	صفحہ
۱	۲

مضامین	صفحات
۱	۲

مضامین	صفحہ
۱	۲

مضامین	صفحہ
۱	۲

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قانون ٹارٹ

حصہ اوّل

ٹارٹ کے متعلق عام احکام

باب (۱)

ٹارٹ کی نوعیت کے متعلق

فصل (۱) ٹارٹ کی تعریف

ٹارٹ کی تعریف۔

(۱) "ٹارٹ" سے ہر ایسا خلاف قانون فعل یا ترک فعل مراد ہے جو کسی ایسے فرض کی خلاف ورزی نہ ہو جو معاہدہ کی بناء پر عائد ہوا ہو اور جس کا نتیجہ یہ ہو کہ۔

(الف) کسی قطعی حق کی خلاف ورزی ہو جس کا کوئی دوسرا شخص مُحِق ہو۔ یا

(ب) دوسرے شخص کے کسی محدود حق کی خلاف ورزی ہو جس سے اوسکو ہرجہ پہونچے یا

(ج) کسی عام حق کی خلاف ورزی ہو اور کسی خاص شخص کو کوئی مادّی اور خاص ہرجہ پہونچے جو اوس کے علاوہ ہو جو عوام کو پہونچا ہو۔

ٹارٹ کی مختلف تعریفات پر تنقید۔

(۲) کامن لا پروسیجر ایکٹ بابت ۱۸۵۲ء میں ٹارٹ کی توضیح اس طرح کی گئی ہے کہ اوس سے "وہ خلاف قانون فعل یا ترک فعل مراد ہے جو معاہدہ کی خلاف ورزی نہ ہو" اگر الفاظ "خلاف قانون فعل یا ترک فعل" کسی ایسے حق کی خلاف ورزی کے مترادف تصور کیئے جائیں جس کو قانون تسلیم کرتا ہو اور جس کی تکمیل ہرجہ کے

دعویٰ کے ذریعہ سے ہوسکتی ہو تو یہ تعریف صحیح ہے لیکن وہ واضح نہیں ہے کیونکہ اوس سے اس امر کی وضاحت نہیں ہوتی ہے کہ خلاف قانون فعل یا ترک فعل یا حق کی خلاف ورزی سے کیا مراد ہے جس کو قانون تسلیم کرکے اوسکی تعمیل کراتا ہے۔

بجلو امریکہ کے مشہور مقنن نے ٹارٹ کی یہ تعریف کی ہے کہ "اوس سے ایسے فرض کی خلاف ورزی مراد ہے جو قانون کی رو سے معین کیا گیا ہو اور جسکی بابت چارۂ کار ہرجہ کا دعویٰ ہے"۔

لیکن محض اس تعریف سے ناظرین کو کافی اطلاع نہیں ملتی ہے اور اوسکی وضاحت کے لیے مسلمہ طور پر تفصیلی بحث کی ضرورت ہے۔

مسٹر جسٹس آئینیز نے ٹارٹ کے متعلق حسب ذیل لکھا ہے :۔

"ٹارٹ کی معمولاً یہ تعریف کیجاتی ہے کہ اوس سے ایسا خلاف قانون فعل یا ترک فعل مراد ہے جو معاہدہ کی خلاف ورزی نہ ہو یعنی کسی ایسے حق کی خلاف ورزی ہو جو معاہدہ کی بناء پر قائم نہ ہوا ہو" اس تعریف سے یہ تو واضح ہوتا ہی کہ ٹارٹ جن حقوق کی خلاف ورزی ہے وہ اون حقوق سے مختلف ہیں جو معاہدہ کی رو سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ایسے حقوق متعدد قسم کے دوسرے حقوق سے بھی مختلف ہیں اور اس لیئے یہ تعریف اوسی طرح ناقص ہے جیسے گھوڑے کی یہ تعریف ہے کہ "اوس سے ایک قسم کا جانور مراد ہے جو مویشی نہ ہو" "ٹارٹ سے یہ مراد ہے کہ کسی شخص کے حق بالتعمیم پر کسی فعل یا ترک فعل سے ناجائز طور پر مضر اثر ڈالا جائے" اس تعریف میں بھی یہ نقص ہے کہ اوس میں الفاظ "حق بالتعمیم" اوس سے زیادہ وسیع معنی میں استعمال ہوئے ہیں جو اون کے معمولاً سمجھے جاتے ہیں۔

سر فریڈرک پالک کی حسب ذیل تعریف زیادہ مکمل ہے :۔

"ٹارٹ سے ایسا فعل یا ترک فعل مراد ہے (جو محض ایسے فرض کی خلاف ورزی نہ ہو جو ذاتی تعلق یا معاہدہ کی بناء پر عاید ہو) جس کا مفصلۂ ذیل طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے اوس ہرجہ سے تعلق ہو جو کسی معین شخص کو پہونچا ہو۔ (ہرجہ میں قطعی حق کی مزاحمت بھی داخل ہوگی خواہ واقعی ہرجہ پہونچا ہو یا نہ پہونچا ہو)۔

(الف) وہ ایسا فعل ہوسکتا ہے جس سے بغیر جائز وجہ یا بہانہ کے مرتکب

فعل کی نیت نقصان پہونچانے کی ہو اور اوس سے وہ نقصان پہونچا ہو جس کی بابت شکایت کی گئی ہے۔

(ب) وہ ایسا فعل ہوسکتا ہے جو بطور خود خلاف قانون ہو یا کسی معین قانونی فرض کا ترک ہو جس سے ایسا نقصان پہونچے جس کے پہونچانے کی مرتکب فعل یا ترک فعل کی نیت نہ ہو۔

(ج) وہ ایسا فعل ہوسکتا ہے جس سے کسی قطعی حق کی خلاف ورزی ہو۔ (بالخصوص حق قبضہ اور جائداد کی) اور جس خلاف ورزی کو مرتکب فعل کی نیت یا علم کے قطع نظر ناجائز تصور کیا جاتا ہے یہ اون عام خیالات کی مصنوعی توسیع ہے جو انگلستان اور روما کے قانون میں مشترک ہیں۔

(د) وہ ایسا فعل یا ترک فعل ہوسکتا ہے جس سے نقصان پہونچے اور جس سے مرتکب فعل یا ترک فعل کی نیت نقصان پہونچانے کی نہ ہو لیکن اگر وہ مناسب احتیاط سے عمل کرتا تو وہ اوس نقصان کو روک سکتا تھا اور اوس کو روکنا چاہیئے تھا۔

(ہ) خاص صورتوں میں اوس سے ایسا نقصان نہ روکنا مراد ہے جس کا روکنا اوس شخص پر قطعی طور پر یا خاص شرائط کے ساتھ لازم ہو۔

پریوی کونسل نے ٹارٹ کی یہ تعریف کی ہے کہ "اوس سے ایسا فعل مراد ہے جس سے مدعی کے قانونی حق پر مضر اثر پڑے۔ ٹارٹ کے دعوی کیلئے یہ لازمی ہے کہ جس فعل کی شکایت کی گئی ہے وہ حالات کے لحاظ سے مدعی کے مقابلہ میں قانوناً ناجائز ہو یعنی اوس سے مدعی کے قانونی حق پر مضر اثر پڑتا ہو۔ محض یہ امر کہ اوس سے اوس کو نقصان پہونچیگا کافی نہیں ہے"۔ (مورز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۰۳)

(۳) ٹارٹ کی جو تعریف فقرہ (۱) میں کی گئی ہے۔ اوس کے معائنہ سے واضح ہوگا کہ ٹارٹ قرار دینے کے لیئے تین اجزا کا وجود لازمی ہے:۔

ٹارٹ کی فقرہ (۱) میں جو تعریف کی گئی ہے اوس کی توضیح۔

اول۔ مدعی علیہ نے کوئی ایسا فعل یا ترک فعل کیا ہو جو کسی ایسے فرض کی خلاف ورزی نہ ہو جو معاہدہ کی بناء پر عائد ہوا ہو۔

دوم - وہ فعل یا ترک فعل ایسا ہو جس کی قانون اجازت دیتا ہو یا جو قانوناً جائز ہو - جب کوئی ناظر عدالت - عدالت کے حکم قرقی کی بناء پر کسی شخص کی جائداد قرق کرے تو ناظر کا فعل ٹارٹ نہ ہوگا کیونکہ گو اوس کے فعل سے اوس شخص کی جائداد کے حق پر مضر اثر پڑتا ہے لیکن وہ فعل قانون کی روسے جائز ہے - اسی طرح جائداد پر دخل ضرورت کی بناء پر جائز ہوسکتا ہے یا اس وجہ سے جائز ہوسکتا ہے کہ وہ حق مرور کے نفاذ میں یا مالک اراضی کی اجازت سے کیا جائے - کسی شخص کے جسمانی حقوق پر حملہ مثلاً اوس کو ضرر پہونچانا یا قید کرنا عدالت مجاز کے حکم کی تعمیل میں یا حق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ میں جائز ہوسکتا ہے یا اوس صورت میں جائز ہوسکتا ہے جب اوستاد یا والدین بطور تنبیہ کے بچوں کو بطور مناسب سزا دیں - ان صورتوں میں افعال بادی النظر میں ٹارٹ ہیں لیکن اون کی بناء پر دعویٰ نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ قانون کی روسے جائز ہیں -

سوم - اس خلاف قانون فعل یا ترک فعل سے مدعی کو کوئی خاص مضرت پہونچے جو اوس سے مختلف ہو جو عوام کو پہونچی ہے - ایسی مضرت کسی حق بالتعمیم پر یعنی ایسے حق پر جو اوس کو کل دنیا کے مقابلہ میں حاصل ہو حملہ سے پہونچ سکتی ہے یا اوس نقصان سے پہونچ سکتی ہے جو اوس کی جائداد - صحت یا عافیت کو پہونچا ہو - قانون کا عام اصول ہے کہ جب کسی خلاف قانون فعل سے کسی شخص کو مضرت پہونچی ہو گو اوس کو واقعی نقصان نہ پہونچا ہو تو وہ ہرجہ کا دعویٰ کرسکیگا لیکن واقعی نقصان پہونچا ہو اور کسی خلاف قانون فعل کا ارتکاب نہ ہوا ہو تو ہرجہ کا دعویٰ نہ ہوسکے گا -

نقصان اور مضرت کے معنی -

(۴) "نقصان" سے ایسا مادی نقصان مراد ہے جو زر نقد - آرام - صحت وغیرہ کو پہونچا ہو - "مضرت" سے کسی ایسے حق میں خلاف قانون دست اندازی مراد ہے خواہ وہ کتنی بھی خفیف کیوں نہ ہو جو مدعی کو قانون نے عطا کیا ہو - (مثلاً یہ حق کہ - مدعی دوسرے لوگوں کو اپنے مکان یا باغ میں نہ آنے دے) محض نقصان کی بناء پر خواہ وہ کتنا بھی زیادہ کیوں نہ ہو ہرجہ کا دعویٰ نہیں ہوسکتا

جب تک کسی قانونی حق کی خلاف ورزی نہ ہوئی ہو۔لیکن جب کسی شخص کے قطعی خانگی حقوق میں دست اندازی کی جائے تو ہرجہ کا دعوی ہوسکیگا گو اوس سے واقعی نقصان نہ پہونچا ہو۔کسی قطعی حق میں مزاحمت خواہ وہ عارضی اور خفیف کیوں نہ ہو قانون مضرت تصور کرتا ہے اور اوس کی بابت ہرجہ کا دعوے ہوسکتا ہے۔ متعدد مقدمات میں معتدبہ ہرجہ دلایا گیا ہے جب کسی شخص کو بیجا طور پر قید رکھا گیا حالانکہ ایسی ناجائز قید میں وہ اوس سے بہتر مقام میں رکھا گیا جہاں وہ معمولاً رہتا تھا۔لیکن جب کسی ناجائز فعل سے کسی قطعی خانگی حق پر حملہ نہ ہوا ہو تو ہرجہ کا دعوی نہ ہو سکے گا بجز اس کے کہ اوس ناجائز فعل سے دراصل واقعی نقصان ہوا ہو۔

پریوی کونسل نے قرار دیا ہے کہ " یہ ممکن ہے کہ جب کسی قانونی حق پر حملہ ہوا ہو تو قانونی مضرت بغیر واقعی نقصان کے پہونچے۔ ایسی مضرت کی بناء پر ہرجہ کا دعوی ہو سکے گا لیکن اوس صورت میں کوئی دعوی نہیں چل سکتا جہاں نہ مضرت پہونچی ہو اور نہ نقصان ہوا ہو۔(کلکتہ لاریورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۰۱)

نقصان بغیر قانونی مضرت کے ٹارٹ نہیں ہے۔

(۵) جب واقعی نقصان ہوا ہو لیکن کسی قانونی حق پر حملہ نہ ہوا ہو تو محض اوس نقصان کی وجہ سے ہرجہ کا دعوی نہ ہو سکے گا گو وہ نقصان کسی ایسے فعل سے ہوا ہو جس کی قانون اجازت نہ دیتا ہو مثلاً کسی جرم کے ارتکاب سے۔

قتل ایسا فعل ہے جس کی قانون اجازت نہیں دیتا اور اوس کی وجہ سے مقتول کے خاندان کے ارکان سخت مصیبت میں مبتلا ہو سکتے ہیں لیکن کامن لا کی رو سے مقتول کے ورثاء کو ہرجہ پانے کا حق نہیں ہے۔اسی طرح اگر کسی شخص متوفی کے متعلق ازالہ حیثیت عرفی کا ارتکاب کیا جائے تو متوفی کے بچوں کو ہرجہ پانے کا حق نہیں ہے گو اوس ازالہ حیثیت عرفی کی وجہ سے وہ بچے اپنے مساوی درجہ کی سوسائٹی کی شرکت سے محروم ہو جائیں۔ اصول یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنی حیثیت عرفی کے متعلق حق حاصل ہے لیکن اپنے باپ کی حیثیت عرفی کے متعلق اوسے کوئی حق نہیں ہے۔

مفصلۂ ذیل صورتوں میں قرار دیا گیا ہے کہ ہرجہ کا دعویٰ نہ ہو سکے گا:۔
(۱) ایک مالک اراضی نے اوس پانی کو استعمال کیا جو اوس کی اراضی پر تھا جس کی وجہ سے اوس کے پڑوسی کو پانی نہ مل سکا جو سابق میں مالک اراضی کے استعمال نہ کرنے کی وجہ سے تہ زمین سے اوس کو پہونچ جاتا تھا۔
(۲) ایک شخص نے اپنے معدن کو اسقدر استعمال کیا کہ اوس کی سطح بیٹھ گئی برسات میں اوس معدن میں پانی جمع ہوا اور وہ اوس کے پڑوسی کی معدن میں پہونچ گیا جس سے اوس پڑوسی کو سخت نقصان ہوا۔
(۳) ایک مالک اراضی نے اپنی زمین پر ایک کٹہ بنایا جس کی وجہ سے دریا کا پانی اوس کے پڑوسی کی زمین پر گیا اور اوس سے اوس کو سخت نقصان پہونچا۔
(۴) ایک شخص نے ایک جدید مدرسہ قائم کیا جس کی وجہ سے دوسرے مدرسہ کے طلباء اپنا مدرسہ چھوڑ کر اس جدید مدرسہ میں شریک ہو گئے۔
(۵) ایک راجہ نے اپنی رانی کے مقابلہ میں نکاح فسخ کیئے جانے کا دعویٰ کیا۔ عدالت سے ڈگری صادر ہوئی۔ ڈگری صادر ہونے کے بعد بھی بیوی نے رانی کا خطاب استعمال کیا۔
(۶) قانونی حق کے نفاذ میں ایک سڑک کا راستہ تبدیل کیا گیا اور مدعی کی دوکان کے قریب سڑک پر گیس کی مقدار دریافت کرنے کا آلہ نصب کیا گیا جس کی وجہ سے مدعی کی دوکان کا منظر حسب سابق نمایاں نہ رہا۔
(۷) ایک شخص نے اپنے نو تعمیر کردہ مکان کا وہی نام رکھا جو اوس کے پڑوسی کے مکان کا تھا جس کی وجہ سے اوس کے پڑوسی کو تکلیف ہوئی۔
(۸) سڑک پر آتشبازی چھوڑی گئی۔ وہ ایک گاڑی کی طرف گئی اور گاڑی میں جو شخص بیٹھا ہوا تھا اوس نے حق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ میں اوس کا رُخ پھیر دیا اور اوس سے سڑک پر چلنے والا ایک آدمی جل گیا۔ جس شخص نے رُخ پھیرا وہ ذمہ دار نہیں ہے۔
(۹) ایک شخص پر یہ ذمہ داری تھی کہ وہ دیول میں دیوتا کو بھوگ لگائے۔ اس نے بھوگ نہیں لگایا جسکی وجہ سے دیول کے ملازمین کو کھانا نہیں ملا۔ (بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۲۲)۔

(۱۰) مدعی نذرانہ سے محروم رہا کیونکہ مدعی علیہ نے اپنی مذہبی تلقین شروع کی اور عوام نے اوس کو نذرانہ دیا (بمبئی جلد ۴۳ صفحہ ۲۷۸)

(۱۱) مدعی علیہ نے بے بنیاد عذرات پیش کر کے مقدمہ کی کارروائی میں طوالت کی جس کی وجہ سے مدعی کو نقصان ہوا۔

(۱۲) محکمہ صفائی نے ایک مارکٹ قائم کیا جس کی وجہ سے مدعی کے مکانات کی قیمت کم ہو گئی۔ (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۰۲)

(۶) جب کسی قانونی خانگی حق کی خلاف ورزی ہو گو واقعی نقصان نہ پہونچے تو وہ ٹارٹ ہے اور قطعی خانگی حق پر ہر حملہ کی بابت قانونی چارۂ کار حاصل ہے۔ ہر شخص کو اپنی جائداد۔ جسم کی حفاظت اور آزادی کے متعلق قطعی حق حاصل ہے۔

قانونی مضرت بغیر واقعی نقصان کے ٹارٹ ہے

جب دعویٰ مال۔ اراضی یا جسم کے متعلق مداخلت بیجا کی بابت کیا جائے۔ (جس میں حملہ اور حبس بیجا داخل ہے) تو واقعی نقصان کا ثابت کرنا لازمی جزو نہیں ہے اور مدعی کو محض قانونی حق کی خلاف ورزی کی بناء پر ہرجہ پانے کا حق حاصل ہے۔ ٹارٹ کے دعاوی سے معمولاً جو اصول متعلق کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ مدعی ہرجہ پانے کے حق سے محروم نہیں ہو سکتا اگر وہ خاص نقصان ثابت کرنے میں ناکام رہے بجز اس کے کہ دعویٰ کی اصلی بناء خاص نقصان ہو۔ (مورز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۳۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۳۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۸۴۵)

جب مدعی یہ ثابت کر دے کہ اوس کو قانونی حق حاصل تھا جس پر مدعی علیہ کے ناجائز فعل سے حملہ ہوا ہے تو قانون کی نظر میں اوس سے نقصان پہونچتا ہے اور اوس کی بناء پر ہرجہ کا دعویٰ چل سکتا ہے گو یہ ثابت نہ ہو کہ مدعی کو کوئی مالی نقصان ہوا ہے۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۴۴۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۰۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۴۲۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۲۔ بنگال لا رپورٹ مقدمات مرافعہ صفحہ ۲۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۰)

جب کسی شخص کے قانونی حقوق پر جان بوجھکر حملہ کیا جائے تو ایسا حملہ بنائے دعویٰ ہو سکتا ہے اور جائز معاہدہ کے تعلقات میں مداخلت قانونی حق کی

خلاف ورزی متصور ہوگی جبکہ ایسی مداخلت کی کوئی جائز وجہ نہ ہو۔ (مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۱۷۱)۔

مفصلۂ ذیل صورتوں میں خلاف قانون فعل ٹارٹ قرار دیا گیا ہے:۔

(۱) عہدہ دار شمار کنندۂ ووٹ نے مدعی کے ووٹ شمار کرنے سے انکار کیا جبکہ وہ ووٹ جائز طور پر دیئے گئے تھے اور وہ قانوناً قابل قبول تھے گو بالآخر وہی شخص منتخب ہوگیا جس کے لیئے ووٹ دیئے گئے تھے۔

(۲) جب مدعی کا مال ناجائز حکم کی بناء پر قرق کیا گیا یا وہ لگان کی بابت ناجائز قرقی میں ضبط کیا گیا۔

(۳) جب ایسے نالہ کا رُخ پھیر اگیا جو مدعی کی اراضی میں سے گذرتا تھا۔

(۴) جب کرایہ دار نے مالک مکان کی اجازت کے بغیر مکان میں اہم تبدیلی کی گو ایسی تبدیلی سے مکان کی اصلاح ہوگئی۔

(۵) جب مدعی کی رقم بنک میں جمع تھی اور بنک نے مدعی کے چک کی رقم اداکرنے سے انکار کر دیا۔

(۶) جب قدیم زمانہ سے یہ حق حاصل تھا کہ بازار کے سامان کا مدعی وزن کرے اور اوس کی بابت فیس وصول کرے اور ایسے حق میں مزاحمت کی گئی۔ (الہ آباد ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۸۹)

(۷) جب دیول میں دہی کا گھڑا پھوڑنے کے حق کی یا بحیثیت پروہت پوجا کرانے کے حق کی مزاحمت کی جائے۔ (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ فیصلہ جات مرافعہ جلد ۹ صفحہ ۱۳۴۔ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۴۸)

(۸) جب مدعی علیہ نے مورتی حوالہ کرنے سے انکار کیا اور مدعی کو اپنی باری کی پوجا کرنے سے روکا۔ (کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۹۰)

(۹) جب مدعی کی اراضی پر بغیر اوس کی اجازت کے مدعی علیہ نے ناجائز طور پر موری بنائی۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۹۷)

محدود خانگی حقوق کی خلاف ورزی۔

(۷) بعض خانگی حقوق ایسے ہیں کہ وہ محدود حقوق ہیں۔ مثلاً نقصان سے محفوظ رہنے کا حق اور ایسے حقوق پر حملہ کی صورت میں

بغیر واقعی نقصان ثابت ہونے کے ہرجہ کا دعویٰ نہیں چل سکتا۔ اسی طرح کسی شخص کو یہ قطعی حق حاصل نہیں ہے کہ اوسے دھوکا نہیں دیا جائیگا اور اس لئے جب کوئی شخص فریب کی بناء پر دعویٰ کرے تو اوسے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اوس فریب سے اوس کو نقصان پہونچا ہے۔ امر باعث تکلیف (بجز خاص مستثنیات کے) کینہ سے فوجداری مقدمہ چلانا اور غفلت کی صورت میں واقعی نقصان بنائے دعویٰ کا اہم جزو ہے کیونکہ ان سب صورتوں میں جس حق پر حملہ ہوتا ہے وہ محدود حق ہے یعنی یہ حق کہ دوسرے آدمیوں کے فعل یا ترک فعل سے نقصان سے محفوظ رہے۔

عام حقوق کی خلاف ورزی

(۸) ٹارٹ عام حق کی خلاف ورزی پر مشتمل ہوسکتا ہے یعنی ایسے حق کی خلاف ورزی جو سب اشخاص کو بالاشتراک حاصل ہے۔ ایسی صورت میں مدعی کو خاص نقصان ثابت کرنا ہوگا۔ تمثیل کے طور پر شارع عام کا حق لے سکتے ہیں۔ جب شارع عام کو روک دیا جائے تو اوس سے عوام کو مضرت پہونچتی ہے۔ ایسی مزاحمت کی بابت فوجداری کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اگر ہر شخص کو ہرجہ کی بابت دعویٰ کرنے کا حق دیا جائے تو ایک خلاف ورزی کی بابت غیر محدود دعاوی ہوسکیں گے اس لئے ایسا حق نہیں دیا گیا ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کو شارع عام کے اس طرح روکنے سے کوئی خاص اور مادّی نقصان پہونچا ہے جو اوس نقصان سے مختلف ہے جو عوام کو پہونچا ہے تو اوس کو چارۂ کار قانونی حاصل کرنے کا حق ہے۔

ٹارٹ کی تعریف کے اجزاء۔

(۹)۔ ٹارٹ قرار دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی فعل یا ترک فعل سے۔

(الف) کسی قطعی خانگی حق کی خلاف ورزی ہوئی ہو۔ یا

(ب) کسی خانگی محدود حق کی خلاف ورزی ہوئی ہو جس سے مدعی کو نقصان پہونچا ہو۔ یا

(ج) کسی عام حق کی خلاف ورزی ہوئی ہو جس سے کسی شخص کو کوئی خاص اور مادّی نقصان پہونچا ہو جو اوس سے مختلف ہو جو عوام کو پہونچا ہو۔

فصل (۲)

ہر قانونی حق پر حملہ کی بابت چارۂ کار قانونی حاصل ہے۔

ہر قانونی حق پر حملہ کی بابت چارۂ کار قانونی حاصل ہے

(۱۰) ہر قانونی حق کی (جو معاہدہ کی خلاف ورزی نہ ہو) خلاف ورزی جو جان بوجھکر اور بغیر جائز وجہ کے کی جائے ٹارٹ ہے۔

جب کسی شخص کو کوئی حق حاصل ہو تو اوس کو لازمی طور پر یہ بھی موقع ہونا چاہیئے کہ وہ اوس کو قائم رکھ سکے اور اوس پر حملہ کی صورت میں چارۂ کار اختیار کر سکے۔ حق کا تصور بغیر چارۂ کار قانونی کے فضول ہے۔ چارۂ کار کا نہونا حق نہ ہونے کے مترادف ہے۔ اور جب کوئی چارۂ کار قانونی حاصل نہ ہو تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ کوئی قانونی حق نہیں ہے۔ ٹارٹ کے بیشمار اقسام ہیں کیونکہ قدرت میں کوئی ایسی شے نہیں ہے جو دوسرے لوگوں کو نقصان پہونچانے کے لیئے کام میں نہیں لائی جاسکتی۔ ہرجہ کا دعویٰ ہر قانونی حق کی خلاف ورزی کی بابت جو معاہدہ کی خلاف ورزی نہ ہو ممکن الحصول چارۂ کار ہے اور چونکہ حقوق بیشمار اقسام کے ہیں اس لیئے ٹارٹ کی اقسام بھی بیشمار ہیں۔

حقوق کی تقسیم۔

(۱۱) حقوق جن کی خلاف ورزی ٹارٹ ہے مشتمل ہیں :-

(۱) ذاتی حقوق پر مثلاً حق جو ہر شخص کو حاصل ہے کہ اوس کے جسم کو نقصان نہ پہونچایا جائے۔ اس حق پر حملہ کی صورت میں جسم پر حملہ یا حبس بیجا کا دعویٰ ہو سکتا ہے اور جب کسی شخص کی حیثیت عرفی پر حملہ کیا جائے تو ازالۂ حیثیت عرفی کا دعویٰ ہو سکتا ہے۔ جب کسی شخص کو غفلت سے ضرر پہونچایا جائے تو غفلت کی بناء پر ہرجہ کا دعویٰ ہو سکتا ہے۔

(۲) حقوق جائداد پر۔ ایسے حقوق جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کے متعلق ہو سکتے ہیں۔ ایسے حقوق کی خلاف ورزی کی بناء پر مفصلہ ذیل اقسام کے دعاوی ہو سکتے ہیں :-

اراضی یا مال کے متعلق مداخلت بیجا۔ امر باعث تکلیف۔ مال کا تصرف بیجا

مال ناجائز طور پر روکنا۔ نشان تجارت۔ یا حق اختراع وصنائع کی خلاف ورزی۔ حق آسائش کی مزاحمت۔ ووٹ دینے کے حق کی خلاف ورزی۔ تجارت میں خلل ڈالنا۔ فریب وغیرہ۔

فصل (۲)

ناجائز فعل یا ترک فعل کے متعلق قوت ارادی عمل میں لانا اور نیت۔

ٹارٹ قرار دینے کیلئے مرتکب فعل کی دماغی حالت

(۱۲)۔ (۱) ناجائز فعل یا ترک فعل مدعی علیہ کی قوت ارادی کو منسوب کیا جاسکتا ہو ورنہ وہ فعل یا ترک فعل ٹارٹ نہ قرار دیا جاسکیگا۔

(۲) لیکن یہ جوابدہی نہ ہوسکے گی کہ مدعی علیہ یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ اوس کے فعل یا ترک فعل سے کن نتائج کے پیدا ہونیکا احتمال ہے کیونکہ ہر شخص کے متعلق یہ قیاس کیا جائے گا کہ اوس کی نیت اون نتائج کو پیدا کرنے کی تھی جو اوس کے فعل سے غالباً وقوع میں آسکتے ہیں۔

(۳) اس امر سے عدم واقفیت کہ ناجائز فعل یا ترک فعل سے کسی حق کی خلاف ورزی ہوگی معمولاً کوئی جوابدہی نہیں ہے۔

اس امر کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ جب تک کوئی فعل بالعمد نہ کیا جائے یعنی مرتکب فعل اوس کے ارتکاب کے لیئے اپنی قوت ارادی عمل میں نہ لائے اوسوقت تک وہ ٹارٹ کی بناء نہیں ہوسکتا۔ برخلاف اس کے یہ امر مطلق قابل لحاظ نہیں ہے کہ مرتکب فعل کی دماغی حالت اوس فعل کے نتائج کے متعلق کیا تھی۔ مرتکب فعل کا اپنے فعل کے نتائج کو پورے طور پر نہ سمجھنا یا اون سے عدم واقفیت ٹارٹ کی اغراض کے لیئے کوئی جوابدہی نہیں ہے۔ کوئی شخص اپنے فعل کی بابت ہرجہ کا ذمہ دار نہیں ہوسکتا جو سوء اتفاق سے وقوع میں آیا ہو اور جس کے نتائج پر اوس کو کوئی قدرت نہ ہو۔ لیکن جب کسی شخص نے کوئی فعل بالعمد کیا ہو یا جب اوس نے کسی فعل کا کرنا عمداً ترک کیا ہو تو اوس کو ذمہ داری سے اس بناء پر محفوظ رکھنا نہایت خطرناک ہوگا کہ وہ اوس کے نتائج کو عقل کی کمی یا ناواقفیت کی وجہ سے سمجھ نہیں سکتا تھا۔

پالک نے قرار دیا ہے کہ ہر شخص سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ یہ جانتا ہے کہ اوس کے فعل کے معمولی نتایج کیا ہیں اور اوس کا فرض ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کو مضرت سے محفوظ رکھے لیکن کسی شخص سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ کسی شخص کو ایسے نتایج سے محفوظ رکھے جن کے پہونچنے کا معمولی آدمی کو خیال نہیں ہوسکتا تھا۔

اگر کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کا مال سمجھکر اپنے تصرف میں لائے کہ وہ اوس کا ہے یا دوسرے شخص کی اراضی پر اس خیال سے مداخلت بیجا کرے کہ اوس کو اوس اراضی پر راستہ چلنے کا حق حاصل ہے تو وہ اوس ناجائز فعل کی بابت ذمہ دار ہوگا اور یہ جوابدہی نہ ہوسکے گی کہ وہ یہ باور کرتا تھا کہ اوس کو ایسا حق حاصل ہے۔

انگلستان کے قانون کی رو سے ٹارٹ کی اغراض کے لیئے مدعی علیہ کی وجہ تحریک پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے قانونی حقوق پر حملہ کرے تو اوس پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اوس نقصان کی بابت ہرجہ ادا کرے جو اوس کے فعل سے اوس شخص کو پہونچا ہے جس کے حقوق کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور یہ امر قابل لحاظ نہ ہوگا کہ اوس فعل کے کرنے میں وجہ تحریک کیا تھی۔

تمثیلات

(۱) ایک اخبار میں ایک شخص موسومہ "آرٹمیس جونس" کے متعلق ایسے خیالات ظاہر کیئے گئے جو ازالۂ حیثیت عرفی کی حد تک پہونچتے تھے۔ مضمون کا نویسندہ یا ایڈیٹر اس امر سے واقف نہ تھا کہ درحقیقت "آرٹمیس جونس" کوئی شخص ہے اور اس لیئے کسی خاص شخص کے ازالۂ حیثیت عرفی کی نیت نہ تھی۔ بطور واقعہ کے یہ ثابت ہوا کہ "آرٹمیس جونس" ایک بیرسٹر تھا اور اوس اخبار کے پڑھنے والے بطور مناسب یہ خیال کرسکتے تھے کہ وہ مضمون اوس کے متعلق ہے۔ قرار دیا گیا کہ اس مضمون کی ذمہ داری

شائع کنندگان اخبار پر عائد ہو سکتی ہے کیونکہ مدعی کو جو مضرت پہونچی وہ اون کے فعل کا قدرتی نتیجہ ہے۔

جب کوئی شخص ایسے جھوٹے بیانات کرے جو ازالہ حیثیت عرفی کی حد تک پہونچتے ہوں تو یہ جوابدہی نہ ہو سکے گی کہ وہ اون کو صحیح باور کرتا تھا۔

(۲) زید کے مکان میں ایک گڑھا ہے جس کی اوس نے حفاظت نہیں کی۔ بکر بطور جائز اوس کے مکان میں آتا ہے اور گڑھے کے محفوظ نہ ہونے کی وجہ سے اوس میں گرکر زخمی ہوتا ہے۔ بکر کو جو مضرت پہونچی ہے اوس کی بابت زید ذمہ دار ہے کیونکہ زید کے ترک فعل سے اوس مضرت کے پہونچنے کا احتمال ہے۔

(۳) زید ایک شایستہ گھوڑے کو گاڑی میں لگائے۔ گھوڑا ہو اتفاق سے چونک کر بکر کو مضرت پہونچائے حالانکہ زید اوس کو روکنے کی حتی الامکان کوشش کرے۔ ایسی صورت میں زید ذمہ دار نہو گا کیونکہ بکر کو جو مضرت پہونچی ہے وہ ایسی نہیں ہے کہ زید کے فعل سے اوس کے پہونچنے کا احتمال ہو۔

(۴) جب کوئی شخص سوء اتفاق سے بغیر ہلاک کرنے کی نیت کے یا بغیر کسی غفلت کے کسی شخص کو گولی سے ہلاک کرے تو اوس پر ہرجہ کی ذمہ داری نہ ہوگی۔

(۵) زید کا ملازم سوء اتفاق سے اپنے آقا کا لمپ توڑدے تو ملازم اوس کی بابت ذمہ دار نہ ہوگا بجز اس کے کہ ملازم سے بطور خاص یہ معاہدہ ہو کہ سامان کو کسی طریقہ سے بھی جو نقصان پہونچے گا اوسکی بابت وہ ذمہ دار ہوگا۔

فصل (۴)

کینہ اور اخلاقی جرم۔

(۱۳) سوائے اوس صورت کے جب دعویٰ کینہ سے فوجداری کارروائی

ٹارٹ میں وجہ تحریک ناقابل لحاظ ہے۔

کی بابت ہرجہ کا ہو ٹارٹ کے لیئے وجہ تحریک اہم جزو نہیں ہے
بُری وجہ تحریک سے ایسا فعل جو ناجائز نہ ہو ناجائز نہیں ہو سکتا۔
اچھی وجہ تحریک سے ایسا فعل جو ناجائز ہو جائز نہیں ہو سکتا۔

کینہ کی تعریف اور اوسکی اقسام۔

(۱۴۱) - کینہ دو قسم کا ہے یعنی صریح کینہ اور معنوی کینہ۔
"صریح کینہ" سے واقعی کینہ یعنی ایسا کینہ مراد ہے جو بطور واقعہ کے ثابت ہو۔
"معنوی کینہ" سے وہ کینہ مراد ہے جس کا قانون قیاس کرتا ہے۔
"کینہ" سے معمولاً کسی دوسرے شخص کے متعلق بُرے خیالات مراد ہوتے ہیں لیکن قانون کی اصطلاح میں اوس سے ہر ناجائز فعل مراد ہے جو بالارادہ بلاجائز وجہ کے کیا جائے۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے متعلق ایسے بیانات کرے جو ازالۂ حیثیت عرفی کی حد تک پہونچتے ہوں تو اوس شخص کی مضرت پہونچانیکی نیت ہو یا نہ ہو لیکن قانون یہ قیاس کرے گا کہ وہ بیانات کینہ سے کیئے گئے۔ جب بیانات عمداً کیئے جائیں تو اون کے جھوٹ ہونے کی صورت میں وہ ناجائز تصور کیئے جائینگے کسی شخص کی نیت مضرت پہونچانے کی ہو یا نہ ہو لیکن اون بیانات سے مضرت پہونچتی ہے جب وہ بغیر جائز وجہ کے کیئے جائیں۔ ایسی صورت میں شخص متضرر کو چارۂ کار قانونی حاصل ہوگا۔ انگلستان کا قانون صریح اور معنوی کینہ کے فرق کو ملحوظ رکھتا ہے جبکہ ازالۂ حیثیت عرفی کی بناء پر ہرجہ کا دعویٰ کیا جائے۔ (مدراس جلد ا صفحہ ۸۹)
صریح کینہ لازمی طور پر قانون کی نظر میں کینہ تصور نہ کیا جائیگا اور نہ معنوی کینہ سی صریح کینہ کا قیاس کیا جاسکیگا۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۴۴۵)۔
ایسا قیاس قائم کرنے کے لیئے یہ ثابت ہونا چاہیئے کہ مدعی علیہ کا فعل قطعاً نیک نیتی سے نہیں کیا گیا۔ نیک نیتی سے باور کیا جانا اوس وقت کہا جاتا ہے جب مناسب احتیاط اور توجہ سے عمل کرنے کے بعد عمل کیا گیا ہو۔ یہ ممکن ہے کہ اسطرح باور کرنے میں رائے کی غلطی ہوئی ہو لیکن اگر اسطرح عمل کیا گیا ہو جس طرح معمولی فہم کے آدمی کو کرنا چاہیئے تو اوس کا فعل نیک نیتی سے کیا گیا متصور ہوگا۔

(مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴۲۳ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۹ -) قانون معمولاً یہ قیاس کرتا ہے کہ ہر شخص بے گناہ ہے - (ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳) - لیکن جب ناجائز فعل کا ارتکاب کیا گیا ہو تو کینہ کا قیاس کیا جاسکیگا - جب کوئی فعل بطور خود ناجائز نہ ہو لیکن وہ خاص نیت سے کیئے جانے کی وجہ سے ناجائز ہو جاتا ہو تو ایسی خاص نیت ثابت ہونی چاہیئے - جب کوئی فعل بطور خود ناجائز ہو تو مدعی علیہ کو یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ اوس کے کرنے کی اوسکو جائز وجہ تھی اور اگر وہ یہ ثابت نہ کرے تو قانون اوس کے مجرمانہ ہونے کا قیاس کریگا - ہندوستان کے مقدمات میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ کینہ کا قیاس واقعات سے متعلق ہے نہ کہ قانون سے (مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۸۵) - جب تک صریح کینہ ثابت نہ ہو عدالت محض اسوجہ سے کینہ کا قیاس نہ کریگی کہ اوس فعل کے کرنے کی جائز اور مناسب وجہ نہ تھی اور ہر مقدمہ کا تصفیہ اوس کے خاص حالات کے لحاظ سے کیا جائیگا - (الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ بابت ۱۸۷۸ء صفحہ ۳۵۲) بعض افعال کے متعلق یہ صحیح طور پر کہا جاسکتا ہے کہ وہ اوس وقت تک ٹارٹ نہ قرار دیئے جائیں گے جب تک اون کا ارتکاب کینہ سے نہ کیا جائے یعنی اوس معنی میں کینہ سے جو قانون میں اوس لفظ کے قرار دیئے گئے ہیں لیکن "کینہ" کے جو معمولی معنی سمجھے جاتے ہیں اون کے لحاظ سے قانون ٹارٹ کا کینہ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور کسی جائز فعل کی بابت ہرجہ کا دعویٰ اس بناء پر نہیں ہوسکتا کہ وہ فعل کینہ سے کیا گیا ہے -

تمثیلات

(۱) زید بالارادہ بغیر جائز وجہ کے بکر کو خالد کے ساتھ معاہدہ کی خلاف ورزی کی تحریک کرتا ہے جس سے خالد کو مضرت پہونچتی ہے - زید پر ہرجہ کا دعویٰ ہوسکتا ہے بلالحاظ اس امر کے کہ اوس نے وہ فعل صریح کینہ سے کیا ہے یا ایک یا دونوں فریق کے فائدہ کے لیئے - ایسی صورت میں ممکن ہے کہ زید کے خیالات خالد کے متعلق برے نہ ہوں اور اوس کی نیت اوسکو مضرت پہونچانے کی نہ ہو لیکن چونکہ اوس کا فعل ناجائز ہے اسلیئے قانون کی نظر میں

اوس کا فعل کینہ سے کیا گیا متصور ہو گا۔

(۲) زید صریح کینہ سے بکر کو یہ ترغیب دیتا ہے کہ وہ خالد سے معاہدہ نہ کرے جس کی وجہ سے خالد کو واقعی نقصان پہونچتا ہے۔ خالد زید کے مقابلہ میں ہرجہ نہیں پا سکتا۔ ایسی صورت میں چونکہ زید کسی ناجائز فعل کا مرتکب نہیں ہوتا اس لیئے محض اسوجہ سے کہ وہ کینہ سے عمل کر رہا ہے اوس پر ہرجہ کا دعویٰ نہیں ہو سکتا۔

(۳) زید کو یہ حق حاصل ہے کہ اوس پانی کو جو اوسکی زمین کی سطح کے اندر ہو پمپ کے ذریعہ سے خارج کرے۔ زید اوس پانی کو صریح کینہ سے اس نیت سے خارج کرتا ہے کہ بکر اوس کو کام میں نہ لا سکے۔ ایسی صورت میں زید پر ہرجہ کا دعویٰ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ کسی ناجائز فعل کا مرتکب نہیں ہوا۔ جب ہرجہ کا دعویٰ اس بناء پر ہو کہ مدعی علیہ نے مدعی کے مقابلہ میں کینہ سے فوجداری کارروائی کی تو مدعی کو کینہ ثابت کرنا ہو گا کیونکہ ایسے دعویٰ میں کینہ دعویٰ کا اصلی جزو ہے۔

غفلت

(۱۵) غفلت میں بھی اخلاقی بُرائی داخل نہیں ہے۔ یہ امر قابل لحاظ نہیں ہے کہ مدعی علیہ کی دماغی حالت کیا تھی۔ اصلی سوال یہ ہے کہ مدعی علیہ نے کونسا فعل کیا ہے یا کونسا فعل کرنا ترک کیا ہے۔ کیا مدعی علیہ نے اسطرح عمل کیا ہے جسطرح معمولی فہم کے آدمی کو کرنا چاہیئے تھا۔ یہ امر قابل لحاظ نہ ہو گا کہ آیا اوس نے اسطرح عمل کیا ہے جو اوس نے حالات کے لحاظ سے مناسب خیال کیا۔ قانون مدعی علیہ کے اخلاقی جرم کا لحاظ نہیں کرتا ہے بلکہ صرف اس امر پر غور کرتا ہے کہ آیا اوس نے اس طرح عمل کیا ہے جس طرح اون حالات میں معمولی فہم کے آدمی کو کرنا چاہیئے تھا۔

فریب

(۱۶) یہ بیان کیا گیا ہے کہ فریب مکمّل ہونے کے لیئے کسی نہ کسی قسم کی بداخلاقی ضروری ہے اور ایک معنی میں یہ صحیح ہے۔ فریب جسکی بناء پر دعویٰ ہو سکتا ہے دھوکا دینے کی نیت سے غلط بیان کرنے پر مشتمل ہے۔ مرتکب فریب کو اوس بیان کے غلط ہونے کا علم ہونا چاہیئے یا وہ بیان

یہ دریافت کیئے بغیر کہ وہ صحیح ہے یا غلط قطعی بے احتیاطی سے کیا جانا چاہیئے۔ جو شخص اسطرح عمل کرتا ہے وہ اکثر صورتوں میں اخلاقی مجرم ہوتا ہے۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص نیک نیتی اور ایمانداری کے ساتھ یہ باور کرکے کہ وہ صحیح عمل کر رہا ہے ایسا بیان کرے جس کو وہ غلط جانتا ہوا اور اوس کی یہ نیت ہو کہ وہ دھوکا دے ایسی حالت میں ممکن ہے کہ اوس کا فعل بداخلاقی پر محمول نہ کیا جائے لیکن قانونی نقطۂ نظر سے وہ فریب تصور کیا جائیگا۔

جب قانون ٹارٹ میں لفظ "کینہ" استعمال کیا جائے تو اوس کا وہی مفہوم ہوگا جو قانون میں قرار دیا گیا ہے یعنی یہ کہ کسی ناجائز فعل کا ارتکاب بالعمد بغیر جائز وجہ کے کیا گیا ہے۔ جب کینہ سے فوجداری کارروائی کی گئی ہو تو لفظ "کینہ" اوس معنی میں استعمال نہیں ہوتا جو اوس کے معمولاً سمجھے جاتے ہیں یعنی یہ کہ دوسرے اشخاص کے متعلق برے خیالات۔ کینہ سے فوجداری کارروائی کے مقدمات میں صریح کینہ ثابت کرنا ضروری ہے۔

فصل (۵)

ہرجہ کا تعلق ناجائز فعل یا ترک فعل سے

(۱۷) جب واقعی نقصان بنائے دعویٰ ہو تو یہ ثابت ہونا چاہیئے کہ ناجائز فعل یا ترک فعل اوس نقصان کا حقیقی سبب ہے۔ یہ ضرور نہیں ہے کہ وہ بلا واسطہ سبب ہو۔ دوسرے الفاظ میں یہ ثابت ہونا چاہیئے کہ نقصان ایسا ہے جو قدرت کے معمولی قاعدہ کے موافق اوس ناجائز فعل یا ترک فعل کا لازمی نتیجہ ہے یا اوس کے پیدا ہونے کا احتمال تھا۔

ہرجہ کا تعلق ناجائز فعل یا ترک فعل سے۔

کسی فعل یا ترک فعل سے جو ہرجہ ہوا ہو اوس کی بابت ذمہ واری عائد کرنے کے لیئے مفصلۂ ذیل دو اصول کا لحاظ رکھا جائیگا۔

اصول نمبر (۱) جب فعل یا ترک فعل اور ہرجہ میں علت اور معلول کا تعلق ہو تو مرتکب فعل اوس ہرجہ کی بابت ذمہ وار ہوگا جو معمولی طریقہ کے موافق

اور بحالت موجودہ اوس کے فعل یا ترک فعل سے وقوع میں آئے۔
اصول نمبر (۲)۔ جب ناجائز فعل یا ترک فعل اور ہرجہ کے درمیان کسی شخص ثالث کا فعل بھی شریک ہو گیا ہو تو ناجائز فعل یا ترک فعل ہی اوس ہرجہ کا اصلی سبب سمجھا جائیگا جبکہ شخص ثالث کا فعل ایسا ہو کہ وہ اوس کو اون حالات میں قدرتی طور پر کرتا۔ ایسی صورت میں ذمہ داری عائد کرنے کے لیئے انسان کی قدرتی کمزوری کا لحاظ رکھا جائیگا۔

تمثیلات متعلق اصول نمبر (۱)

(۱) ایک صفائی کی بنڈی کو صاف کر کے اوس کا پانی موری میں ڈالا گیا۔ موری بند ہونے کی وجہ سے پانی سڑک پر پھیل گیا اور موسم کی خرابی کی وجہ سے برف جم گئی۔ مدعی کا گھوڑا اوس پر پھسل گیا اور اوسکی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ قرار دیا گیا کہ مدعی ہرجہ پانے کا مستحق نہیں ہے کیونکہ بنڈی والے کو اس امر کا احتمال نہیں تھا کہ اوس کے فعل کا یہ نتیجہ ہوگا۔
(۲) مدعی علیہ نے اپنے مرغ کو ناجائز طور پر سڑک پر چھوڑ دیا۔ مدعی بائسکل پر سوار ہو کر جا رہا تھا۔ ایک کتا مرغ کی طرف بھاگا اور مرغ بائسکل کے بیچ میں آگیا جس سے مدعی کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ مدعی ہرجہ پانے کا مستحق نہیں ہے کیونکہ مدعی علیہ کے فعل سے اوس مضرت کے پہونچنے کا احتمال نہ تھا۔
(۳) مفصلۂ ذیل صورتوں میں مضرت جو پہونچی وہ نتیجۂ بعید قرار دی گئی۔
(الف) مدعی ناجائز طور پر ایک مورت کے قبضہ سے محروم کیا گیا اوس نے اوس نذرانہ کا دعویٰ کیا جو معتقدین اپنی خوشی سے اوس کو دیتے اگر مورت اوس کے قبضہ میں ہوتی۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۵۷۔ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۵۶)۔ لیکن جب کوئی شخص کسی دیول کا شبیت ہو اور وہ دیول کے قبضہ سے محروم کیا جائے تو وہ اوس نذرانہ کی بابت دعویٰ کر سکتا ہے جو معتقدین اپنی خوشی سے دیول میں چڑھاتے۔

(کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۰ - مدراس لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۳۹۳) -
موروثی جوشی اوس نذرانہ کی بابت دعوی کرسکتا ہے جو ازدواج کے موقع پر اوس کو ملتا ہے - (ناگپور لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷۴) - جو رسوم کہ دیول کے سرمایہ سے کسی موروثی عہدہ دار کو ملتی ہیں اون کی بابت دعوی ہوسکتا ہے لیکن جو رقم کہ بطور نذرانہ معتقدین دیتے ہیں اون کی بابت دعوی نہیں ہوسکتا - (کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۹۰۶) -

(ب) ایک دیول میں مداخلت بیجا اور ناجائز قبضہ کی بابت مدعی نے مدعی علیہ کے مقابلہ میں فوجداری عدالت میں کارروائی کی - فوجداری عدالت کے خرچہ کی بابت دعوی ہرجۂ بعید قرار دیا گیا - (مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۴) -

(ج) مدعی نے دعوی کیا کہ تعلقدار ضلع نے ایک معبر عام کی حدود میں اسطرح توسیع کی کہ اوس کے خانگی معبر کو نقصان پہونچا - حدود میں توسیع کرنے کی وجہ سے معبر عام پر پہونچنے کے لئے لوگوں نے اوسکی آراضی کو استعمال کیا جس سے اوس کو مضرت پہونچی - قرار دیا گیا کہ آراضی کے استعمال کی وجہ سے جو مضرت پہونچی وہ ہرجۂ بعید ہے - (ممالک مغربی وشمالی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۴۶) -

(د) ایک کھیت میں مویشی ناجائز طور پر داخل ہوگئے مدعی علیہ نے اون کو روک لیا اور جب وہ اوس کی تحویل میں تھے وہ ہلاک ہوگئے - مدعی نے اون کی قیمت کا دعوی کیا - قرار دیا گیا کہ یہ ہرجۂ بعید ہے -

(۴) مفصلۂ ذیل صورتوں میں قرار دیا گیا کہ ہرجہ بعید نہیں ہے :-

(الف) قدیم زمانہ سے برسات کے پانی کے بہنے کے لئے جو راستہ تھا اوس کو مدعی علیہ نے روک دیا - اوس کی وجہ سے مدعی کی آراضی پر برسات کا پانی جمع ہوگیا اور اوس کی فصل کو نقصان پہونچا - قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ اوس نقصان کی بابت ذمہ دار ہے - (بنگال لارپورٹ جلد ۱ فیصلہ جات مرافعہ صفحہ ۲۰۳) -

(ب) ایک تالاب کے کٹہ کو کاٹ دیا گیا جس کی وجہ سے مدعی کی آراضی پر پانی پھیل گیا اور وہ اوس اراضی پر کاشت نہ کر سکا۔ مدعی نے اوس نقصان کا دعویٰ کیا جو کاشت نہ کرنے کی وجہ سے اوسکو ہوا۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ اوس نقصان کی بابت ذمہ دار ہے۔ (ویکلی رپورٹر بابت ۱۸۶۴ء صفحہ ۳۶۵)۔

(ج) مدعی علیہ نے مدعی کے باغ پر ناجائز طور پر قبضہ کر لیا۔ اوس نے پھلوں کے درخت کاٹ ڈالے۔ مدعی نے اوس نقصان کا دعویٰ کیا جو درختوں کے کاٹ ڈالنے سے اوس کو ہوا ہے قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار ہے۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۲)۔

تمثیلات متعلق اصول نمبر (۲)

(۱) زید نے اپنی گاڑی بغیر کسی محافظ کے ایسے مقام پر چھوڑ دی جہاں بچے کھیل رہے تھے۔ ایک لڑکا جس کی عمر سات سال کی تھی اوس پر بیٹھ گیا۔ دوسرا لڑکا اوس گاڑی کو چلانے لگا۔ گھوڑا بھڑک گیا اور لڑکا جو اوس پر بیٹھا ہوا تھا گر پڑا اور اوس کے چوٹ آئی۔ قرار دیا گیا کہ مالک گاڑی ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہے کیونکہ لڑکوں کے لیئے ایسے موقع پر گاڑی سے کھیلنا قدرتی بات ہے جب کہ اوس کا کوئی محافظ نہ ہو۔

(۲) ایک گاڑی والے نے اپنی گاڑی ایک لڑکے کی حفاظت میں چھوڑ دی۔ لڑکا اوس کو چلانے لگا اور اوس کی ایک دوسری گاڑی سے ٹکر ہوئی۔ قرار دیا گیا کہ گاڑی والا ہرجہ کی بابت ذمہ وار ہے کیونکہ جب گاڑی کسی لڑکے کی حفاظت میں چھوڑی جاتی ہے تو اوس کے لیئے یہ قدرتی بات ہے کہ وہ اوس کو چلانے کی کوشش کرے۔

(۳) ایک گیس کی کمپنی نے ناقص نل لگایا جو ٹپکتا تھا۔ ایک کاریگر روشنی لیکر نل دیکھنے گیا کہ کس مقام سے وہ ٹپک رہا ہے۔

اوس کے جسم میں آگ لگ گئی۔ قرار دیا گیا کہ کمپنی ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہے
کیونکہ ناقص نل لگانے کا یہ قدرتی نتیجہ ہے۔

(۴) ایک ریلوے کمپنی نے ایک گاڑی سائڈنگ پر کھڑی کی شریر لڑکوں نے اوس کو چلا دیا۔ اور مدعی کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ کمپنی ذمہ دار نہیں ہے۔

(۵) زید ایک میلہ میں چھچوندر جلاتا ہے۔ وہ ایک شخص کی دوکان پر گرتی ہے۔ وہ اوس کو جلدی سے اوٹھا کر پھینک دیتا ہے اور وہ دوسرے شخص کی دوکان پر گرتی ہے۔ دوسرا شخص بھی جلدی سے اوس کو اوٹھا کر پھینک دیتا ہے اور وہ بکر کے قریب پہونچتی ہے اور بکر کی ایک آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔ ایسی صورت میں زید کا فعل بکر کی آنکھ پھوٹنے کا سبب سمجھا جائیگا کیونکہ گو اوس کی نیت نہیں تھی کہ بکر کی آنکھ پھوڑے لیکن اوس کو اس امر کا احتمال تھا کہ اوس کے فعل سے مضرت پہونچیگی۔ ایسی صورت میں مالکان دوکان پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوگی کیونکہ اونھوں نے کوئی ناجائز فعل نہیں کیا۔

(۶) زید کا گھوڑا شریر نہ ہو لیکن جب زید اوس پر سوار ہوکر بازار میں جارہا ہو وہ بھڑک جائے اور بکر کو مضرت پہونچے تو زید ذمہ دار نہ ہوگا کیونکہ بکر کو جو مضرت پہونچی ہے وہ زید کے فعل کا نتیجہ بعید ہے لیکن اگر گھوڑا شریر ہو تو زید ذمہ دار ہوگا۔

(۷) ایک کرایہ کی گاڑی چلانے والا شراب پیکر اپنی گاڑی میں سو رہا۔ ایک دوسرا شخص بحالت نشہ اوس گاڑی پر سوار ہوکر اوس کو چلانے لگا اور مدعی کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ گاڑی والا ہرجہ کی بابت ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ یہ مضرت اوس کے فعل کا نتیجہ نہیں قرار دی جاسکتی۔

(۸) زید نے بکر کو غلطی سے ملزم سمجھکر گرفتار کیا اور ناظم فوجداری کے روبرو پیش کیا۔ ناظم فوجداری نے اوس کو حوالات میں بھیجدیا۔

قرار دیا گیا کہ زید حوالات کی بابت ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ وہ ناظم فوجداری کا فعل ہے۔

(۹) زید اور بکر میں آراضی کے قبضہ کے متعلق عدالت فوجداری میں نزاع ہوئی جس کی وجہ سے عدالت نے اراضی اپنی نگرانی میں لے لی اور آراضی پر کاشت نہ ہوسکی۔ قرار دیا گیا کہ کاشت نہ ہونے کی بابت ہرجہ کی ذمہ داری زید یا بکر پر نہیں عائد ہوسکتی کیونکہ وہ عدالتی فعل کا نتیجہ ہے۔ (مدراس جلد ۶ صفحہ ۴۲۶۔ کلکتہ لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۶۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۴ صفحہ ۹۶۔ انڈین کیسیز جلد ۹ صفحہ ۱۳۷۔ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۵۵۔)

(۱۰) ایک مقدمہ کی کارروائی کے ضمن میں ناظم فوجداری نے خود اپنی تحریک پر ملزم کے خلاف فوجداری کارروائی کرنے کا حکم دیا۔ قرار دیا گیا کہ ملزم دوسرے فریق کے مقابلہ میں کینہ سے فوجداری کارروائی کی بابت ہرجہ کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اوس کے خلاف جو مقدمہ چلایا گیا وہ عدالت کا فعل تھا نہ کہ فریق ثانی کا۔ (الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳۱۷۔)

(۱۱) اگر کوئی شخص حصول انصاف کی غرض سے کوتوالی کے روبرو واقعات کا اظہار کرے اور کوتوالی خود اپنی تحریک پر کسی شخص کو گرفتار کرے تو اطلاع دہندہ پر اوس گرفتاری کی بابت ہرجہ کی ذمہ داری عائد نہیں ہوسکتی۔ (مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۳۶۲۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۴۴۴)۔

(۱۲) جب مدعی علیہ نے عمداً جھوٹی اطلاع کینہ سے دی ہو اور اوسکی وجہ سے مدعی کے مقابلہ میں فوجداری کارروائی شروع کیجائے تو اطلاع دہندہ پر ذمہ داری عائد ہوگی۔ (الہ آباد لاجرنل جلد ۶ صفحہ ۵۱۶۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۳۲۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۲ صفحہ ۸۱۸ نوٹس کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۲ صفحہ ۸۱۷)۔ پریوی کونسل نے قرار دیا ہے کہ جب کوتوالی یا ناظم فوجداری نے

خود اپنی تحریک پر فوجداری کارروائی شروع کی ہو تو سرکار کی حیثیت مستغیث کی ہو جاتی ہے اور یہ امر قابل لحاظ نہیں رہتا کہ ایسی کارروائی مدعی علیہ کی تحریک پر آغاز کی گئی۔ لیکن مدعی علیہ کا عمل کارروائی شروع ہونے کے قبل اور بعد قابل لحاظ ہوگا اور اوس پر غور کرنے کے بعد اس امر کا تصفیہ کیا جا سکے گا کہ وہ کسی ناجائز فعل کا مرتکب ہوا ہے یا نہیں۔ (الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۵۲۵)۔

فصل (٦)

فعل یا ترک فعل ناجائز ہونا چاہیئے۔

فعل یا ترک فعل کی جائز وجہ

(۱۸) کوئی فعل یا ترک فعل ٹارٹ نہ ہوگا جب اوس فعل کے کرنے یا ترک کرنے کی جائز وجہ ہو۔

کن صورتوں میں قانونی حقوق پر بطور جائز حملہ کیا جاسکتا ہے

(۱۹) کسی شخص کے قانونی حقوق پر مفصلۂ ذیل صورتوں میں بطور جائز حملہ کیا جاسکتا ہے:۔

(۱) فعل شاہی کے ذریعہ سے۔
(۲) عدالتی فعل کے ذریعہ سے۔
(۳) ملازمان کے فعل سے جو عدالتی احکام کی تعمیل کریں۔
(۴) اوس فعل یا ترک فعل کے ذریعہ سے جس کی کسی قانون کی رو سے اجازت ہو۔
(۵) اوس فعل یا ترک فعل کے ذریعہ سے جس کی شخص متضرر نے اجازت دی ہو۔
(٦) حق حفاظت خوداختیاری میں۔
(۷) اون افعال سے جو باپ اپنے پدری اختیارات کے اور اوستاد اپنے اختیارات کے نفاذ میں کرے۔

(۸) خدا کے فعل سے۔
(۹) عام حقوق کے نفاذ میں۔
(۱۰) جو فعل بلحاظ ضرورت شخص متضرر کے فائدہ کے لیئے کیا جائے یا عوام کے فائدہ کے لیئے کیا جائے۔
(۱۱) جب نقصان جو پہونچا ہو ایسا خفیف ہو کہ معمولی فہم کا آدمی اوس کا شاکی نہ ہو۔

فصل (۷)

فعل شاہی

فعل شاہی۔ (۲۰) فعل شاہی کی بابت ہرجہ کا دعویٰ نہیں ہو سکتا خواہ فعل شاہی ایک ریاست نے دوسری خودمختار ریاست کے ساتھ کیا ہو خواہ دوسری خودمختار ریاست کی رعایا کے ساتھ۔

(۲۱) فعل شاہی سے مراد۔

فعل شاہی کی تعریف (الف) وہ فعل ہے جو کسی خودمختار حکومت کے حکمراں نے حکمراں کی حیثیت سے اپنے واقعی شاہی اقتدارات کی حدود کے اندر کیا ہو یا اوس کو منظور کیا ہو۔ اور

(ب) وہ فعل ہے جس سے کسی ایسے شخص کے جسم یا جائداد پر مضر اثر پڑتا ہو جو اوس وقت ملک کے حکمراں کی رعایا نہ ہو۔ اور جس فعل کو حکومت کے ملکی یا فوجی قائم مقام نے حکمراں کی سابقہ منظوری سے کیا ہو یا جس کے متعلق حکمراں منظوری مابعد دے۔

(۲۲) فعل شاہی دو قسم کا ہوتا ہے:۔

فعل شاہی کے اقسام (۱) دو خودمختار ریاستوں کی آپس میں کارروائی مثلاً جنگ۔ عہد نامہ۔ ملک کی ضبطی وغیرہ۔ جس شخص کو ایسی کارروائی سے نقصان پہونچا ہو وہ ہرجہ کا دعویٰ نہیں کر سکتا گو یہ ممکن ہے کہ اوس کو کبھی دوسری قسم کا چارۂ کار حاصل ہو۔

(۲) وہ کارروائی جس کا تعلق ایک حکومت اور کسی دوسری خود مختار حکومت کی رعایا سے ہو۔

(۲۲۳) پریوی کونسل نے قرار دیا ہے کہ :۔

فعل شاہی کے متعلق فیصلہ جات۔

(۱) "ایک خود مختار ریاست کی کارروائی دوسری خود مختار ریاست کے ساتھ اون قوانین کے تابع نہیں ہے جو ملک کی عدالتوں سے متعلق ہیں۔ ایسی عدالتوں کے پاس اس امر کے تصفیہ کے ذرائع نہیں ہیں کہ صحیح بات کیا ہے اور نہ اون کے پاس اپنے فیصلہ کی تعمیل کے ذرائع ہیں"۔ (مورز انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۴۷۶)۔

اس امر کا معیار کہ آیا کوئی فعل شاہی ہے یا نہیں جس کے متعلق عدالتوں کو اختیارات حاصل نہ ہونگے یہ نہیں ہے کہ آیا اوس فعل کو بطور جائز وہی اشخاص انجام دیسکتے ہیں جنہیں قانون کی رو سے حکومت کے خاص افعال انجام دینے کی اجازت ہے بلکہ صحیح معیار یہ ہے کہ آیا وہ فعل شاہی اون بیرونی تعلقات کے متعلق ہے جن سے ملک کا قانون جو حکومت اور رعایا کے تعلقات کا تعین کرتا ہے غیر متعلق ہے۔ فعل شاہی جس کے متعلق ملک کی عدالتوں کو کسی قسم کے اختیارات حاصل نہ ہونگے ایسا ہونا چاہیئے جو کسی قانون کے تحت نہ کیا گیا ہو اور جس کے کرنے میں نہ کسی قانونی حق کو بیان کیا گیا ہو اور نہ کسی قانونی حق کی خلاف ورزی کی گئی ہو۔ ایسا فعل پولیٹکل تعلقات اور دو حکومتوں کے باہمی حقوق اور فرائض کے لحاظ سے جائز متصور ہوتا ہے (بمبئی لا رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۳۱)

جب برٹش گورنمنٹ کسی دوسری ریاست کی جائیداد اور ملک کی ضبطی کا حکم بحیثیت گورنمنٹ دے تو وہ فعل شاہی ہوگا۔ (انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۳۳ — پنجاب رکرڈز بابت ۱۸۶۷ء مقدمہ نمبر ۷۔ پنجاب رکرڈز بابت ۱۸۷۲ء مقدمہ نمبر ۲ پنجاب رکرڈز بابت ۱۸۶۷ء مقدمہ نمبر ۶۔ مورز انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۵۵۵۔)

جب کوئی ملک فتح کیا جائے تو سابقہ حکمران نے جو ذمہ داریاں اور کفالتیں قائم کی ہوں وہ فاتح حکمران پر قابل پابندی نہیں ہوتی۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۸۹)۔

گورنر جنرل یا پولیٹکل ایجنٹ پولیٹکل حیثیت سے جو فعل کرے وہ فعل شاہی ہے

(بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۵۲ ۴ - انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۹ -) منظوری مابعد کا وہی اثر ہوگا جو سابقہ منظوری کا ہوتا ہے اور جن افعال کے متعلق منظوری مابعد ہو جائے وہ افعال شاہی سمجھے جائیں گے۔ (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴ ۱۳) برٹش عدالتوں پر یہ لازمی نہیں ہے کہ وہ کسی غیر ملک کے حکمران کے فعل شاہی کو تسلیم کرے۔ (بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۵) لیکن کوئی عدالت اپنے ملک کے حکمران کے فعل شاہی کے جواز پر غور نہیں کر سکتی (کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۷۷، کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۳۵)۔

(۲۴) حکمران اپنی رعایا کے ساتھ کوئی فعل شاہی نہیں کر سکتا۔

حکمران اپنی رعایا کے ساتھ کوئی فعل شاہی نہیں کر سکتا

عدالتوں کو اوس صورت میں اختیارات حاصل ہو نگے جب کوئی فعل قانونی حق کی بناء پر یا کسی قانون کی تتبع میں کیا گیا ہو۔ (بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۹۲ ۳ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۴۹ - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۹ - مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۷۳ - مدراس جلد ۷ صفحہ ۶۶ ۴ - مورز انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۳۷ - پنجاب رکرڈز بابت ۱۸۷۶ء مقدمہ نمبر ۵۶ -) انگریزی نوآبادیات میں ایک رعایائے برطانیہ دوسری رعایا کے مقابلہ میں فعل شاہی کا عذر پیش نہیں کر سکتی۔

فصل (۸)

عدالتی عہدہ داروں کا ذمہ داری سے مستثنٰی ہونا۔

(۲۵) ناظم عدالت کے مقابلہ میں اوس کام کی بابت جو اوس نے

عدالتی عہدہ داروں کا عدالتی کام کی بابت ذمہ داری سے بری ہونا

بہ اعتبار اپنے عہدہ کے کیا ہو کوئی دعویٰ نہیں ہو سکتا لیکن ایسا کام اختیارات کی حدود کے اندر کیا جانا چاہیئے۔

جب ناظم عدالت کوئی ایسا کام کرے جو بیرون اقتدار ہو تو اوس صورت میں بھی اوس کے مقابلہ میں دعویٰ نہ ہو سکیگا جب وہ نیک نیتی سے عمل کر رہا ہو۔ قانون حفاظت نظماء و ملازمان نشان (۴) ۱۳۱۴ف کی رو سے عہدہ داران عدالت و مال کی حفاظت کے لیئے بالصراحت حکم درج کیا گیا ہے۔

اوس قانون کی دفعہ ۲ میں "ناظم" کی حسب ذیل تعریف کی گئی ہے :-
"ناظم" سے مراد ہے ناظم عدالت دیوانی و فوجداری و ہر حاکم مال اور ہر ایسا شخص جو دیوانی فوجداری یا مالی نزاعوں کی تحقیقات یا فیصل کرنے پر سرکار یا عہدہ دار مجاز کی طرف سے مامور ہو۔" قانون مذکور کی دفعہ ۳ میں حکم ہے کہ :-
(۱) کسی ناظم پر کسی عدالتی کارروائی کی بابت جو اوس نے اپنے فرائض منصبی کے نفاذ میں نیک نیتی سے یہ باور کر کے کہ وہ اوس کے کرنیکا مجاز ہے کی ہو۔
عدالت دیوانی میں دعویٰ نہ ہوسکیگا۔
(۲) کسی ملازم پر جس پر کسی ناظم کے حکم کی تعمیل لازم ہو کسی ایسے حکم کی تعمیل کے بابت جو اوس نے نیک نیتی سے یہ باور کر کے کی ہو کہ ناظم صادر کنندہ اوس حکم کے صادر کرنیکا مجاز ہے اور اوس حد تک کی ہو جس کا ناظم مذکور نے حکم دیا ہو۔
عدالت دیوانی میں دعویٰ نہ ہوسکیگا۔
(۳) باوجود ضمن (۱) و ضمن (۲) کسی ناظم یا ملازم پر بغیر منظوری سرکار یا ایسے عہدہ دار کے جو اوس کی موقوفی کا اختیار رکھتا ہو عدالت دیوانی میں دعویٰ نہ ہوسکیگا۔

اس قانون کی رو سے نظماء اور ملازمان کی جو حفاظت کی گئی ہے وہ مصلحت عامہ پر مبنی ہے۔ اگر یہ اصول نہ قرار دیا جائے تو سخت پیچیدگیاں پیدا ہونگی۔ ہر فریق جو کسی مقدمہ میں ہارے وہ حاکم عدالت کے مقابلہ میں دعویٰ رجوع کر سکیگا اور حاکم عدالت لازمی طور پر ہر مقدمہ کے فیصلہ کے بعد ایک دوسرے مقدمہ میں مدعی علیہ بنایا جائیگا اور جب دوسرا حاکم اوس حاکم عدالت کے خلاف فیصلہ کرے تو اوس کے خلاف دوسرا مقدمہ رجوع کیا جاسکیگا۔ (بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۴۱)
اس قانون کی رو سے جو حفاظت کی گئی ہے وہ فعل کی نوعیت اور ناظم کے اقتدارات کی حد تک محدود کی گئی ہے :-
(۱) فعل جو کیا گیا ہو یا جس کے کرنے کا حکم دیا گیا ہو وہ عدالتی کارروائی میں کیا جانا چاہیئے نہ کہ انتظامی کارروائی میں۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۱۲۶ و ۱۹۳۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۴۳۔ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۳۴۳۔ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۹۵۳۔)

(۲) جب فعل اندرون اقتدارات کیا گیا ہو تو حفاظت قطعی ہے اور یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ آیا وہ فعل نیک نیتی سے کیا گیا ہے یا نہیں۔ (الہ آباد جلد ا صفحہ ۲۸۰ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۹۶ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ - فوجداری صفحہ ۱۹ ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۶۳ - پنجاب ویکلی رپورٹر بابت ۱۹۰۵ء مقدمہ نمبر ۵۹ - کلکتہ لاجرنل جلد ا صفحہ ۳۵۵) -

(۳) جب فعل بیرون اقتدارات کیا گیا ہو تو حفاظت محدود ہے یعنی صرف اوس صورت میں وہ ذمہ داری سے محفوظ ہوگا جب وہ نیک نیتی سے یہ باور کرتا ہو کہ وہ اوس فعل کے کرنے کا مجاز ہے۔ (مورز انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۹۳ - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۴۵ - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴۲۳ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۵ - مدراس لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۲ - انڈین کیسیز جلد ۹ صفحہ ۵۲۵ - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۴۴ - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۶ - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ ضمیمہ صفحہ ۱ - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ فیصلہ جات مرافعہ صفحہ ۴۶) -

فصل (۹)

اُن ملازمان کی حفاظت جو عدالتی احکام کی تعمیل کریں۔

(۲۶) قانون حفاظت نظماء و ملازمان نشان (۱۸)، ۱۳۱۴ء ف میں اُن ملازمین کی حفاظت کی گئی ہے جو عدالتی احکام کی تعمیل کریں۔ قانون مذکور کی دفعہ ۲ میں ملازم کی حسب ذیل تعریف کی گئی ہے:-

اُن ملازمان کی حفاظت جو عدالتی احکام کی تعمیل کریں

"ملازم" کے مفہوم میں وہ شخص بھی داخل ہے جس کو عارضی طور پر سرکار نے یا کسی ناظم نے عدالتی کارروائی کے متعلق کسی حکم کی تعمیل کے لیئے مقرر کیا ہو۔

اوس قانون کی دفعہ ۳ فقرہ (۲) میں حکم ہے کہ:-

"کسی ملازم پر جس پر کسی ناظم کے حکم کی تعمیل لازم ہو کسی ایسے حکم کی تعمیل کے بابت جو اوس نے نیک نیتی سے یہ باور کرکے کی ہو کہ ناظم صادر کنندہ اوس حکم کے

صادر کرنے کا مجاز ہے اور اوس حد تک کی ہو کہ جس کا ناظم مذکور نے حکم دیا ہو۔ عدالت دیوانی میں دعویٰ نہ ہو سکیگا۔"

جب ناظم کا حکم اندرون اقتدار ہو تو ملازمین کو قطعی حفاظت عطا کی گئی ہے لیکن جب اون کا حکم بیرون اقتدار ہو تو ملازمین کی حفاظت صرف اوس صورت میں کی گئی ہے جب وہ نیک نیتی سے یہ باور کر کے اُس حکم کی تعمیل کریں کہ ناظم صادر کنندہ اوس حکم کے صادر کرنے کا مجاز تھا۔

عہدہ داران کوتوالی کی بھی بطور خاص اُن افعال کی بابت حفاظت کی گئی ہے جو وہ اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی میں کریں۔

قانون کوتوالی اضلاع سرکار عالی نشان (۱۰) ۱۳۲۹ف کی دفعہ ۳۲ میں حکم ہے کہ جب عہدہ دار کوتوالی نے کسی حکمنامہ کی تعمیل میں کوئی فعل کیا ہو تو اوس کے مقابلہ میں ڈگری صادر نہ ہو سکیگی گو عہدہ دار جاری کنندہ حکمنامہ کے اختیار سماعت میں نقص ہو۔

قانون مذکور کی دفعہ ۱۳ میں ہرجہ کے دعوے کے لیے تین مہینے کی میعاد مقرر کی گئی ہے اور اوس صورت میں دعوے کے اخراج کا حکم دیا جاسکتا ہے جب شخص متضرر کو کافی معاوضہ مقدمہ کے ارجاع کے قبل پیش کیا گیا ہو۔

فصل (۱۰)

فعل یا ترک فعل جس کی کسی قانون کی رو سے اجازت ہو۔

(۲۷)۔(۱) جب واضعان قوانین نے کسی خاص فعل کے کیئے جانے کی ہدایت کی ہو یا اجازت دی ہو تو اوس فعل کا کرنا ناجائز نہیں ہو سکتا اور اگر وہ فعل بغیر غفلت کے کیا جائے اور اوس سے کوئی نقصان پہونچے تو اوس کی بابت ہرجہ کا دعویٰ نہیں ہو سکتا۔

فعل جو قانون کے تتبع میں کیا جائے۔

(۲) واضعان قوانین نے جس فعل کے کرنے کی اجازت دی ہو اگر وہ فعل غفلت سے کیا جائے تو اوس کی بابت ہرجہ کا دعویٰ ہو سکیگا۔

(۳) جب واضعان قوانین نے کسی فعل کے کیئے جانے کی اجازت دی ہو

اور وہ فعل بغیر کسی شخص کو مضرت پہونچائے کیا جا سکتا ہو تو ہرجہ کا دعویٰ ہو سکیگا اگر وہ فعل اس طریقہ سے کیا جائے کہ اوس سے کسی شخص کو مضرت پہونچے۔

اصول متذکرہ فقرہ (۲۷) کی توضیح۔

(۲۸) واضعان قوانین نے ایک ریلوے کمپنی کو ایک خاص مقام پر ریلوے تعمیر کرنے اور گاڑیاں چلانے کی اجازت دی تو اس بناء پر کہ وہ فعل امر باعث تکلیف ہے کوئی دعوے ریلوے کمپنی کے مقابلہ میں نہیں ہو سکتا اگر کمپنی اپنا کام بغیر غفلت کے کرے۔ ایسی صورت میں قانون میں اس امر کی صراحت ہوتی ہے کہ جن اشخاص پر اوس کا مضر اثر پڑیگا اون کو معاوضہ کسطرح دیا جائیگا لیکن کمپنی کے مقابلہ میں دعویٰ کرنے کا موقع نہیں ہے۔ اصول یہ ہے کہ جس کام کی قانون اجازت دے وہ ناجائز نہیں ہو سکتا۔

قانون کی رو سے جو اختیارات عطا کیئے گئے ہوں یا جو فرائض عائد کیئے گئے ہوں اون کی انجام دہی میں ہر شخص پر یہ معنوی ذمہ داری ہے کہ غفلت کا مرتکب نہ ہو اور جو شخص غفلت کا مرتکب ہوگا اوس پر ہرجہ کی ذمہ داری عائد ہوگی۔

قوانین کی رو سے مجالس صفائی کو بالعموم یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ موریاں بنائیں یا وبائی امراض کے لیئے شفاخانہ جات تعمیر کریں۔ ایسے کام اگر نامناسب مقامات میں کیئے جائیں تو امر باعث تکلیف ہو سکتے ہیں لیکن قانون اُن کو امر باعث تکلیف نہیں تصور کرتا ہے۔ یہ تعبیر کا سوال ہے کہ آیا کوئی قانون کسی فعل کے کیئے جانیکی محض اجازت دیتا ہے یا اوس کا یہ منشاء ہے کہ کوئی فعل قطع نظر اس امر کے کیا جائے کہ وہ امر باعث تکلیف ہوگا لیکن عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب کسی فعل سے کسی شخص کو لازمی طور پر مضرت پہونچے تو قانون کی یہ تعبیر کی جائیگی کہ قانون اوس فعل کے ہر حالت میں کیئے جانے کی اجازت دیتا ہے لیکن اگر وہ فعل ایسا ہو کہ اوس سے مضرت پہونچنا لازمی نہ ہو اور مضرت صرف اوس صورت میں پہونچیگی جب وہ خاص مقامات میں اور خاص طریقہ پر کیا جائے تو یہ تعبیر کی جائیگی کہ قانون اوس فعل کی محض اجازت دیتا ہے اور جب تک کہ اُن اختیارات سے

متجاوز عمل نہ کیا جائے جو قانون نے عطا کئے ہوں کوئی ہرجہ کا دعویٰ نہیں ہوسکتا (ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۲۱۵ - مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۱ - ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۲ - بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۴ - کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۳۲۹) -

لیکن جب اختیارات سے متجاوز عمل کیا جائے یا اُن اختیارات کو من مانے طریقے سے دق کرنے کی غرض سے استعمال کیا جائے تو ہرجہ کا دعویٰ ہوسکیگا - (ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۹ - ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۲۸۷ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۴۶ - بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۸۶ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۰ - بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۳۴۴ - انڈین کیسیز جلد ۱ صفحہ ۱۳۴) جب واضعان قوانین نے خانگی جائداد میں مداخلت کی اجازت دی ہو تو ایسا اختیار سختی کے ساتھ اور صرف اوس غرض کی تکمیل کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے جس غرض کے لئے کہ وہ عطا کیا گیا ہو اور جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ اوس غرض کی تکمیل کے لئے ایسی مداخلت کی ضرورت ہے اوس کی اجازت نہ دی جائیگی -

(بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۷) -

ایسا قانون، جو خانگی حقوق کو محدود کرتا ہے مثلاً قانون صفائی سختی کیساتھ تعبیر کیا جانا چاہیئے - اوس سے نہ رعایا پر غیر ضروری سختی ہونی چاہئے نہ نامناسب رعایت - (ناگپور لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۵۳) -

جب قانون کے الفاظ کی یہ تعبیر نہ کی جاسکتی ہو کہ اوس سے خانگی حقوق میں مداخلت مقصود ہے تو عدالتوں کو یہ کوشش نہ کرنی چاہیے کہ ایسے حقوق میں مداخلت جائز ہوسکے - (بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۸۰) -

جب کوئی شخص کسی قانون سے مدد لینا چاہئے تو اوس کے احکام کی محض برائے نام تعمیل کافی نہیں ہے بلکہ یہ ثابت ہونا چاہیئے کہ اوس نے اوس ضابطہ کی سختی کے ساتھ پابندی کی ہے جو اوس میں قرار دیا گیا ہے اور اوس نے اوس ضابطہ کے موافق عمل کیا ہے جو اوس میں معین کیا گیا ہے - (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۸۵ - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ فیصلہ جات متفرقہ صفحہ ۱۵۰ - کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۹۹ - کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۷۰ - کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۲۳۰) -

جب قانون کے احکام کی جان بوجھکر خلاف ورزی کی گئی ہو تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایسا عمل قانون کی تعمیل سے کوئی تعلق رکھتا ہے اور ایسی صورتمیں قانون سے مدد نہیں مل سکتی۔ (بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۸۷)

جب تک قانون میں صریح اجازت نہ ہو تو اوس قانون کے تتبع میں امر باعث تکلیف کا ارتکاب نہیں کیا جاسکتا اور نہ کوئی امر باعث تکلیف قائم رکھا جاسکتا ہے۔

(بنگال لارپورٹ جلد ۱۰ پریوی کونسل صفحہ ۲۴۱ - بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۴)

اور جب کسی قانونی فرض کی خلاف ورزی سے کسی شخص کو مضرت پہونچے تو ہرجہ کا دعویٰ ہوسکیگا۔ (بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۴ - کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۴۴)۔

تمثیلات

(۲۹) ایک ریلوے کمپنی نے برسات کا پانی جو اوس کی اراضی پر جمع ہوا تھا مدعی کی اراضی پر نکال دیا۔ قرار دیا گیا کہ ریلوے کمپنی نے وہ اختیارات استعمال نہیں کیئے جو اوس کو انڈین ریلوے ایکٹ کی رو سے عطا کیئے گئے تھے اور وہ غفلت کی بناء پر ہرجہ کی ذمہ دار ہے۔

(بمبئی لارپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۵۷ - بمبئی لارپورٹر جلد ۵ صفحہ ۴۰۵)۔

مجلس صفائی نے ایک گڑھا کھووا اور اوس کو بہت عرصہ تک اوسی حالتمیں چھوڑ دیا۔ اوس میں برسات کا پانی جمع ہوگیا اور وہ پانی سطح زمین کے اندر سے مدعی کے مکان میں گیا جس کی وجہ سے اوس کے مکان کو سخت نقصان پہونچا۔ قرار دیا گیا کہ مجلس صفائی غفلت کی بناء پر ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہے۔

(بمبئی لارپورٹر جلد ۴ صفحہ ۹۱۴)۔

ایک تالاب کا فاضل پانی خارج کرنے کے لیئے گورنمنٹ نے ایک گتہ دار کو گتہ دیا۔ مجلس صفائی نے گتہ دار کو سڑک کھودنے کی اجازت دی۔ گتہ دار نے سڑک کھودی اور اوس کو غیر محفوظ حالت میں چھوڑ دیا۔ مدعی رات کے وقت اوس سڑک سے اپنی گاڑی میں جارہا تھا۔ سڑک غیر محفوظ حالت میں ہونے کی وجہ سے اوس کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ مجلس صفائی ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہے گو مجلس صفائی نے اجازت دوسرے شخص کو دی تھی۔

(کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۵) -

مجلس صفائی پر یہ ذمہ داری ہے کہ جب وہ کوئی ترمیم یا تعمیر کرے تو سب مقامات محفوظ حالت میں رکھے - جب پانی خارج کرنے کے لئے ایک دروازہ لگا نیچے لئے سڑک کھودی گئی اور اوس کو غیر محفوظ حالت میں رکھا گیا جس کی وجہ سے مدعی کی بیٹی اوس میں گر کر فوت ہوگئی تو مجلس صفائی ہرجہ کی بابت ذمہ دار قرار دی گئی - (بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۳۵۴) -

مجلس صفائی کو قانون کی رو سے اجازت دیگئی کہ وہ اراضی خرید کرکے چیچک کا شفاخانہ تعمیر کرے - مجلس صفائی نے شفاخانہ تعمیر کیا - مدعی نے دعوی کیا کہ وہ شفاخانہ امر باعث تکلیف ہے - قرار دیا گیا کہ قانون کا یہ منشا نہیں ہے کہ شفاخانہ اس طرح تعمیر کیا جائے کہ وہ دوسرے لوگوں کیلئے امر باعث تکلیف ہو اور چونکہ بطور واقعہ کے ثابت تھا کہ وہ شفاخانہ امر باعث تکلیف تھا اس لئے ہرجہ دلایا گیا -

(اپیل کیسز جلد ۶ صفحہ ۱۹۳) - چیچک کے شفاخانہ بنانے کے لئے جو قانون مرتب کیا جاتا ہے اوسکی تعبیر اسطرح کی جانی چاہئے کہ اگر وہ امر باعث تکلیف ہوئے بغیر تعمیر کیا جاسکتا ہو تو تعمیر کیا جائے لیکن ریلوے کی تعمیر کے لئے جو قانون وضع کیا جاتا ہے اوس کی تعبیر اسطرح کی جائیگی کہ ریلوے قطع نظر اس امر کے کہ وہ امر باعث تکلیف ہوگی تعمیر کی جائے -

مجلس صفائی نے مدعی کے مکان کے قریب ایک عام بیت الخلاء تعمیر کیا - قانون صفائی کی رو سے صفائی کو ایسی تعمیر کا اختیار دیا گیا ہے - مدعی نے ثابت کیا کہ وہ امر باعث تکلیف ہے - قرار دیا گیا کہ قانون صفائی کی یہ تعبیر نہیں کی جاسکتی کہ تعمیر اسطرح کی جانی لازمی ہو کہ وہ امر باعث تکلیف ہو اور مدعی علیہ کے نام حکم امتناعی جاری کیا گیا - (بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۳۴) -

جب ریلوے کمپنی نے ورک شاپ اسطرح تعمیر کیا کہ وہ پڑوسیوں کیلئے امر باعث تکلیف تھا - قرار دیا گیا کہ ریلوے کمپنی ایسی تعمیر نہیں کرسکتی -

(بنگال لاء رپورٹ جلد ۱۰ پریوی کونسل صفحہ ۲۴۱) -

فصل ۱۱

جب فعل رضامندی سے کیا جائے تو ہرجہ کا دعویٰ نہیں ہوسکتا۔

جب فعل رضامندی سے کیا جائے تو ہرجہ کا دعویٰ نہیں ہوسکتا

(۳۰) جب کوئی شخص کسی نقصان کے پہونچائے جانے پر رضامند ہوجائے تو وہ اوس کی بابت ہرجہ کا دعوے نہیں کرسکتا۔

صریح رضامندی

(۳۱) جب صریح رضامندی ہو تو قاعدہ مندرجہ فقرہ (۳۰) متعلق کرنے میں کوئی وقت پیش نہیں آتی۔ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اوس کی اراضی پر مداخلت بیجا کی یا اوسکے جسم پر حملہ کی اجازت دے تو وہ اوس کی شکایت نہیں کرسکتا۔ ہرجہ کے دعوٰی میں رضامندی یا اجازت کی جوابدہی ہمیشہ کافی متصور ہوتی ہے۔ لیکن جب اجازت سے متجاوز عمل کیا جائے مثلاً اجازت اراضی پر چلنے کی ہو اور وہ اراضی پر داخل ہوکر درخت کاٹنے شروع کردے تو ہرجہ کی ذمہ داری عائد ہوگی۔

ایسے فعل پر رضامندی جس سے نقصان کا خطرہ ہو۔

(۳۲) قاعدہ مندرجہ فقرہ (۳۰) کو اوس وقت متعلق کرنے میں دقتیں پیش آتی ہیں جب شخص متضرر نے بالصراحت اوس خاص فعل یا ترک فعل کی نسبت رضامندی نہ ظاہر کی ہو۔ جس سے نقصان پہونچا ہو بلکہ کسی فعل یا ترک فعل کی نسبت رضامندی ظاہر کی ہو جس سے نقصان کا خطرہ ہو۔ جب کسی شخص کو آگاہ کردیا گیا ہو کہ مداخلت بیجا کرنے میں خطرہ ہے اور وہ باوجود اُس کے مداخلت بیجا کرے تو وہ اوس نقصان کی بابت ہرجہ کا دعویٰ نہیں کرسکتا جو اوس کو پہونچا ہو۔ یہ قاعدہ اوس صورت میں بھی متعلق ہوگا جب کوئی شخص ایسی ملازمت یا کام قبول کرے جس میں خطرہ ہو۔ اس قاعدہ پر تفصیلی طور پر فصل (۸۸) میں غور کیا گیا ہے۔ کوئی شخص محض اس بناء پر ہرجہ سے محروم نہ ہوگا کہ وہ خطرہ کے وجود سے آگاہ تھا اور اوس نے اوس کو برداشت کیا۔

ایسی صورت میں جملہ حالات پر غور کرنے کے بعد رائے قایم کیجائیگی۔ مدعی علیہ نے ایک راستہ کے قریب گڑھا کھووا اور تنگ راستہ چھوڑا۔ اوس تنگ راستہ پر بھی مٹی اور پتھر جمع کئے۔ مدعی اپنی گاڑی اوس راستہ سے لیجا رہا تھا کہ گھوڑے کا پاؤں پھسلا اور وہ گڑھے میں گر کر ہلاک ہوا۔ قرار دیا گیا کہ ایسی صورت میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مدعی اوس خطرہ کو برداشت کرنے پر رضامند ہوا اور اسلئے وہ ہرجہ پانے کا مستحق ہے۔

(۳۴) جب کوئی شخص کسی ناجائز فعل کے کئے جانے پر صراحتاً یا معناً صبر کرے تو اوس کو ہرجہ کی بابت دعوی کرنے کا حق نہ ہوگا۔

کسی فعل کے کئے جانے پر صبر کرنا۔

(بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۳۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۴۔ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۵۰۵ ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۲۳۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۶۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۴۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۶۰۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۱۱۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۸)۔

مدعی کو ایک روئی کی گرنی کے قبضہ کی ڈگری مل گئی۔ مدعی علیہ مدعی کی رضامندی سے اوس پر قابض رہا اور کام چلاتا رہا۔ گرنی میں آگ لگ گئی اور کثیر نقصان ہوا۔ قرار دیا گیا کہ اصول متذکرہ نقرہ (۳۰) متعلق ہے اور مدعی علیہ ہرجہ کی بابت ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ اوس کی کوئی غفلت ثابت نہیں کی گئی۔ (بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۳)۔

مدعی علیہ نے مدعی کی اراضی پر ایک بیت الخلاء تعمیر کیا اور مدعی کے علم سے اوس کو سات سال تک استعمال کرتا رہا۔ عدالت نے قرار دیا کہ ایسی صورت میں مدعی کی رضامندی کا قیاس کیا جائیگا۔ اور اوس کو مسمار کرنے کا حکم دینے سے انکار کیا۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۴۶۶)۔

ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ جب اوس کے حق پر حملہ کیا جائے تو حملہ آور کو روکے لیکن محض تاخیر کی وجہ سے کوئی شخص اپنے مسلمہ حقوق سے محروم نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ وہ مدت نہ گزر جائے جو قانون میعاد سماعت میں حق کے زوال یا چارہ کار قانونی کی مسدودی کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

(مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۰ - ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۹۷ - بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۵۱۵) - لیکن جب محض تاخیر نہ ہو بلکہ عمل یا الفاظ ایسے ہوں جن سے بطور مناسب یہ خیال کیا جا سکے کہ کسی حق سے دست برداری کیگئی ہے تو وہ شخص جو اس خیال کی وجہ سے اپنی حالت تبدیل کرلے صبر کا عذر پیش کرسکیگا اور جب یہ عذر ثابت ہو تو وہ مدعی کے دعویٰ کا کافی جواب ہوگا گو دعوے اندرون میعاد ہو - (الہ آباد جلد ا صفحہ ۸۲ - بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ - بمبئی لار پورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۱۱۷ - کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۱۱۱۹) -

فصل ۱۲

ہرجہ کا دعویٰ جب فعل جس سے مضرت پہونچی ہو سنگین جرم ہو -

ہرجہ کا دعویٰ جب فعل جس سے مضرت پہونچی ہو سنگین جرم ہو -

(۳۴) انگلستان میں یہ اصول قرار دیا گیا ہے کہ جب کسی شخص کو کسی ایسے فعل سے مضرت پہونچے جو فیلونی یعنی سنگین جرم کی حد تک پہونچتا ہو تو شخص متضرر اوسوقت تک ہرجہ کا دعویٰ نہ کرسکیگا جب تک وہ ملزم کو اوس جرم کی بابت عدالت فوجداری سے سزا نہ دلائے یا سزا دلانے کی کارروائی نہ کرے - لیکن یہ قاعدہ ہندوستان سے متعلق نہیں کیا گیا ہے - ہندوستان میں شخص متضرر ہرجہ کا دعویٰ کرسکتا ہے گو مدعی علیہ کا فعل جرم کی حد تک پہونچتا ہو اور اوس نے اوس جرم کی بابت عدالت فوجداری سے سزا دلانیکی کوئی کارروائی نہ کی ہو - ویکلی رپورٹر جلد ۶ فوجداری صفحہ ۹ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۸۳ - ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۷ - مدراس جلد ۳ صفحہ ۶ - مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۴۰ - مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۶۳) -

مجموعہ ضابطہ دیوانی سرکار عالی فشان (نمبر ۳ ۱۳۲۳ ف کی دفعہ ۵) کے احکام بالکل صاف ہیں - اوس دفعہ میں حکم ہے کہ عدالتوں کو بہ پابندی احکام قانون ہذا تمام مقدمات قسم دیوانی کی سماعت کا اختیار ہے بجز اون مقدمات کے جو صراحتاً یا معناً ممنوع السماعت ہوں - اس دفعہ کے احکام کی موجودگی میں انگلستان کا قاعدہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں متعلق نہیں ہوسکتا - (انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۵۲۳ - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۱) -

باب ۲

اون فرائیض کی خلاف ورزی جو قانون کی روسے قایم کیئے گئے ہوں۔

فصل ۱۳

اون فرائیض کی خلاف ورزی جو کسی شخص یا جماعت کے فائدہ کے لیئے قایم کیئے گئے ہوں۔

(۳۵) (۱) جب کسی قانون کی روسے کسی شخص یا جماعت کے فائدہ کیلئے کوئی جدید فرض قایم کیا جائے اور اوس قانون میں کوئی خاص چارہ کار معیّن نہ ہو تو اوس فرض کی خلاف ورزی کی بابت ہرجہ کا دعویٰ ہوسکتا ہے۔ (مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۵۔ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۔ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۴۲۷)۔

اون فرائیض کی خلاف ورزی جو کسی شخص یا جماعت کے فائدہ کیلئے قایم کئے گئے ہوں

(۲) جب قانون میں کوئی خاص چارہ کار معیّن کیا گیا ہو تو شخص متضرر ہرجہ کا دعویٰ نہیں کرسکتا بلکہ اوس کو وہی چارہ کار اختیار کرنا چاہئے۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۳۱۔ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۲۷ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۹۱۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵۔ مدراس لاجرنل جلد ۱۷ صفحہ ۵۵)۔ لیکن شخص متضرر حکم امتناعی حاصل کرسکتا ہے بجز اس کے کہ قانون میں اوسکی بالصراحت ممانعت ہو۔

اکثر قوانین کی روسے مجالس صفائی وغیرہ پر عوام کے فائدہ کے لئے فرایض عاید کئے جاتے ہیں۔ ایسے فرض کی خلاف ورزی سے ممکن ہے کہ کسی خاص شخص کو کوئی خاص نقصان پہونچے لیکن ایسی خلاف ورزی کا اثر عوام پر پڑتا ہے۔ اگر کسی شخص کو کوئی خاص نقصان پہونچا ہو تو وہ ایسے فرایض کی خلاف ورزی کی بابت ہرجہ کا دعویٰ نہیں کرسکتا بلکہ صرف وہ چارہ کار اختیار کرسکتا ہے جو اوس قانون میں معیّن کیا گیا ہو۔ لیکن جب فرض کسی خاص شخص یا جماعت کے فائدہ کے لئے قائم کیا گیا ہو تو حالت مختلف ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں وہ شخص یا اوس جماعت کا ہر رکن جس کے فائدہ کیلئے

وہ فرض قایم کیا گیا ہو اوس خلاف ورزی کی بابت ہرجہ کا دعوی کرسکتا ہے بجز اسکے کہ قانون میں کوئی دوسرا چارۂ کار مثلاً تاوان مقرر کیا گیا ہو۔ جب کوئی خاص چارہ کار مقرر کیا جائے تو معنوی طور پر ہرجہ کا دعوی ممنوع متصور ہوگا لیکن حکم امتناعی کا چارۂ کار معنوی طور پر ممنوع نہ ہوگا۔ قانون میں جو خاص چارہ کار معین کیا گیا ہو اسکے بجائے وہ شخص جسے مضرت پہونچنے کا احتمال ہو حکم امتناعی حاصل کرسکتا ہے بجز اسکے کہ حکم امتناعی کی بالصراحت ممانعت ہو۔

قانون کارخانہ جات کی روسے مالک کارخانہ پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ خطرناک مقامات پر باڑ لگائے۔ اگر مالک کے ایسا نہ کرنے سے کسی مزدور کو مضرت پہونچے تو وہ ہرجہ کا دعوے کرسکیگا۔

ایک ریل گاڑی کا دروازہ ریلوے کے ملازمین کی غفلت سے بند نہیں کیا گیا۔ ایک مسافر کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ مسافر ریلوے کمپنی پر ہرجہ کا دعوی کرسکتا ہے۔

فصل ۱۴

ایسے فرض کی خلاف ورزی جو عوام کے فائدہ کے لئے قایم کیا گیا ہو۔

ایسے فرض کی خلاف ورزی جو عوام کے فائدہ کے لئے قایم کیا گیا ہو۔

(۳۶) جب کسی قانون کی روسے عوام کے فائدہ کے لئے کوئی فرض قایم کیا جائے تو کسی شخص کو اس بناء پر ہرجہ کے دعوئی کا حق نہ ہوگا کہ اوس فرض کو انجام نہیں دیا گیا ہے بجز اس کے کہ قانون میں ایسے دعوئی کی بالصراحت اجازت ہو۔

محکمہ صفائی پر یہ ذمہ داری ہے کہ سڑک سے کچرا اوٹھایا جائے۔ اگر محکمہ صفائی ایسا نہ کرے اور کسی شخص کا گھوڑا پھسل کر ہلاک ہو جائے تو محکمہ صفائی پر ہرجہ کا دعوے نہ ہوسکیگا۔

فصل ۱۵

حکام جو شارع عام کی مرمت کے فرض کو انجام نہ دیں۔

شارع عام کی مرمت کا فرض انجام نہ دینا۔

(۳۷) جب حاکم پر شارع عام کی حفاظت کی ذمہ داری ہو اگر وہ شارع عام کی مرمت نہ کرے اور ایسی مرمت نہ کرنے کی وجہ سے کسی شخص کو

نقصان پہونچے تو ہرجہ کا دعویٰ نہ ہوسکیگا لیکن اس صورتمیں دعویٰ ہوسکیگا۔ جب شارع عام پر کوئی ایسا فعل کیا گیا ہو جو امر باعث تکلیف ہو۔ جب کسی قانون کی رو سے شارع عام کی حفاظت کا فرض قایم کیا گیا ہو اور اُس قانون میں یہ حکم ہو کہ مرمت نہ کرنے کی بابت ہرجہ کا دعویٰ ہوسکتا ہے تو ہرجہ کا دعوے ہوسکیگا۔ (بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۳۴۰)۔

محکمہ صفائی پر موریوں کی مرمت کی جو ذمہ واری ہے اگر وہ پوری نہ کیجائے اور پانی رُکنے سے امر باعث تکلیف ہو تو محکمہ صفائی پر ہرجہ کا دعویٰ ہوسکیگا۔ (انڈین کیسیز جلد ۱۲ صفحہ ۸۴۷)۔

اگر کوئی حاکم جس کے سپرد شارع عام کی مرمت ہو شارع عام پر کوئی امر باعث تکلیف کرے تو اوس پر ہرجہ کی ذمہ واری ہوگی۔ اگر شارع عام پر کوئی تعمیر کی جائے اور اوس کی مرمت نہ کرنے کی وجہ سے وہ امر باعث تکلیف ہو جائے تو بھی ہرجہ کا دعویٰ ہوسکیگا۔ (کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۵ ۔ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۴۵۴ - بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۳۹۳-)۔

جب شارع عام پر کوئی موری بنائی جائے اور اوس کی مرمت نہ کیجائے جس کی وجہ سے کسی شخص کو مضرت پہونچے تو موری کی مرمت غفلت سے نہ کرنیکی وجہ سے جو نقصان پہونچا ہے اوس کی بابت ہرجہ کا دعوے ہوسکیگا۔

لیکن اگر موری اسوجہ سے امر باعث تکلیف ہو جائے کہ شارع عام کی مرمت نہیں کی گئی ہے تو ہرجہ کا دعویٰ نہ ہوسکیگا۔

جب سڑک پر پتھر وغیرہ جمع کئے جائیں اور شب میں اون سے محفوظ رہنے کا انتظام نہ کیا جائے تو ہرجہ کا دعویٰ وہ شخص کرسکیگا جسے اوس سے مضرت پہونچی ہو۔

باب ۳

معاہدہ اور ٹارٹ کا تعلق

فصل ۱۶

ہرجہ اور خلاف ورزی معاہدہ کے دعاوی میں فرق

(۳۸) جب بنائے دعویٰ کسی ایسے فرض کی خلاف ورزی ہو جو معاہدہ کی وجہ سے پیدا ہوا ہو یعنی ایسا فعل یا ترک فعل ہو جو معاہدہ ثابت ہوئے بغیر بنائے دعویٰ نہیں ہو سکتا تو دعوے معاہدہ کا سمجھا جائیگا۔

خلاف ورزی معاہدہ کا دعویٰ۔

(۳۹) جب مدعی اور مدعی علیہ کے تعلقات ایسے ہوں کہ بغیر کسی معاہدہ کے اون تعلقات کی وجہ سے کوئی فرض عاید ہوتا ہو تو اوس فرض کی خلاف ورزی کی بابت ٹارٹ کی بناء پر ہرجہ کا دعویٰ ہو سکیگا۔

ہرجہ کا دعویٰ۔

(۴۰) یہ امر کہ کوئی دعویٰ ٹارٹ پر مبنی ہے یا خلاف ورزی معاہدہ پر ہرجہ کی مقدار کا تعین کرنے کے لئے اہم ہے۔جب بنائے دعویٰ ٹارٹ ہو تو مدعی اوس کو خلاف ورزی معاہدہ ظاہر کر کے زیادہ ہرجہ نہیں پا سکتا۔

خلاف ورزی معاہدہ اور ہرجہ کے دعوی کی توضیح۔

ریلوے کمپنی پر معاہدہ کے قطع نظر یہ ذمہ داری ہے کہ مسافروں کی حفاظت کرے۔جب کوئی مسافر ٹکٹ خریدتا ہے تو کمپنی اوس سے یہ معاہدہ کرتی ہے کہ اوس کو اوس مقام تک پہونچائیگی جو ٹکٹ میں درج ہے۔اگر ریلوے کمپنی کے ملازمین اپنی غفلت سے کسی مسافر کو مضرت پہنچائیں تو بنائے دعویٰ ٹارٹ ہے نہ کہ خلاف ورزی معاہدہ کیونکہ ریلوے کمپنی پر احتیاط سے عمل کرنے کی ذمہ داری قطع نظر معاہدہ کے ہے۔

جب فریقین میں تحویل امانتی کا معاہدہ ہو تو جو ذمہ داری معاہدہ کی بناء پر قایم ہوتی ہے اوسکی خلاف ورزی کی صورت میں خلاف ورزی معاہدہ کی بناء پر

دعویٰ ہوسکتا ہے لیکن جب فریقین میں امین اور موتمن لہٗ کے تعلقات ہوتے ہیں تو اون تعلقات کی وجہ سے امین پر موتمن لہٗ کے حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اگر امین غفلت کرکے اوس ذمہ داری کی خلاف ورزی کرے تو اوس پر ٹارٹ کی بناء پر دعویٰ ہوسکیگا۔

فصل ۱۷

فریق معاہدہ پر شخص ثالث کے مقابلہ میں ٹارٹ کی ذمہ داری ہوسکتی ہے۔

شخص ثالث کے مقابلہ میں فریق معاہدہ کی ٹارٹ کی ذمہ داری۔

(۱۴۱) جب دو اشخاص نے کسی معاہدہ کے پیش رفت میں کوئی فعل کیا ہو جس کی وجہ سے ایک فریق معاہدہ اور شخص ثالث کے مابین کوئی ایسا تعلق قایم ہوگیا ہو جس سے اوس فریق پر شخص ثالث کے حق میں قطع نظر معاہدہ کے کوئی ذمہ داری عاید ہوگئی ہو تو شخص ثالث اوس معاہدہ کی بناء پر دعویٰ نہیں کرسکتا کیونکہ وہ اوس معاہدہ کا فریق نہیں ہے لیکن وہ اوس ذمہ داری کی خلاف ورزی کی وجہ سے جو قطع نظر معاہدہ کے عاید ہوئی ہے ٹارٹ کا دعویٰ کرسکتا ہے۔

تمثیلات

(۱) زید ایک ڈاکٹر کو اپنی بیوی کا علاج کرانے کے لئے بلاتا ہے۔ ڈاکٹر اور زید کے مابین معاہدہ ہوتا ہے۔ لیکن ایسی صورت میں ڈاکٹر پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بیوی کا علاج مناسب احتیاط اور توجہ سے کرے۔ یہ ذمہ داری معاہدہ کی بناء پر عاید نہیں ہوتی ہے۔ اگر زید کی غفلت سے مریضہ کو مضرت پہونچے تو ڈاکٹر کے مقابلہ میں ہرجہ کا دعوےٰ ہوسکیگا۔

(۲) زید نے اپنے ملازم کے لئے ریلوے کمپنی سے ٹکٹ خریدا۔ ملازم اور ریلوے کمپنی میں کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔ اگر ملازم کا سامان کمپنی کی غفلت سے گم ہوجائے تو کمپنی کے مقابلہ میں ہرجہ کا دعویٰ ہوسکتا ہے۔

کیونکہ قطع نظر معاہدہ کے کمپنی پر مال کی حفاظت بحیثیت تحویلدار فرض ہے۔
(۳) ایک دوکاندار نے زید کے ہاتھ ایک شے یہ ظاہر کر کے فروخت کی کہ وہ خطرناک نہیں ہے۔ وہ شے فی الواقع خطرناک تھی اور زید کی بیوی کو اوس کے استعمال سے مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ بیوی دوکاندار کے مقابلہ میں ہرجہ کا دعوی کر سکتی ہے۔
(۴) ایک کارخانہ نے ایک گاڑی زید کے ہاتھ یہ ظاہر کر کے فروخت کی کہ وہ مضبوط ہے۔ زید نے وہ گاڑی خالد کے ہاتھ فروخت کی۔ وہ گاڑی استعمال کرتے ہی ٹوٹ گئی جس کی وجہ سے خالد کو مضرت پہونچی۔ خالد ہرجہ کا دعوی نہیں کر سکتا کیونکہ قطع نظر معاہدہ کے کارخانہ پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

فصل ۱۸

ذمہ داری جو بغیر معاوضہ کے قبول کی گئی ہو۔

(۴۲) جب کوئی شخص بلا معاوضہ کے کوئی ذمہ داری قبول کرے اور اوسکی انجام دہی میں غفلت کرے تو اوس پر ہرجہ کا دعوی ہوسکتا ہے کیونکہ جب وہ کام کرنا شروع کر دے تو اوس پر یہ لازم ہو جاتا ہے کہ مناسب احتیاط اور توجہ سے عمل کرے۔ ایسی صورت میں کوئی شخص کسی کام کے کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اوس کام کی بابت اوس کو کوئی بدل نہیں پہونچا ہے لیکن جب کام کا انجام دینا شروع کر دیا جائے تو اوس کام کی انجام دہی میں مناسب احتیاط اور توجہ عمل میں لانا فرض ہو جاتا ہے اور اگر مناسب احتیاط اور توجہ سے عمل نہ کرنے کی وجہ سے مضرت پہونچے تو اوس کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

ذمہ داری جو بغیر معاوضہ کے قبول کی گئی ہو۔

تمثیلات

(۱) ایک مالک ہوٹل نے مدعی کی رقم بلا معاوضہ اپنے پاس امانتاً رکھی اور اوسکی غفلت سے وہ گم ہوگئی۔ مالک ہوٹل پر اوسکی بابت ہرجہ کا دعوی ہوسکتا ہے۔

(۲) ایک کمپنی کے انجن ڈرائیور نے مدعی کو انجن میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ انجن ڈرائیور کی غفلت سے مدعی کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ کمپنی ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہے کیونکہ بلامعاوضہ انجن میں بٹھانے سے کمپنی پر اس بات کی ذمہ داری عاید ہوگئی کہ مناسب احتیاط اور توجہ سے عمل کرے۔

باب ۴

جب ناجایز فعل یا ترک فعل بیرون ملک ہوا ہو تو عام اصول کی تبدیلی۔

فصل ۱۹

ٹارٹ جنکا ارتکاب بیرون ملک ہوا ہو۔

(۳۴) جب ممالک محروسہ سرکار عالی میں کسی ایسے ناجایز فعل یا ترک فعل کی بابت ہرجہ کا دعوے کیا جائے جس کا ارتکاب بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی کیا گیا ہو تو مفصلہ ذیل شرایط کی پابندی کے ساتھ ہرجہ ولایا جاسکیگا۔

ٹارٹ کی بناپر دعوی جبکہ اوسکا ارتکاب بیرون ملک ہوا ہو۔

(۱) وہ فعل یا ترک فعل ممالک محروسہ سرکار عالی کے قانون کی رو سے ٹارٹ ہو اور جس مقام پر کہ اوس کا ارتکاب ہوا ہو اوس ملک کے قانون کی روسے وہ فعل جایز نہ ہو یعنی اوس ملک کے قانون کی رو سے مرتکب فعل کے مقابلہ میں دیوانی یا فوجداری کارروائی ہوسکتی ہو۔ یہ دیکھنے کی ضرورت نہ ہوگی کہ اوس ملک کے قانون کی رو سے وہ ٹارٹ ہو یعنی اوس کی بناپر ہرجہ کا دعوی ہوسکتا ہو۔ اگر اوس فعل کی بابت اوس ملک کے قانون کی رو سے صرف فوجداری کارروائی کی جاسکتی ہے تو بھی ممالک محروسہ سرکار عالی میں ہرجہ کا دعوی ہوسکیگا بشرطیکہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے قانون کی رو سے وہ فعل ٹارٹ ہو۔

(۲) وہ فعل یا ترک فعل محض مقامی نوعیت کا ٹارٹ نہ ہو مثلاً اراضی کے متعلق مداخلت بیجا یا اراضی سے بیدخلی یا حقوق آسایش کے متعلق امر باعث تکلیف

تمثیلات

(۱) حکومت انگلستان نے مینورکا کا گورنر مقرر کیا۔ وہ مینورکا میں جس بیجا کا ایک شخص ساکن مینورکا کے متعلق مرتکب ہوا۔ قرار دیا گیا کہ گورنر کے

مقابلہ میں انگلستان میں ہرجہ کا دعویٰ ہوسکتا ہے۔

(۲) ایک برٹش جہاز پر ایک برٹش افسر نے مسقط کے سمندر میں اسلحہ گرفتار کئے۔ ایسی گرفتاری سلطان مسقط کے اعلان کی بناء پر جایز تھی۔ قرار دیا گیا کہ انگلستان میں ہرجہ کا دعویٰ نہیں ہوسکتا۔

(۳) بریزل میں ایک رسالہ شایع کیا گیا جو ازالہ حیثیت عرفی کی حد تک پہونچتا تھا۔ اوس کی بناء پر انگلستان میں ہرجہ کا دعویٰ ہوسکتا ہے گو بریزل کے قانون کی رو سے ہرجہ کا دعویٰ نہ ہوسکتا ہو بلکہ اوس کی بابت صرف عدالت فوجداری میں کارروائی ہوسکتی ہو۔

(۴) جب ٹارٹ اراضی پر مداخلت بیجا کی نوعیت کی ہو جسکا ارتکاب بیرون ملک کیا گیا ہو تو دوسرے ملک میں اوس کی بابت ہرجہ کا دعویٰ نہیں ہوسکتا۔ اگر مداخلت بیجا کا ارتکاب نوآبادیات میں ہوا ہو تو بھی اوس کی بابت ہرجہ کا دعویٰ انگلستان میں نہیں ہوسکتا۔

باب ۵

ٹارٹ کی بناء پر دعویٰ کرنے یا دعویٰ کئے جانے کے متعلق ذاتی ناقابلیت

فصل ۲۰

ٹارٹ کا دعویٰ کون شخص کرسکتا ہے

ٹارٹ کا دعویٰ کون شخص کرسکتا ہے۔

(۴۴) ہر شخص ٹارٹ کی بابت ہرجہ کا دعویٰ کرسکتا ہے بجز مفصلہ ذیل اشخاص کے :۔

(۱) دشمن کی رعایا۔

(۲) ممالک محروسہ سرکار عالی کی رعایا جو دشمن کے ساتھ شریک ہوجائے۔

(۳) مجرمین جنکو موت کی سزا دیگئی ہو اپنی جائداد کے متعلق ٹارٹ کی بناء پر دعویٰ نہیں کرسکتے لیکن ایسے ٹارٹ کی بابت کرسکتے ہیں جن سے اونکے جسمانی حقوق پر حملہ ہوا ہو

(۴) جماعت متحدہ ایسے ازالہ حیثیت عرفی کی بابت ہرجہ کا دعویٰ نہیں کرسکتی ہے جس میں اوس جماعت متحدہ پر بد اعمالی کا الزام لگایا گیا ہو۔

(۵) بچہ جو رحم مادر میں ہو اوس مضرت کی بابت جو اوس کو رحم مادر میں پہونچی ہو لیکن ایسا بچہ پیدا ہونے کے بعد اوس مضرت کی بابت ہرجہ کا دعویٰ کرسکتا ہے جو اوس کے باپ کو پہونچی ہو اور جس کے اثر سے وہ ہلاک ہوگیا ہو۔

(۶) دیوالیہ اپنی جائداد کے ٹارٹ کے متعلق دعویٰ نہیں کرسکتا۔ لیکن جسمانی حقوق پر حملہ کے متعلق کرسکتا ہے۔

فصل ۲۱

کن اشخاص کے مقابلہ میں ٹارٹ کا دعویٰ ہوسکتا ہے۔

کن اشخاص کے مقابلہ میں ٹارٹ کا دعویٰ ہوسکتا ہے

(۴۵) ہر شخص جو کسی ٹارٹ کا مرتکب ہو اوس کے مقابلہ میں ہرجہ کا دعویٰ ہوسکیگا اور اوسکا نابالغ یا فاترالعقل ہونا یا اوسکا منکوحہ عورت ہونا ایسے دعویٰ کے

مانع نہ ہوگا۔ لیکن مفصلہ ذیل اشخاص کے مقابلہ میں ہرجہ کا دعویٰ نہ ہوسکیگا:-

(۱) بادشاہ۔

(۲) غیر ملک کے بادشاہ۔

(۳) غیر ملک کے سفیر اور اون کے خاندان کے ارکان اور ملازمین۔

(۴) جماعت متحدہ کے مقابلہ میں ہرجہ کا دعویٰ صرف اوس صورت میں ہوسکیگا جب وہ فعل یا ترک فعل جو ٹارٹ کی حد تک پہونچتا ہے اوس غرض کے اندر داخل ہو جس کے لئے وہ جماعت متحدہ قایم کی گئی ہے لیکن اگر ٹارٹ کا ارتکاب ایسے کام کے اثناء میں کیا گیا ہو جو جماعت متحدہ کی غرض کے اندر داخل نہ ہو تو جماعت متحدہ کے مقابلہ میں دعویٰ نہ ہوسکیگا بلکہ اون عہدہ داروں یا اشخاص کے مقابلہ میں ہوگا۔ جنھوں نے اوس کام کی اجازت دی ہو یا جنھوں نے اوسکا ارتکاب کیا ہو۔

تمثیلات

(۱) ایک نابالغ لڑکے نے ایک گھوڑا کرایہ سے لیا اور اوسکو اس بے احتیاطی سے چلایا کہ وہ ہلاک ہوگیا۔ نابالغ کے مقابلہ میں معاہدہ کی خلاف ورزی کی بابت دعویٰ نہ ہوسکیگا کیونکہ نابالغ کے ساتھ معاہدہ کالعدم ہے لیکن اوس نابالغ لڑکے پر بحیثیت تحویلدار یہ ذمہ داری ہے کہ وہ گھوڑے کو بے احتیاطی سے نہ چلائے اسلئے اوسپر ہرجہ کا دعویٰ ہوسکیگا۔

(۲) اگر نابالغ لڑکا کوئی ایسا سامان خریدے جو ضروریات زندگی میں داخل نہ ہو تو بائع اوس کی قیمت کی بابت دعویٰ نہ کرسکیگا کیونکہ معاہدہ کالعدم ہے اور جب نابالغ اوس سامان کو اپنے تصرف میں لے آئے تو بطور ہرجہ کے اوس کی قیمت کا مطالبہ اگر جائز رکھا جائے تو اوسکا یہ نتیجہ ہوگا کہ بالواسطہ ایسے معاہدہ کی تعمیل کرائی جائے۔

(۳) اگر کوئی نابالغ اپنے آپ کو بالغ ظاہر کرکے معاہدہ کرے تو بھی فریب کی بناء پر نابالغ کے مقابلہ میں ہرجہ کا دعویٰ کرنے کی اجازت نہ ہوگی کیونکہ اوس کا یہ اثر ہوگا کہ بالواسطہ اوس معاہدہ کی تعمیل کرائی جائے

(کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۵) لیکن ایسی صورت میں جو فائدہ نابالغ نے اوٹھایا ہے اوس سے اکیویٹی کے اصول کے لحاظ سے وہ محروم کیا جانا چاہیئے اور دوسرا فریق وہ رقم واپس پانے کا مستحق ہے جس کا اوسکو کوئی بدل نہیں پہونچا ہے۔ جب ایک نابالغ نے اپنے آپ کو بالغ ظاہر کرکے جائداد رہن رکھی تو کلکتہ ہائیکورٹ نے اوس رہن کی کفالت پر اصل رقم کی بلاسود ڈگری دی۔ (کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۷۱۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۱۸)۔

فصل ۲۲

جب چند اشخاص بالاشتراک ٹارٹ کے مرتکب ہوں۔

جب چند اشخاص بالاشتراک ٹارٹ کے مرتکب ہوں تو اونکی ذمہ داری سے کونسے اصول متعلق ہونگے۔

(۴۶) جب ایک سے زائد آدمی بالاشتراک کسی ٹارٹ کے مرتکب ہوں تو اون کی ذمہ داری سے مفصلہ ذیل اصول متعلق ہونگے:۔

(۱) جو اشخاص بالاشتراک کسی ٹارٹ کے مرتکب ہوں اون کے مقابلہ میں بالاشتراک یا بالانفراد دعویٰ ہوسکیگا۔ جب دعویٰ بالاشتراک ہو تو ہرجہ سب سے یا اون میں سے کسی ایک یا زاید سے وصول ہوسکیگا۔ (کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۵۳)۔

(۲) جب کسی ایک شخص کے مقابلہ میں ڈگری حاصل کرلی جائے تو دوسرے اشخاص پر اوس ٹارٹ کی بناء پر دعویٰ نہ ہوسکیگا گو ڈگری کی تعمیل نہ ہوئی ہو۔ جملہ اشخاص جو بالاشتراک ٹارٹ کے مرتکب ہوں اون کے مقابلہ میں صرف ایک بنائے دعویٰ ہے اور اگر اوس بنائے دعویٰ سے دست برداری کی جائے یا وہ بنائے دعویٰ ڈگری میں ضم ہوجائے تو دوسرا دعویٰ کرنے کا حق نہیں رہتا۔

(۳) جب شخص متضرر کسی ایک شریک کو بری الذمہ کردے تو وہ دوسرے اشخاص کے مقابلہ میں دعویٰ نہ کرسکیگا۔ ایسی صورت میں شخص متضرر کو صرف ایک بنائے دعویٰ ہے اور جب وہ اوس سے دست بردار ہوگیا تو گو ایسی دست برداری صرف ایک ہی شخص کے مقابلہ میں ہوئی ہو لیکن اوسکو کوئی

بنائے دعوے باقی نہیں رہتی اور وہ دوسرے اشخاص کے مقابلہ میں بھی دعوے نہیں کرسکتا۔ لیکن اگر کسی ایک شریک سے صرف یہ اقرار کیا گیا ہو کہ اوس کے مقابلہ میں دعوی نہ کیا جائیگا تو ایسا اقرار دوسرے اشخاص کے مقابلہ میں دعوے کرنیکا مانع نہ ہوگا۔ جب ایک شریک سے معاوضہ لیکر اوسکو بری الذمہ کیا گیا ہو اور یہ نیت نہ ظاہر ہوتی ہو کہ دوسرے شرکاء بھی بری الذمہ ہونگے تو جو معاوضہ کہ ایک شریک نے دیا ہے صرف اوس جزو کی حد تک جملہ شرکاء کو برات حاصل ہوجائیگی اور بغیر معاوضہ ادا کرنیکے اون پر ذمہ داری باقی رہیگی۔ (کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۵۹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۳)۔

(۴) جب ہرجہ کی ڈگری کسی ایک شریک کے مقابلہ میں صادر ہوئی اور ٹارٹ کسی ایسے فعل یا ترک فعل پر مشتمل ہو جس کے متعلق یہ قیاس کیا جاسکتا ہو کہ مدیون ڈگری جانتا تھا کہ وہ خلاف قانون ہے تو مدیون ڈگری دوسرے شرکاء سے حصہ رسدی طلب نہ کرسکیگا۔ لیکن جب ٹارٹ ایسے فعل پر مشتمل ہو جو بادی النظر میں خلاف قانون نہ ہو (مثلاً کسی ایسے مال کا تصرف جس کے مختلف دعویدار ہوں) تو جس شخص کے مقابلہ میں ڈگری صادر ہوئی ہو وہ ایسے شخص سے مطالبہ کرسکیگا جو اوس ٹارٹ کی بابت دراصل ذمہ دار ہو۔ اسطرح حصہ رسدی یا ذمہ داری عائد کرنے کا حق صرف اوس صورت کیلئے محدود نہیں ہے جب ایسا مطالبہ وہ شخص کرے جو دوسرے شریک کا ملازم یا کارندہ ہو۔

توضیح۔ جو اشخاص بالاشتراک ٹارٹ کے مرتکب ہوئے ہوں اونکے متعلق عام قاعدہ یہ ہے کہ ایک شریک دوسرے کے مقابلہ میں حصہ رسدی کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ (ممالک مغربی وشمالی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۱۶)۔ لیکن یہ قاعدہ صرف اُس وقت متعلق ہوتا ہے جب وہ شخص جو حصہ رسدی کا دعوے کرے جانتا ہو یا اُسکے متعلق یہ قیاس کیا جاسکے کہ وہ جانتا تھا کہ وہ فعل خلاف قانون ہے (مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۹۔ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۳۳۰۔ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۸۴۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۳۵۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۲۰)۔ لیکن جب وہ نیک نیتی سے کسی حق کا ادعا کرکے عمل کررہے ہوں اور اونکو یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ جو کچھ وہ کررہے ہیں

اُن کے کرنے کا انھیں حق حاصل ہے تو انھیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں حصہ رسدی کا حق ہوگا۔ (الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۲۱۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۲۹۲۔ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۲)۔

(۵) مشترک اور منفرد ذمہ داری اُس صورت میں عائد کی جائیگی۔ جب جملہ شرکا و نیت مشترکہ کے پیش رفت میں کوئی کام کریں یا ایک شخص دوسرے کو مدد دے یا مشورہ دے یا ہدایت کرے۔ جب ہر شخص علٰحدہ علٰحدہ فعل سے کسی دوسرے شخص کو مضرت پہونچائے تو وہ شرکا تصور نہ کیے جائیں گے۔ جب ہر شخص کسی مضمون مزیل حیثیت عرفی کو علٰحدہ علٰحدہ شائع کرے یا ہر شخص علٰحدہ علٰحدہ شور وغل مچائے یا مزاحمت کرے جو امر باعث تکلیف ہو تو وہ شرکاء تصور نہ کیے جائیں گے۔ (بنگال لارپورٹ جلد ۱۵ مقدمات ابتدائی صفحہ ۱۶۱۔) ٹارٹ کے شرکا کی ذمہ داری عام طور پر مشترک اور منفرد ہے۔ عام اصول یہ ہے کہ جب چند اشخاص شامل ہوکر یا سازش کرکے کسی ناجائز فعل کا ارتکاب کریں جس سے کسی دوسرے شخص کے جسم یا جائداد کو مضرت پہونچے تو اُن میں سے ہر ایک شریک اُس کل نقصان کی بابت ذمہ دار ہے اور یہ امر قابل لحاظ نہ ہوگا کہ اُن میں سے ہر ایک نے کسقدر نقصان پہونچایا ہے۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۸ پریوی کونسل۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۵۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۸۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۶۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۷۶۔ کلکتہ لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۳۰۸۔ کلکتہ لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۵۱۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۲۵۸۔ انڈین کیسیز جلد ۸ صفحہ ۵۹۹)۔

لیکن جب کوئی مشترک نیت نہ ہو اور مضرت جو پہونچی ہو وہ صرف اس معنی میں مضرت ہو کہ مدعی کے قانونی حق پر حملہ ہوا ہے اور مدعی علیہم نے فعل نیک نیتی سے کیا ہو یا کسی نامکمل حق کے ادّعا میں کیا گیا ہو تو مشترک اور منفرد ذمہ داری کا اصول متعلق کرنا مدعی علیہم پر سختی ہوگی۔ (کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۵۵۹۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۱۳۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۳۰۔ کلکتہ لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱) ایسی صورتیں ہر شریک پر اُس نقصان کی بابت ذمہ داری عائد کی جانی چاہیے جو اُس نے پہونچایا ہو۔

(۶) جب کسی شراکتی کاروبار کا کوئی شریک شخص ثالث کے مقابلہ میں کاروبار شراکتی کے اثناء میں کسی ٹارٹ کا ارتکاب کرے تو جملہ شرکاء بالاشتراک و بالانفراد ذمہ دار ہونگے۔

(۷) جب مشترک ڈگری صادر ہو اور ڈگری کی تعمیل ایک مدیون کر دے تو اس مدیون کو دوسرے مدیون سے حصہ رسدی پانے کا حق ہوگا کیونکہ ڈگری ہونے کے بعد یہ امر غور طلب نہیں رہتا کہ شرکاء کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں حصہ رسدی پانے کا حق تھا یا نہیں۔ (الہ آباد ویکلی نوٹس بابت ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۶۱۔ پنجاب رکرڈز بابت ۱۸۹۶ء مقدمہ نمبر ۳۲)۔

جب کسی خلاف قانون معاہدہ کی بابت فریقین نے نقصان کا جمع خرچ کرلیا ہو تو ایسے جمع خرچ میں دست اندازی نہ کی جائیگی۔ (مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۷۸)۔

باب ۶

ایسے ٹارٹ کی ذمہ داری جن کا ارتکاب دوسرے اشخاص نے کیا ہو۔

فصل ۲۳

زوجہ کے ٹارٹ کی ذمہ داری شوہر پر

زوجہ کے ٹارٹ کی ذمہ داری اُسکے شوہر پر

(۴۷) انگلستان کے قانون کی رو سے زوجہ کے ٹارٹ کی ذمہ داری اُسکے شوہر پر عائد ہوسکتی ہے۔ زوجہ جب ٹارٹ کی مرتکب ہو تو ہرجہ کے دعوے کے متعلق انگلستان میں حسب ذیل اصول قرار دیئے گئے ہیں:۔

(۱) جب کوئی منکوحہ عورت نکاح کے قبل ٹارٹ کی مرتکب ہوئی ہو تو ایسے ٹارٹ کی بابت تنہا اُس کے مقابلہ میں ہرجہ کا دعوےٰ ہوسکتا ہے۔ اُسکا شوہر بھی ایسے ٹارٹ کی بابت اُس جائداد کی حد تک ذمہ دار ہے جو وہ اپنے ساتھ لائی ہو۔ اور شوہر کے مقابلہ میں دعوےٰ بالانفراد یا بہ شرکت اُس کی زوجہ کے ہوسکتا ہے۔

(۲) جب کوئی منکوحہ عورت نکاح کے بعد کسی ٹارٹ کی مرتکب ہوئی ہو تو اُس کے مقابلہ میں تنہا دعوےٰ ہوسکتا ہے لیکن ایسے ٹارٹ کی بابت اُسکا شوہر بھی ذمہ دار ہے اور وہ بھی بطور مدعی علیہ شریک کیا جاسکتا ہے۔

(۳) شوہر پر اپنی زوجہ کے ٹارٹ کی جو ذمہ داری ہے وہ زوجہ کے فوت ہونے پر یا طلاق یا عدالت کے حکم سے علحدگی وقوع میں آنے سے ساقط ہو جاتی ہے۔

فقرہ (۴۷) کے احکام ہندوستان میں متعلق نہیں ہیں

(۴۸) فقرہ ۴۷ میں جو احکام درج ہیں وہ ہندوستان میں ہندوؤں مسلمانوں یا پارسیوں سے متعلق نہیں ہوسکتے۔ ان قوموں میں جائداد کے متعلق جو قانون ہے اُس کے لحاظ سے زوجہ اپنی جائداد

کی علیحدہ مالک رہتی ہے اور اگر وہ ٹارٹ کی مرتکب ہو تو ہرجہ کی ذمہ داری اُسکی علیحدہ جائداد پر عائد ہوگی۔

فصل ۲۴

کارخانہ شراکتی کے ایک شریک کے فعل کی ذمہ داری دوسرے شرکا پر

(۴۹) قانون معاہدۂ سرکار عالی کی دفعہ ۲۵۱ میں حسب ذیل حکم ہے:۔

کارخانۂ شراکتی کے ایک شریک کے فعل کی ذمہ داری دوسرے شرکا پر۔

"کوٹھی شراکتی کے کاروبار کی انجام دہی میں کسی شریک کی غفلت یا فریب سے اشخاص ثالث کو جو نقصان یا ہرجہ ہو اُسکی بابت معاوضہ ادا کرنے کا ہر شریک ذمہ دار ہوگا۔

یہ قاعدہ اس اصول پر مبنی ہے کہ ہر شریک کاروبار شراکتی کی اغراض کیلئے دوسرے شرکا کا کارندہ ہے۔ ایسی صورت میں ذمہ داری صرف اُن افعال کی بابت عائد ہوسکیگی جنکا ارتکاب کاروبار شراکتی کے اثناء میں کیا جائے۔ جب کسی شریک کا فعل کاروبار شراکتی کے دائرہ کے باہر ہو تو دوسرے شرکا پر اُس کی ذمہ داری عائد نہ ہوگی۔

تمثیلات

(۱) جب سالسٹروں کے کارخانہ کا کوئی شریک اپنے پیشہ کی انجام دہی میں غفلت کرے یا پیشہ کا کام احتیاط سے انجام نہ دے تو دوسرے شرکا ذمہ دار ہونگے۔

(۲) جب کسی اخبار میں کوئی امر مزیل حیثیت عرفی شائع ہو تو جملہ مالکان اخبار اُس کی بابت ذمہ دار ہونگے گو ایسی اشاعت اُن کے علم کے بغیر ہوئی ہو۔

(۳) قائم کنندگان کمپنی میں سے کوئی ایک اگر فریباً کمپنی کے کاروبار کے متعلق پراسپکٹس شائع کرے تو جملہ قائم کنندگان کمپنی اُس کے ذمہ دار ہونگے۔

(۴) زید اور بکر نے قانونی مشورہ کے لیئے ایک کمپنی قائم کی۔ زید ایک دوسری کمپنی کا معتمد تھا اور اُس حیثیت سے اُس نے کمپنی کی رقم کا تغلب کیا۔ قرار دیا گیا کہ اُس تغلب کی بابت بکر ذمہ دار نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ

یہ فعل قانونی مشورہ کی کمیٹی کے دائرہ کے باہر تھا۔

(۵) ایک شراکتی کاروبار کے شریک نے ایک شخص ثالث کے مقابلہ میں کینہ سے فوجداری کارروائی شروع کی۔ قرار دیا گیا کہ دوسرے شرکا پر اُس وقت تک ذمہ داری عائد نہیں ہوسکتی جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ وہ کارروائی شراکتی کاروبار کے اثنا میں کی گئی تھی۔ (بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۲۲۶)۔

فصل ۲۵

جب ٹارٹ کسی شخص کی اجازت سے یا کارندہ کی حیثیت سے کیا گیا ہو

(۵۰) جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی اجازت سے یا دوسرے شخص کے کارندہ کی حیثیت سے ٹارٹ کا ارتکاب کرے تو ذمہ داری مرتکب ٹارٹ اور نیز اُس شخص پر جس کی اجازت سے اُس ٹارٹ کا ارتکاب ہوا ہے اور نیز اصل مالک پر عائد ہوگی۔ کوئی شخص ٹارٹ کی بنا پر ذمہ داری سے اس عذر سے محفوظ نہیں ہوسکتا ہے کہ اُس نے اُسکا ارتکاب دوسرے شخص کی اجازت یا حکم سے کیا ہے۔

جب ٹارٹ کسی شخص کی اجازت سے یا کارندہ کی حیثیت سے کیا گیا ہو۔

جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو ٹارٹ کے ارتکاب کے لیئے کارندہ مقرر کرے تو ظاہر اصل مالک اُس ٹارٹ کی بابت ذمہ دار ہوگا لیکن اگر کارندہ کسی ایسے فعل کے ارتکاب کے لیئے مامور کیا گیا ہو جو بطور خود ناجائز نہ ہو اور اُس فعل کی انجام دہی میں کارندہ ٹارٹ کا مرتکب ہو تو اصل مالک کی ذمہ داری کا موازنہ اس اصول پر کیا جائیگا کہ اگر کارندہ کی حیثیت ملازم کی تھی تو اصل مالک ذمہ دار ہوگا لیکن اگر کارندہ خود مختار معاہدہ لہ کی حیثیت رکھتا تھا تو اصل مالک ذمہ دار نہ ہوگا۔

فصل ۲۶

اُس ٹارٹ کی منظوری مابعد جس کا ارتکاب کارندہ نے کیا ہو۔

(۵۱) جب کسی کارندہ نے ٹارٹ کا ارتکاب کیا ہو تو مفصلۂ ذیل صورتوں میں منظوری مابعد کی بناء پر اصل مالک ذمہ دار ہوسکیگا:—

اوس ٹارٹ کی منظوری مابعد جسکا ارتکاب کارندہ نے کیا ہو

(۱) جب کارندہ نے اُس فعل کا ارتکاب اصل مالک کے نام سے اور اُس کی طرف سے کیا ہو نہ کہ اپنی طرف سے - اور
(۲) جب اصل مالک کو اُن افعال کا پورا علم ہوا اور اُس نے اُن افعال کو بلا کسی شرط کے بطور اپنے افعال کے قبول کیا ہو یا حالات سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہو کہ اصل مالک نے اُن افعال کو بلا لحاظ اُن کی نوعیت کے بطور اپنے افعال کے قبول کیا ہے -
منظوری مابعد کی بناء پر اصل مالک اُسیطرح ذمہ دار ہو جاتا ہے کہ گویا اُسنے اُن افعال کی اجازت اُن کے ارتکاب کے قبل دی تھی - (ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۱) -

تمثیلات

(۱) مدعی علیہ نے ناظر کو ایک حکمنامہ دیا - اُس کی بناء پر ناظر نے مدعی کا مال ناجائز طور پر ضبط کیا - مدعی نے مدعی علیہ سے اُس کی شکایت کر کے مال کے استرداد کی درخواست کی - مدعی علیہ نے جواب دیا کہ اُسکے سالسٹروں کو لکھا جائے - مدعی علیہ نے سالسٹروں کو کوئی خاص ہدایت نہیں کی تھی - قرار دیا گیا کہ ان حالات میں منظوری مابعد کا قیاس کیا جاسکتا ہے اور مدعی علیہ اُس ناجائز ضبطی کی بابت ذمہ دار ہیں -
(۲) منجملہ مدعی علیہم ایک نے کمیٹی کے فائدہ کے لئے مداخلت بیجا کا ارتکاب کیا - کمیٹی کے ارکان نے واقعات کے پورے علم کے بعد اُس فعل کو منظور کیا اور اُس سے فائدہ اُٹھایا - قرار دیا گیا کہ کمیٹی کے جملہ ارکان ذمہ دار ہیں - (مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۸۰) -
(۳) ایک کمپنی کے مددگار نے مدعی کی کفالت کی رقم ادا کئے بغیر اُس سے مال جبراً چھین کر کمپنی کے گودام میں رکھ دیا - کمپنی کو ان واقعات کا علم نہ تھا - قرار دیا گیا کہ محض اسوجہ سے کہ مال گودام میں رکھا گیا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کمپنی نے مددگار کے ناجائز فعل کے متعلق منظوری مابعد دی - (بنگال لا رپورٹ جلد ۲ - فیصلہ جات ابتدائی دیوانی صفحہ ۱۴۰) -

فصل ۲۷

ملازمین کے ٹارٹ کی ذمہ داری آقا پر

ملازم سے کیا مراد ہے

(۵۲) ملازم سے وہ شخص مراد ہے جس کو اُس کے آقا نے مامور کیا ہو اور جو اپنے کام کی انجام دہی میں آقا کے حکم کے تابع ہو یعنی آقا کو اُس پر کامل نگرانی حاصل ہو۔

یہ ممکن ہے کہ زید بکر کا ملازم ہو لیکن کسی خاص کام کی انجام دہی کے لیئے وہ خالد کا ملازم ہو جبکہ اُس خاص کام کی انجام دہی میں وہ خالد کے احکام کے تابع ہو۔ کوئی شخص ملازم صرف اُس وقت سمجھا جاسکتا ہے جب آقا کو اُسپر کامل نگرانی حاصل ہو اور آقا یہ دیکھ سکے کہ ملازم اپنا کام کسطرح انجام دیتا ہے۔ یہ امر کہ کوئی شخص ملازم ہے یا نہیں واقعہ کا سوال ہے اور وہ اسپر منحصر نہیں ہے کہ خدمت کا معاوضہ کسطرح دیا جاتا ہے یا کتنی مدّت کے لیئے ملازم رکھا گیا ہے یا خدمات کی نوعیت کیا ہے یا برطرفی کا اختیار ہے یا نہیں (گو یہ جملہ اُمور قابل لحاظ ہونگے) بلکہ اس امر پر منحصر ہے کہ ملازم جس طریقہ سے ملازمت کا کام انجام دیتا تھا اُسپر آقا کی نگرانی کی کیا نوعیت تھی۔

ملازم کے ٹارٹ کی بابت آقا کی ذمہ داری۔

(۵۳) (۱) ملازم کی غفلت کی بابت آقا ذمہ دار ہوگا جب ایسی غفلت کا ارتکاب ملازم نے اپنی ملازمت کے اثنار میں کیا ہو گو یہ ثابت نہ ہو کہ آقا نے کوئی صریح حکم دیا یا وہ ملازم کا شریک تھا۔

(۲) جب ملازم اپنی ملازمت کے اثنار میں بالعمد ٹارٹ کا ارتکاب کرے تو آقا اُس کی بابت ذمہ دار ہوگا گو اُس سے آقا کو فی الواقع کوئی فائدہ نہ پہونچتا ہو اور گو وہ فعل جرم کی حد تک پہونچتا ہو۔

(۳) جب ملازم ملازمت کے دائرہ کے باہر کسی ٹارٹ کا ارتکاب کرے تو آقا صرف اُس صورت میں ذمہ دار ہوگا جب اُس نے اُس ٹارٹ کی بالصراحت اجازت دی ہو یا اُسکے متعلق منظوری مابعد دے۔ جب ملازم اپنی اغراض کیلیئے کوئی کام کرے تو آقا اُس کی بابت ذمہ دار نہ ہوگا۔

تمثیلات

(۱) زید اپنی گاڑی پر سواری لینے کے لیئے اپنے دوست کے کوچوان کو اُسکی اجازت سے بطور کوچوان کام میں لاتا ہے۔ کوچوان غفلت سے گاڑی چلاتا ہے جس کی وجہ سے دوسری گاڑی کو مضرت پہونچتی ہے۔ ایسی صورت میں زید ذمہ دار ہے کیونکہ زید کو کوچوان پر کامل نگرانی تھی اور وہ اُس کا ملازم سمجھا جائیگا۔

(۲) زید نے ایک گاڑی کے کارخانہ سے گھوڑا کرایہ سے منگایا اور اُسکے ساتھ کوچوان بھی آیا۔ کوچوان کو کوئی علحدہ اجرت نہیں دیگئی۔ کوچوان اُس گھوڑے کو زید کی گاڑی میں لگاکر زید کو سواری کے لیئے لے گیا اور غفلت سے بکر کی گاڑی کو ٹکر دی جس کی وجہ سے بکر کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ زید کوچوان کے فعل کی بابت ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ اُس کو کوچوان پر کامل نگرانی حاصل نہیں تھی۔

(۳) زید نے اپنی گاڑی بکر کو کرایہ سے دی۔ بکر نے اپنی غفلت سے خالد کی گاڑی کو مضرت پہونچائی۔ قرار دیا گیا کہ زید مالک گاڑی اُس مضرت کی بابت ذمہ دار ہے کیونکہ بکر زید کا ملازم سمجھا جائیگا۔

(۴) جب کوچوان مالک گاڑی کا نہیں بلکہ کسی دوسرے شخص کا ملازم ہو اور کوچوان کی غفلت سے کسی شخص کو مضرت پہونچے تو اُس کوچوان کا آقا اپنے ملازم کی غفلت کی بابت ذمہ دار ہوگا اگر کوچوان وہ کام اپنے آقا کی اجازت سے کر رہا ہو۔

(۵) مالک گاڑی اور کوچوان میں آقا اور ملازم کے تعلقات ہیں۔ جب کوچوان گاڑی چلا رہا ہو اور وہ اپنی غفلت سے کسی دوسرے شخص کو مضرت پہونچائے تو مالک گاڑی ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہوگا۔ (بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۱۹)۔

(۶) ایک کمپنی نے ایک شخص سے معدن کا کام کرنیکا معاہدہ کیا۔

جب وہ شخص کام کر رہا تھا اس نے کمپنی کے انجنیر کی خدمات طلب کیں اور کمپنی نے اپنے انجنیر کو اس کی ماتحتی میں کام کرنے کے لیے دیدیا۔ اس شخص کو انجنیر پر کامل نگرانی تھی۔ انجنیر کی غفلت سے مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ ایسی مضرت کی بابت وہ شخص ذمہ دار ہے جسکی نگرانی میں انجنیر کام کر رہا تھا نہ کہ کمپنی۔ اس شخص اور انجنیر میں آقا اور ملازم کے تعلقات سمجھے جائینگے۔

(۷) جب کوئی شخص کسی خاص آدمی کو ملازم رکھنے پر مجبور رہو اور اسکو انتخاب کا حق حاصل نہ ہو تو ایسے ملازم کے ٹارٹ کی بابت آقا ذمہ دار نہ ہوگا۔

(۸) جب کوئی شخص اس قسم کا کام انجام دے رہا ہو جس کے لیے وہ مامور کیا گیا ہے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ اس کام کو اپنی ملازمت کے اثنا میں کر رہا ہے گو اسے اس خاص کام کے کرنے کا صریح حکم نہ دیا گیا ہو جس سے مضرت پہونچی ہو (کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۲۰۷)۔

(۹) زید اپنی گاڑی پر سوار ہو کر دفتر میں گیا اور کوچوان کو ہدایت کی کہ وہ گاڑی گھر پر واپس لے جائے۔ کوچوان نے کرایہ لیکر بکر کو سکندرآباد پہونچانیکا معاہدہ کیا۔ راستہ میں کوچوان کی غفلت سے خالد کی گاڑی کو مضرت پہونچی قرار دیا گیا کہ زید ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ کوچوان وہ فعل اپنی ملازمت کے اثنا میں نہیں کر رہا تھا۔

(۱۰) تمثیل (۹) میں جب کوچوان گاڑی گھر کو واپس لے جا رہا ہو اگر وہ چکر کے راستہ سے جائے تو زید ذمہ دار ہوگا۔

(۱۱) جب کوچوان آقا کے حکم کی بنا پر گاڑی لے جا رہا ہو اور وہ گاڑی سائیس کے سپرد کر کے چلا جائے اور سائیس اپنی غفلت سے کسی دوسری گاڑی کو مضرت پہونچائے تو آقا ذمہ دار نہ ہوگا کیونکہ آقا نے سائیس کو اس کام کے لیے مقرر نہیں کیا ہے اور سائیس کا فعل ملازمت کے اثنا میں نہیں سمجھا جاسکتا۔

(۱۲) ایک شخص اپنے ملازم کے ساتھ ہوٹل میں ٹھہرا ملازم نے اپنی غفلت سے ہوٹل کا سامان توڑدیا۔ قرار دیا گیا کہ آقا ملازم کے فعل کی بابت ذمہ دار

نہیں ہے۔ کیونکہ ملازم نے وہ فعل ملازمت کے اثناء میں یا آقا کا کام انجام دینے میں یا اس کے فائدہ کے لئے نہیں کیا۔ (مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۴۲)۔

(۱۳) ایک بنک کے منیجر نے فریب سے بنک کے فائدہ کے لئے مدعی سے ایک شخص کے متعلق جس کا بنک سے لین دین تھا غلط بیانات کیئے جنکو وہ غلط جانتا تھا۔ قرار دیا گیا کہ منیجر کے بیانات کی ذمہ داری بنک پر ہے کیونکہ منیجر نے وہ بیانات اپنی ملازمت کے اثناء میں کیئے۔

(۱۴) ایک زمیندار کے ملازم نے زمیندار کے فائدہ کے لیئے ایک شخص کے مقابلہ میں فوجداری کارروائی شروع کی۔ قرار دیا گیا کہ ملازم کے فعل کی ذمہ داری زمیندار پر ہے۔ (کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۰ صفحہ ۷۲۳۔ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۷)۔

(۱۵) ایک بنک کے منیجر نے اپنے ذاتی فائدہ کے لیئے نہ کہ بنک کے فائدہ کے لیئے فریب سے غلط بیانات کیئے جنکو وہ غلط جانتا تھا کہ بعض ڈبنچرز کا انتقال جائز ہے۔ قرار دیا گیا کہ بنک ایسے بیانات کی بابت ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ وہ بیانات منیجر نے اپنے فائدہ کے لئے کئے تھے اور وہ ملازمت کے اثناء میں نہیں کیئے گئے۔

(۱۶) ایک سرکاری ملازم نے ایک چک کی رقم کے متعلق تصرف بیجا کا ارتکاب کیا۔ قرار دیا گیا کہ سرکار اسکی بابت ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ سرکاری ملازم نے وہ فعل سرکار کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ اپنے فائدہ کے لیئے کیا۔ (کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۴۳۔ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۱۶۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۴۲۹۔ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۳۱۴)۔

(۱۷) ایک کرایہ کی گاڑی کے چلانیوالے نے اپنے آقا کی صریح ہدایت کے خلاف اپنی گاڑی اسطرح چلائی کہ دوسرے شخص کی گاڑی میں ناجائز طور پر مزاحمت ہوئی۔ اسکی نیت یہ تھی کہ وہ آقا کے فائدہ کیلئے زیادہ مسافرین اپنی گاڑی میں بٹھا سکے۔ قرار دیا گیا کہ آقا ذمہ دار ہے کیونکہ ملازم کا خیال یہ تھا کہ آقا کو فائدہ پہونچے۔ اگر ملازم اپنی ذاتی اغراض کے لئے کوئی کام کرے تو آقا ذمہ دار نہ ہوگا۔

(۱۸) اگر ملازم کوئی ایسا فعل کرے جس کو آقا بھی بطور جائز نہ کرسکتا ہو تو ملازم کے فعل کی ذمہ داری آقا پر نہ ہوئی لیکن جو فعل آقا بطور جائز کرسکتا ہو اُس کے متعلق قیاس کیا جائیگا کہ اُس نے ملازم کو اُس کے کرنیکی اجازت دی ہے۔ اگر ملازم ایسے فعل کی انجام دہی میں ٹارٹ کا ارتکاب کرے تو اُس کی ذمہ داری آقا پر ہوگی۔

(۱۹) ایک ریلوے ملازم نے ایک مسافر کو ایک ڈبّہ سے دھکا دیکر باہر اس خیال سے نکال دیا کہ وہ اُس ڈبّہ میں بیٹھنے کا مستحق نہیں تھا۔ ملازم کا یہ فعل کمپنی کے قواعد کے خلاف تھا۔ مسافر کو مضرّت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ ملازم نے یہ فعل اپنے کاروبار کے اثناء میں کیا اسلیئے کمپنی ذمہ دار ہے۔

(۲۰) ایک کارخانہ اس غرض سے قائم کیا گیا کہ اقساط کی ادائی کے وعدہ پر سامان فروخت کرے۔ ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی قسط ادا نہ ہو تو کارخانہ بطور خود سامان واپس لے سکیگا۔ ایک قسط کے ادا نہ ہونے پر کارخانہ کا منیجر سامان واپس لینے گیا اور اُس نے مدعی پر حملہ کیا۔ قرار دیا گیا کہ منیجر کے فعل کی ذمہ داری کارخانہ پر ہے کیونکہ اُس نے یہ فعل اپنے کاروبار کے اثناء میں کیا۔ (بمبئی جلد ۴۲ صفحہ ۴۲۳ بمبئی لا رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۹۶۷۔ الہ آباد جلد ۴۳ صفحہ ۳۱۹۔ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۴۴۳۔ کلکتہ لا جرنل جلد ۱۳ صفحہ ٦)۔

(۲۱) جماعت متحدہ پر اُن افعال کی ذمہ داری ہے جو اُس کے ملازمین جماعت متحدہ کے کاروبار کے اثناء میں کریں۔ (کلکتہ جلد ۳٦ صفحہ ۹۰۷)۔

(۲۲) مجلس صفائی کے معتمد نے ناجائز طور پر حکمنامۂ قرقی حاصل کرکے مدعی کی جائداد نیلام کی۔ معتمد نے مجلس صفائی کے فائدہ کے لیئے یہ کام کیا۔ قرار دیا گیا کہ مجلس صفائی ہرجہ کی ذمہ دار ہے۔ (الہ آباد جلد ۲٦ صفحہ ۴۸۲)۔

فصل ۲۸

ملازم کا ناجائز طور پر اپنے اختیارات دوسرے شخص کے تفویض کرنا

(۵۴) آقا اون اشخاص کے ٹارٹ کی بابت ذمہ دار نہیں ہے جنھیں ملازم نے بغیر اجازت کے اپنے اختیارات تفویض کیے ہوں۔ یہ ممکن ہے کہ کسی ملازم کو اپنے اختیارات تفویض کرنیکی صریح اور بعض صورتوں میں معنوی اجازت ہو لیکن اگر وہ بغیر ایسی اجازت کے اپنے اختیارات کسی شخص ثالث کے تفویض کرے تو وہ شخص ثالث آقا کا کارندہ نہ ہوگا۔

ملازم کا اپنے اختیارات شخص ثالث کے تفویض کرنا

تمثیلات

(۱) ایک کرایہ کی گاڑی کے کوچوان کو کوتوالی نے حکم دیا کہ وہ گاڑی نہ چلائے کیونکہ وہ نشہ کی حالت میں تھا۔ کوچوان نے ایک راستہ چلنے والے کو گاڑی لیجانے کی اجازت دی۔ اُس کی غفلت سے ایک دوسری گاڑی کو ٹکر ہوئی۔ قرار دیا گیا کہ مالک گاڑی ہرجہ کی بابت ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ وہ شخص جو ٹارٹ کا مرتکب ہوا اُس کا کارندہ نہ تھا۔

(۲) کوچوان غفلت سے اپنی گاڑی ایک لڑکے کی تحویل میں چھوڑ کر چلا گیا۔ کوچوان اور لڑکا مالک گاڑی کے ملازم تھے لیکن لڑکے کو گاڑی چلانے کی ممانعت تھی۔ لڑکے کی غفلت سے ایک دوسری گاڑی کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ آقا ہرجہ کی بابت ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ اُس لڑکے نے وہ فعل اپنی ملازمت کے اثنا میں نہیں کیا۔

(۳) کوچوان نے بغیر اجازت یا ضرورت کے اپنی گاڑی ایک لڑکے کی تحویل میں رکھی۔ لڑکے کی غفلت سے دوسری گاڑی کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ آقا ذمہ دار نہیں ہے۔ ایسی صورت میں قانون معاہدۂ سرکار عالی کی دفعہ ۱۹۱ کا قاعدہ متعلق ہے کہ ملازم معمولاً اپنے اختیارات کسی شخص ثالث کے تفویض نہیں کرسکتا (ناگپور لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۰۱)۔

فصل ۲۹

سرکاری ملازمین

افسر محکمہ ماتحت ملازمین کے افعال کا ذمہ دار نہیں ہے

(۵۵) افسران محکمہ اور دیگر اعلیٰ افسران اپنے ماتحتین کے ٹارٹ کے ذمہ دار نہیں ہیں جن کا ارتکاب اُنھوں نے سرکاری کام کی انجام دہی میں کیا ہو۔ بجز اسکے کہ اُنھوں نے ٹارٹ کے ارتکاب کا خود حکم دیا ہو یا اُس کی ہدایت کی ہو۔ سب سرکاری ملازمین سرکار کے ملازم ہیں نہ کہ افسر محکمہ کے اسلئے کوئی افسر محکمہ اپنے کسی ماتحت کے ٹارٹ کی بابت ذمہ دار نہیں ہے بجز اسکے کہ اُس نے اُس ٹارٹ کے ارتکاب کا حکم دیا ہو یا ہدایت کی ہو۔

سکریٹری آف اسٹیٹ ہند کو خاص احکام کی رو سے جملہ سرکاری ملازمین کے ٹارٹ کی بابت ذمہ دار قرار دیا گیا ہے (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۷۳۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۶۶۔ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۸۹۔ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۳۱۴۔ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۲۸۔ انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۴۔ انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۵۸۔ انڈین کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۷۹۹۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۵۹۴۔ الہ آباد لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۳۰۱۔ انڈین کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۷۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۵ صفحہ ۷۵۴۔ مدراس لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۴۔ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۱)

ممالک محروسہ سرکار عالی میں سرکاری ملازمین کے ٹارٹ کی ذمہ داری سرکار عالی پر عائد نہیں ہو سکتی۔ قانون دعاوی خلاف سرکار نشان (۵) ۱۳۲۲ف کی دفعہ ۲ میں حکم ہے کہ سرکار عالی کے مقابلہ میں کوئی دعویٰ بغیر سرکار عالی کی اجازت کے رجوع نہ ہو سکیگا۔ اور دفعہ ۷ میں اُن صورتوں کی صراحت کی گئی ہے جن میں سرکار عالی اجازت دے سکیگی۔ دفعہ مذکورہ میں حسب ذیل حکم ہے :۔

(۱) اگر دعویٰ کسی جائداد کا ہو جو سرکار عالی نے لی ہو یا اُس کے معاوضہ کیلئے ہو یا ایسی جائداد کا ہو جو کسی معاہدہ کی بنا پر سرکار عالی سے واجب الادا ہو تو مدار المہام سرکار عالی کو اختیار ہوگا کہ دعوے کی سماعت کی اجازت دیں اور اگر مناسب خیال کریں تو بصراحت وجوہ اُس کی سماعت و تجویز کا حکم کسی مجلس خاص کے

اور ایسی سماعت وتجویز سے جو اور قیود مناسب خیال کریں متعلق کریں ؛ سوائے اُن صورتوں کے جنکی اس دفعہ میں صراحت کی گئی ہے یا جنکے لیئے کسی قانون نافذ الوقت میں دعوے کی اجازت ہو سرکار عالی کے مقابلہ میں کوئی دعویٰ رجوع نہیں ہو سکتا۔

فصل ۳

ایسے گتہ دار کی غفلت کی ذمہ داری جسپر اصل مالک کسی قسم کی نگرانی نہ رکھے۔

گتہ دار کی غفلت کی ذمہ داری جب اصل مالک اُسپر نگرانی نہ رکھے۔

(۵۶) جب اصل مالک گتہ دار پر کسی قسم کی نگرانی نہ رکھے اور اُس کو اپنے کام کی انجام دہی میں کامل آزادی دے تو اُس کام کی انجام دہی میں کسی فروعی امر کے متعلق اگر گتہ دار کی غفلت سے کسی شخص کو مضرت پہونچے تو اُس کی ذمہ داری اصل مالک پہ نہ ہوگی لیکن یہ اصول مفصلۂ ذیل مستثنیات کا تابع ہوگا :۔

مستثنیٰ ۱۔ اگر گتہ دار ایسے فعل کے انجام دینے کے لئے مقرر کیا گیا ہو جو ناجائز ہو تو اصل مالک اُس فعل کے نتائج کی بابت ذمہ دار ہے اور اگر گتہ دار اُس فعل کی انجام دہی میں غفلت کا مرتکب ہو تو اُس کی بابت بھی اصل مالک ذمہ دار ہوگا۔

مستثنیٰ ۲۔ اگر کسی قانون یا معاہدہ کی رو سے اصل مالک پر کسی کام کے انجام دینے کی بالذات ذمہ داری ہو اور وہ اُس کام کو کسی گتہ دار کے سپرد کرے تو اصل مالک پر گتہ دار کی غفلت کی یا اُس کام کو نامناسب طریقہ سے انجام دینے کی ذمہ داری ہوگی۔ اصل مالک کسی کارندہ کو مقرر کر کے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔

مستثنیٰ ۳۔ جب وہ کام جس کے انجام دینے کے لئے گتہ دار مقرر کیا گیا ہو امر باعث تکلیف ہو یا معمولی کاروبار کے اثناء میں اُس سے مضرت پہونچنے کا احتمال ہو بجز اسکے کہ مناسب احتیاط عمل میں لائی جائے تو اصل مالک ذمہ دار ہوگا اگر گتہ دار مناسب احتیاط عمل میں نہ لائے۔ یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ملازم کے فعل کی

ذمہ واری جسطرح آقا پر ہے اسطرح آزاد گتہ دار کے فعل کی اصل مالک پر نہیں ہے
آقا کو ملازم پر کامل نگرانی حاصل ہے اور اُس کا یہ فرض ہے کہ وہ ملازم کو اس طرح
اپنا کام نہ انجام دینے دے کہ اُس سے دوسرے اشخاص کو مضرت پہونچے
آقا اپنے ملازم کی ذیلی غفلت کی بابت بھی ذمہ دار ہے ۔
جب کوئی خود مختار گتہ دار کام کرنے کے لیئے مقرر کیا جاتا ہے تو اصل مالک
صرف اُن افعال کی بابت ذمہ دار ہے جنکی اُس نے صراحتاً یا معناً اجازت دی ہو
لیکن جب کسی شخص پر کسی فرض کی انجام دہی واجب ہو تو وہ کسی دوسرے شخص کو
اُس کام کے لیئے مقرر کر کے ذمہ واری سے سبکدوش نہیں ہو سکتا ۔ اس طرح جب
کسی شخص پر کوئی کام کرنا لازم ہو اور وہ اُس کی انجام دہی کے لیئے کوئی کارندہ
مقرر کرے اور وہ کارندہ اُس کام کے مناسب طریقہ سے انجام دینے میں
غفلت کرے تو اصل مالک اُس غفلت کی بابت ذمہ دار ہوگا ۔
جب کوئی شخص ایسا کام انجام دے جس سے خطرہ ہو یا ایسا کام انجام دے کہ اگر اُسکو مناسب احتیاط سے
نہ کیا جائیگا تو اُس سے خطرہ ہوگا اور ایسے کام کی انجام دہی کے لیئے وہ کسی کارندہ کا
تقرر کرے تو اُس کا فرض ہے کہ یہ دیکھے کہ کارندہ مناسب احتیاط سے عمل کر رہا ہے
جب وہ اُس فعل کے کیئے جانے کی اجازت دیتا ہے تو وہ ذمہ داری سے محفوظ
نہیں رہ سکتا اگر کارندہ اُس فعل کو احتیاط سے انجام نہ دے ۔
عام قاعدہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی ایسے فعل یا ترک فعل کی بابت ذمہ دار
نہیں ہو سکتا جو خود اُس نے یا اُس کے ملازمین نے ملازمت کے اثنا میں نہ کیا ہو
اس لیئے اگر کوئی شخص کسی جائز فعل کی انجام دہی کے لیئے کوئی خود مختار گتہ دار
مقرر کرے اور گتہ دار یا اُس کے ملازمین اُس کام کی انجام دہی میں ضمنی طور پر
کوئی ناجائز فعل کریں یا غفلت کے مرتکب ہوں تو اصل مالک ذمہ دار نہ ہوگا ۔
لیکن یہ قاعدہ اُن صورتوں میں متعلق نہیں ہو سکتا جب وہ فعل جس سے مضرت
پہونچی ہو وہی ہو جس کے انجام دینے کے لیئے گتہ دار مقرر کیا گیا ہو اور نہ
اُن صورتوں میں جب گتہ دار کسی ایسے فرض کی انجام دہی کے لیئے مقرر کیا گیا ہو
جو اصل مالک کے ذمہ ہو اور گتہ دار اُس فرض کے انجام دینے میں غفلت کرے جس سے

دوسرے لوگوں کو مضرت پہونچے۔

تمثیلات

(۱) ایک شخص نے ایک کوئلہ کا گودام ریلوے کمپنی سے کرایہ پرلیا۔ اُس گودام میں کوئلہ بھرنے کے لئے اُس نے ایک خود مختار گتہ دار مقرر کیا۔ اُس گودام کا راستہ پلیٹ فارم کے قریب تھا۔ گتہ دار کے ملازمین نے دروازہ اپنی غفلت سے کھلا رکھا۔ ایک مسافر کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ اصل مالک اُس مضرت کی بابت ذمہ دار ہے۔ دروازہ کھولنے کا فعل اصل مالک کا سمجھا جائیگا گو وہ گتہ دار کے ملازمین کے ذریعہ سے کیا گیا۔ ایسی صورت میں اصل مالک کا فرض تھا کہ دروازہ کھولنے کے بعد ایسی احتیاط سے عمل کرتا کہ مسافرین کو مضرت نہ پہونچے۔ اصل مالک محض اسوجہ سے ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہوسکتا کہ اُس نے وہ کام گتہ دار کے سپرد کر دیا تھا۔

(۲) ایک ریلوے کمپنی نے ایک گتہ دار کو شارع عام کے اوپر ایک پل بنانیکا گتہ دیا۔ گتہ دار کے ملازم نے غفلت سے ایک پتھر پھینکا جس سے ایک شخص ہلاک ہوا۔ قرار دیا گیا کہ ریلوے کمپنی ہرجہ کی بابت ذمہ دار نہیں ہے۔ ایسی صورت میں گتہ دار اپنے ملازم کے فعل کی بابت ذمہ دار ہوگا۔

(۳) مجلس صفائی نے سڑک پر موری بنانے کا گتہ ایک ایسے شخص کو دیا جو اُس کام کے انجام دینے کی قابلیت رکھتا تھا۔ گتہ دار نے زمین ایسی بے احتیاطی سے کھودی کہ ایک شخص کے مکان کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ مجلس صفائی ہرجہ کی بابت ذمہ دار نہیں ہے۔ (بنگال لارپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۶۵)۔

(۴) ایک سڑک تیار کرنیکا گتہ گورنمنٹ نے ایک گتہ دار کو دیا۔ گتہ دار کی غفلت کی وجہ سے ایک شخص کی گاڑی ٹوٹ گئی۔ قرار دیا گیا کہ گورنمنٹ ہرجہ کی بابت ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ اصول یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کسی جائز کام کے انجام دینے کے لئے مقرر کرتا ہے تو قیاس یہ کیا جائیگا کہ اُس نے اُس کام کو جائز طریقہ پر انجام دینے کے لئے

مقرر کیا۔ (کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۵)۔

تمثیلات متعلق مستثنیات

(۵) ایک کمپنی کو یہ حق نہیں تھا کہ وہ شارع عام میں مداخلت کرے کمپنی نے ایک گتہ دار کو سڑک میں خندق کھودنے کے لئے مقرر کیا۔ گتہ دار نے غفلت سے کام کیا۔ مدعی خندق میں گر گیا اور اُس کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ اس مضرت کی بابت کمپنی ذمہ دار ہے کیونکہ اُس نے ناجائز فعل کے کئے جانے کا گتہ دیا۔

(۶) مدعی علیہ پر قانوناً ایک پل بنانے کی ذمہ داری تھی۔ مدعی علیہ نے وہ پل ایک گتہ دار کے ذریعہ سے بنوایا۔ وہ پل ایسا ناقص تھا کہ مدعی کی گاڑی ٹوٹ گئی۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار ہے۔ مدعی علیہ پر قانوناً یہ ذمہ داری تھی کہ وہ پل مناسب احتیاط سے بناتا اور وہ اس ذمہ داری سے اس وجہ سے محفوظ نہیں رہ سکتا کہ اُس نے وہ کام گتہ دار کے ذریعہ سے کرایا۔ مستثنیٰ دوم اُس سے متعلق ہے۔

(۷) مجلس صفائی نے سڑک کی مرمت کا کام ایک گتہ دار کے سپرد کیا۔ گتہ دار نے خطرہ سے آگاہ کرنے کے لئے روشنی نہیں کی جس کی وجہ سے مدعی کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ مجلس صفائی ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہے کیونکہ مرمت احتیاط سے کرنے کی اُس پر قانونی ذمہ داری تھی اور وہ اس بنا پر ذمہ داری سے محفوظ نہیں ہو سکتی کہ وہ کام گتہ دار کے ذریعہ سے کرایا گیا۔ (پنجاب رکرڈز بابتہ ۱۸۸۳ء مقدمہ نمبر ۱۰۸)۔

(۸) مجلس صفائی نے شارع عام پر ایک خطرناک مزاحمت کی اجازت دی۔ اُسکی وجہ سے مدعی کو مضرت پہونچی قرار دیا گیا کہ مجلس صفائی ذمہ دار ہے کیونکہ اُسپر یہ قانونی ذمہ داری ہے کہ شارع عام پر خطرناک مزاحمت نہ ہونے دے۔ (کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۵)۔

(۹) مدعی اور مدعی علیہ کے مکانات متصل واقع تھے۔ مدعی کو مدعی علیہ کے

مقابلہ میں حق سہارا حاصل تھا۔ مدعی علیہ نے اپنے مکان کو مسمار کر کے از سر نو تعمیر کرنے کا گتہ دیا۔ گتہ دار نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ وہ مدعی کے مکان کے سہارے کا عارضی انتظام کر دیگا اور اگر اُس کو کوئی مضرّت پہونچے تو اُس کی ذمہ داری اُسپر ہو گی۔ گتہ دار نے ناقص انتظام کیا اور مدعی کے مکان کو مضرّت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار ہے مستثنیٰ سوم اس صورت میں متعلق ہے۔ مدعی علیہ اپنی قانونی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔

(۱۰) مجلس صفائی نے ایک سڑک کی مرمت کے لئے ایک گتہ دار کو مقرر کیا۔ گتہ دار نے سڑک کی مرمت کرنے میں سڑک پر مٹی اور پتھر جمع کئے۔ شب کے وقت روشنی نہ ہونے کی وجہ سے ایک شخص کو مضرّت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ مجلس صفائی اور گتہ دار دونوں ذمہ دار ہیں کیونکہ اس قسم کا خطرہ اُس کام میں ضمنی طور پر پیدا نہیں ہوا بلکہ اس قسم کے کام میں ایسی غفلت معمولاً ہو سکتی ہے۔

(۱۱) ایک شخص نے اپنی ضرورت کے لئے شارع عام پر ایک لمپ لٹکایا۔ اُسکا یہ فرض تھا کہ اسطرح لٹکائے کہ عوام کو کوئی خطرہ نہ ہو۔ اُسکی مرمت کے لئے اُس نے ایک گتہ دار کو مقرر کیا۔ اُس نے کام بے احتیاطی سے کیا اور ایک شخص کو مضرّت پہونچی قرار دیا گیا کہ وہ شخص ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہے کیونکہ ہر حالت میں عوام کو خطرہ سے محفوظ رکھنا اُس کا فرض تھا اور وہ اُس فرض سے اس وجہ سے سبکدوش نہیں ہو سکتا کہ اُس نے گتہ دار سے کام کرایا۔

(۱۲) مدعی علیہ نے اپنی اراضی پر جھاڑ یاں جلانیکے لئے ایک گتہ دار کو مقرر کیا۔ گتہ دار نے آگ لگائی اور وہ آگ مدعی کی اراضی میں پھیل گئی۔ گتہ دار نے مدعی علیہ کی صریح ہدایت کے خلاف عمل کیا لیکن قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار ہے کیونکہ اُسکا فرض تھا کہ یہ دیکھتا کہ گتہ دار مناسب احتیاط سے کام کر رہا ہے۔

(۱۳) جب گتہ دار کو کسی جائز کام کے انجام دینے کے لئے مقرر کیا جائے

اور اصل مالک موزوں شخص کا انتخاب کرے اور اُس پر کسی قسم کی نگرانی
نہ رکھے تو اگر وہ کام اپنی نوعیت کے لحاظ سے خطرناک نہ ہو تو
اصل مالک پر ہرجہ کی ذمہ داری عائد نہ ہوسکیگی۔ (بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۲۹)۔
(۱۴۳) جب کام ایسی نوعیت کا ہو کہ اُس کے انجام دینے میں دوسرے
اشخاص کو خطرہ ہو تو کام احتیاط سے کرنے کی قانونی ذمہ داری ہے۔
ایسی ذمہ داری سے کوئی شخص اس وجہ سے محفوظ نہیں ہوسکتا کہ
اُس نے وہ کام تجربہ کار گتہ دار کے سپرد کیا تھا۔ اصل مالک کا
یہ فرض ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ گتہ دار احتیاط سے کام کر رہا ہے۔
اگر گتہ دار غفلت سے کام کرے اور کسی شخص کو مضرت پہونچے تو
اصل مالک پر ہرجہ ادا کرنے کی ذمہ داری ہوگی۔ (بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۰۷)۔

باب ۷

کسی فریق کی موت یا دیوالیہ قرار دیئے جانے کا اثر

فصل ۳۱

کسی فریق کی موت سے بنائے دعویٰ عام طور پر ساقط ہوجاتی ہے۔

(۵۷) (۱) عام قاعدہ یہ ہے کہ ٹارٹ کی بنا پر دعویٰ کرنے کا حق اور دعویٰ کئے جانے کی ذمہ داری کسی فریق کے فوت ہونے سے ساقط ہوجاتی ہے۔ (بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۷۶۹)۔

موت کا اثر بنائے دعویٰ پر۔

(۲) یہ قاعدہ اُس صورت میں متعلق نہیں ہوتا جب ٹارٹ جس کا متوفی نے ارتکاب کیا ہو مشتمل ہو۔

(الف) مدعی کی جائداد (یا اُس کی قیمت یا مالیت) پر جس کو متوفی اپنے تصرف میں لایا ہو۔ یا

(ب) جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے ٹارٹ پر جس کا ارتکاب متوفی نے فوت ہونے کے چھ مہینے کے اندر کیا ہو۔

یہ قاعدہ اُس صورت میں بھی متعلق نہیں ہوتا جب وہ شخص فوت ہوا ہو جو زندہ رہنے کی صورت میں مدعی ہوتا اور ٹارٹ مشتمل ہو:۔

(الف) اُس مضرت پر جو متوفی کی جائداد غیر منقولہ کو اُس کے فوت ہونے کے چھ مہینے کے اندر پہونچی ہو۔

(ب) اُس مضرت پر جو متوفی کی جائداد منقولہ کو پہونچی ہو۔

(۳) (الف) جب ٹارٹ کا ارتکاب متوفی نے فوت ہونے کے ایک سال کے اندر کیا ہو اور اُس کے زندہ رہنے کی صورت میں اُس کے مقابلہ میں دعوےٰ ہوسکتا تو دعویٰ اُس کے اوصیا۔ مہتمان ترکہ۔ ورثا یا قائم مقامان کے مقابلہ میں ہوسکیگا۔

(ب) جب ٹارٹ کا ارتکاب متوفی کے فوت ہونے کے

ایک سال کے اندر رہا ہو جس کی بابت وہ زندہ رہنے کی صورت میں دعویٰ کر سکتا اور جس سے اُس کی جائداد کو مالی نقصان پہونچا ہو تو اُس کے اوصیا یا مہتمان ترکہ۔ ورثا یا قائم مقام ان دعویٰ کر سکیں گے۔

(ج) استثنیٰ۔ اوصیا یا مہتمان ترکہ کو مفصلۂ ذیل صورتوں میں نہ دعوے کرنیکا حق ہوگا نہ اُن کے مقابلہ میں دعویٰ کیا جاسکیگا:۔

(۱) جب ٹارٹ ازالۂ حیثیت عرفی یا حملہ پر مشتمل ہو جنکی تعریف مجموعۂ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی میں کی گئی ہے۔ یا

(۲) جب ٹارٹ کسی جسمانی مضرت پر مشتمل ہو جو متوفی کی ہلاکت کی باعث نہ ہوئی ہو۔ یا

(۳) جب فریق کے فوت ہونے کے بعد دادرسی مستدعیہ سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا یا اُس کا عطا کرنا بے سود ہوگا۔

جب شخص متضرر فوت ہوا ہو تو یہ اصول کہ "ذاتی وعادی شخص مستحق کے فوت ہونے پر ساقط ہو جاتے ہیں" صرف اُن ٹارٹ سے متعلق ہوتا ہے جو محض ذاتی نوعیت کے ہیں۔ مثلاً ازالۂ حیثیت عرفی اور حملہ۔ وہ قاعدہ اُس صورت میں متعلق نہیں ہوتا جب متوفی کی ذاتی جائداد کو نقصان پہونچا ہو۔ جب شخص متوفی نے کسی ناجائز فعل کا ارتکاب کیا ہو تو کسی صریح یا معنوی معاہدہ کی خلاف ورزی کے قطع نظر متوفی کی جائداد پر ذمہ داری صرف اُس صورت میں عائد ہو سکتی ہے جب متوفی نے کسی دوسرے شخص کی جائداد کو اپنے تصرف میں لاکر اپنی جائداد یا سرمایہ میں داخل کیا ہو۔ (مدراس لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۲۵۵)۔

تمثیلات

(۱) جب مدعی علیہ نے مدعی کے نشان تجارت کی خلاف ورزی کی تو مدعی کے فوت ہونے کے بعد اُس کے اوصیا یا مہتمان ترکہ اُس خلاف ورزی کو روکنے کے لئے دعویٰ رجوع کر سکتے ہیں یا اگر مدعی نے دعوے اپنی زندگی میں رجوع کر دیا ہو تو اُس دعوے کو چلا سکتے ہیں۔

(۲) مدعی علیہ نے مدعی کے حق نشان تجارت کے متعلق کینہ سے جھوٹ بیانات شائع کئے جس سے مدعی کو مضرت پہونچی یہ بیانات مدعی کی نسبت ازالہ حیثیت عرفی کی حد تک پہونچتے تھے اور ان سے مدعی کی جائداد نسبت نشان تجارت پر بھی حملہ ہوتا تھا مدعی فوت ہوگیا - قرار دیا گیا کہ جس حد تک کہ ازالہ حیثیت عرفی کا تعلق ہے دعوے ساقط ہوگیا لیکن مدعی کی جائداد نسبت نشان تجارت پر جو حملہ ہوا ہے اس کی بابت اس کے اوصیاء و مہتمان ترکہ دعوے کر سکتے ہیں - اور خاص نقصان ثابت کرنے پر وہ ہرجہ پا سکیں گے -

(۳) ایکٹ (۱۲) ۱۸۵۵ء کے احکام صرف ان دعاوی سے متعلق ہیں جو قائم مقامان قانونی رجوع کریں - جو دعاوی شخص متضرر یا مرتکب ٹارٹ کی زندگی میں رجوع ہو چکے ہوں وہ ان کے فوت ہونے پر ساقط ہو جاتے ہیں (کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۰۶ - مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۸۷ - بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۷۷)-

(۴) دعوے کے سقوط کا قاعدہ اس صورت میں متعلق ہوگا جب شخص مرتکب ٹارٹ فوت ہوگیا ہو اور اس کے اسٹیٹ کو اس ٹارٹ سے کوئی فائدہ نہ پہونچا ہو - (مدراس لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۱۸۰ - مدراس لا جرنل جلد ۲۳ - صفحہ ۲۵۵)-

(۵) جب مدعی علیہ کی زندگی میں اس کے خلاف ڈگری صادر ہوگئی ہو تو بنائے دعوے ڈگری میں ضم ہو جاتی ہے اور مدعی علیہ کا قائم مقام قانونی مرافعہ کر سکتا ہے تاکہ وہ جائداد کو ڈگری کی ذمہ داری سے محفوظ کر سکے - (بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۵۹۷ - مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۹۹ - انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۹۳۷)-

فصل ۳۲

دیوالیہ قرار دیئے جانے کا اثر

دیوالیہ قرار دیئے جانیکا اثر

(۵۸) (۱) جب کسی ایسے شخص کو جو دیوالیہ قرار دیا گیا ہو ٹارٹ کی بابت کوئی بنائے دعوے ہو تو اس کے دیوالیہ قرار دیئے جانے سے

اُس حق پر اثر نہ پڑے گا بجز اس کے کہ ٹارٹ ایسی نوعیت کا ہو کہ اُس سے دیوالیہ کی جائداد کو واقعی نقصان پہونچا ہو اور اُس صورت میں ایسا حق اُس کی جائداد کے اُمناء کو حاصل ہو جائیگا۔

(۲) جب ٹارٹ کی بنا پر کسی ایسے شخص کے مقابلہ میں بنائے دعویٰ ہو جو دیوالیہ قرار دیا گیا ہو تو بنائے دعوے مدعی علیہ کے دیوالیہ قرار دیئے جانیسے ساقط نہیں ہوتی لیکن مدعی دیوالیہ کے اُمناء کے مقابلہ میں ہرجہ نہیں پا سکتا۔

تمثیلات

(۱) دیوالیہ ازالہ حیثیت عرفی یا حملہ کی بابت ہرجہ کا دعویٰ کر سکتا ہے اور جو ہرجہ اُس کو ملے وہ اپنے ذاتی تصرف میں لا سکتا ہے۔

(۲) جب مداخلت بیجا اور مال ضبط کرنے اور ذاتی رنج و تکالیف کی بابت مدعی نے دعوے کیا اور یہ تسلیم کیا گیا کہ اراضی یا مال کو کوئی مضرت نہیں پہونچی تو قرار دیا گیا کہ مدعی کے دیوالیہ قرار دیئے جانے پہ ہرجہ پانے کا حق مدعی کے اُمناء کو حاصل نہ ہوگا۔

(۳) جب دیوالیہ کی جائداد کو مضرت پہونچی ہو تو ہرجہ پانے کا حق دیوالیہ کے اُمناء کو حاصل ہو جائیگا کیونکہ اُس کے مستحق دیوالیہ کے دائنین ہیں۔ جب اُس کو کوئی ذاتی حق حاصل ہو تو وہ اپنے ذاتی فائدہ کے لئے دعوے کر سکیگا لیکن جب ٹارٹ سے جائداد کو نقصان پہونچا ہو تو وہ ذاتی فائدہ کے لئے دعوے نہیں کر سکتا۔

فصل ۳۴

جب کوئی شخص ٹارٹ سے فوت ہو گیا ہو تو اُسکے قائم مقامان کو حق دعوے

(۵۹) (۱) جب کوئی شخص کسی ناجائز فعل۔ غفلت یا قصور سے ایسے حالات میں کسی شخص کی ہلاکت کا باعث ہو کہ اگر ہلاکت وقوع میں نہ آتی تو شخص متضرر ہرجہ کا دعوے کرنیکا مستحق ہوتا تو مرتکب ٹارٹ کے

قائم مقامان کو حق دعوے جب کوئی شخص ٹارٹ سے فوت ہو گیا ہو۔

مقابلہ میں ہرجہ کا دعوے ہوسکیگا گو اُس کا فعل سنگین جرم کی حد تک پہونچتا ہو۔ (ایکٹ ۱۳ ۱۸۵۵ء دفعہ ۱)۔

(۲) ایسا دعوے شخص متوفی کی بیوی۔ شوہر۔ والدین اور بچّوں کے فائدہ کیلئے رجوع ہونا چاہیئے اور دعوے شخص متوفی کے وصی یا مہتمم ترکہ کی جانب سے یا اُس کے نام سے رجوع ہونا چاہیئے۔ (ایکٹ ۱۳ ۱۸۵۵ء دفعہ ۱)۔

(۳) اگر کوئی ذاتی قائم مقام نہ ہو یا اگر وہ چھ مہینے کے اندر دعویٰ رجوع نہ کرے تو دعوے اُن جملہ اشخاص یا اُن میں سے کسی کی جانب سے یا اُن کے نام سے رجوع ہوسکیگا جن کے فائدہ کے لئے ذاتی قائم مقام دعوے کر سکتا۔

(۴) جو ہرجہ وصول ہو وہ مقدمہ کے ایسے اخراجات منہا کرنے کے بعد جو مدعی علیہ سے وصول نہ ہوئے ہوں جملہ حقدار اشخاص میں اُس نسبت سے تقسیم کیا جائیگا جس کی فیصلہ میں صراحت ہو۔ ایسی نسبت اِس اصول پر قائم کیجائیگی کہ شخص حقدار کو متوفی کی ہلاکت سے کسقدر نقصان پہونچا ہے۔ (ایکٹ ۱۳ ۱۸۵۵ء دفعہ ۱)۔

(۵) ایسی ہلاکت کی بابت صرف ایک دعوے رجوع ہوسکیگا اور دعویٰ تاریخ ہلاکت کے ایک سال کے اندر رجوع کیا جانا چاہیئے۔ (ایکٹ ۱۳ ۱۸۵۵ء دفعہ ۲)

مفصلہ ذیل اُمور یاد رکھنے کے قابل ہیں:۔

(۱) ایسا دعوے اُسوقت تک رجوع نہیں ہوسکتا جب تک حالات ایسے نہ ہوں کہ اگر شخص متوفی اُس ٹارٹ سے ہلاک نہ ہوتا تو وہ خود ہرجہ کا دعوے کرسکتا۔ ایسے دعوے میں یہ جوابدہی ہوسکیگی کہ ہلاکت متوفی کی امدادی غفلت کی وجہ سے وقوع میں آئی۔ اُس صورت میں بھی دعوے نہ ہوسکیگا جب متوفی کے مقابلہ میں اُس کی زندگی میں میعاد عارض ہوچکی ہو یا اُس نے مضرت کی بابت معاوضہ قبول کرلیا ہو یا دعوے نہ کرنے کا اقرار کیا ہو۔

(۲) دعوے صرف شوہر۔ بیوی۔ والدین اور بچّوں کے فائدہ کیلئے رجوع ہوسکتا ہے۔ والدین میں دادا یا دادی داخل ہیں خواہ حقیقی ہوں یا علاتی۔ بچّہ میں پوتا یا پوتی داخل ہیں خواہ حقیقی ہوں یا علاتی اور ایسا بچہ بھی داخل ہے جو رحم مادر میں ہو۔

(۳) متوفی کی ہلاکت سے دعویداروں کو کوئی مالی نقصان ہوا ہو۔ مالی نقصان سے دنیوی نقطۂ نظر سے مادی نقصان مراد ہے۔ مالی فائدہ کی یا تعلیم کی آئندہ اُمید کا فی مالی نقصان ہے۔ خیرات کے طور پر جو مدد دی جاتی ہو وہ بھی کافی ہے۔

(۴) جب شخص متوفی کی کوئی آمدنی نہ ہو تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اُسکی ہلاکت سے کوئی مالی نقصان ہوا۔ ہلاکت سے جو رنج پہنچا ہے یا تجہیز و تکفین کے جو اخراجات ہوئے ہیں وہ قابل لحاظ نہ ہونگے۔ (مدراس لاٹائمس جلد ۴ صفحہ ۲۳۸)۔

(۵) جب متوفی نے اپنی زندگی میں کوئی معاوضہ قبول کر لیا ہو تو قائم مقامان کو حق دعوے باقی نہیں رہتا۔

(۶) ہرجہ کا تعین کرنے میں وہ رقم قابل لحاظ نہ ہوگی جو شخص متوفی کے قائم مقامان کو بیمہ کی بابت وصول ہو چکی ہو۔

(۶) عدالت اس امر کی صراحت کریگی کہ معاوضہ کی رقم سے ہر شخص حقدار کس نسبت سے پائیگا۔ (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ (فیصلہ جات ابتدائی) صفحہ ۱۳۔ انڈین کیسز جلد ۲۰ صفحہ ۴۲۵)۔

بچّہ کی ہلاکت کی بابت ہرجہ کا تعین کرنے میں بچّہ اور والدین کے حالات پر اور اُن اخراجات پر لحاظ کرنا ہوگا جو والدین کو بچّہ کے نفقہ کے لئے ضروری ہوتے۔ تجہیز و تکفین کے اخراجات کا لحاظ نہیں کیا جا سکتا۔ (بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۵)۔ متبنیٰ بیٹا دعوے کر سکتا ہے۔ (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۱۳۔ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۴۷۹)۔

عدالت فوجداری کے فیصلہ پر عدالت دیوانی لحاظ نہیں کر سکتی۔ لیکن عدالت فوجداری کی کارروائی کا عدالت دیوانی اس غرض سے معائنہ کر سکتی ہے کہ اُس شہادت کے متعلق رائے قائم کرے جو اُس کے روبرو پیش ہوئی ہو۔ پنجاب رکرڈز بابت سنہ ۱۹۱۲ء مقدمہ نمبر ۱۱۷)۔

باب ۸
ٹارٹ کے دعاوی میں ہرجہ
فصل ۳۴

جسمانی مضرت کی بابت ہرجہ

جسمانی مضرت کی بابت ہرجہ۔

(۶۰) جسمانی مضرت یا ازالۂ حیثیت عرفی کی بابت ہرجہ کا تعین کرنے کے لئے کوئی مقررہ قاعدہ نہیں ہے لیکن مفصلۂ ذیل اُمور کا لحاظ رکھنا چاہیئے:۔

(۱) ہرجہ کی رقم ضرورت سے زیادہ اور نامناسب نہ ہو۔

(۲) ناقابل لحاظ اُمور پر غور نہ کرنا چاہیئے۔

(۳) جملہ ضروری اور اہم اُمور کا لحاظ کیا جانا چاہیئے۔

(۴) ازالۂ حیثیت عرفی۔ حبس بیجا اور کینہ سے فوجداری کارروائی رجوع کرنے کے مقدمات میں صرف مالی نقصان کا نہیں بلکہ شخص متضرر کو جو صدمہ پہنچا ہے اُس کا بھی لحاظ کیا جائیگا۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۸۹۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ا صفحہ ۵۳۷)۔

(۵) جب مضرت جسمانی عام مقام میں پہنچائی جائے تو شخص متضرر کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے اور ہرجہ کی مقدار زیادہ ہونی چاہیئے۔

فصل ۳۵

جائداد کو مضرت کی بابت ہرجہ

جائداد کو مضرت کی بابت ہرجہ۔

(۶۱) (۱) جائداد کو مضرت کی بابت ہرجہ کا تعین اس اُصول پر کیا جائیگا کہ مدعی علیہ کے ناجائز فعل سے جائداد کی مالیت میں جو کمی ہوئی ہے اُس کا معاوضہ ہو سکے اور اُس میں وہ اخراجات بھی داخل ہونگے جو اُس فعل سے قدرتاً اور بلحاظ ضرورت عائد ہوئے ہوں۔

(۲) اراضی پر مداخلت بیجا کے دعاوی میں ہرجہ کا معیار وہ نقصان ہے جو مدعی علیہ کے ناجائز فعل سے مدعی کو پہنچا ہو نہ کہ وہ فائدہ جو مدعی علیہ کو ہوا ہو۔

(۳) جب ناجائز فعل یہ ہو کہ مدعی علیہ نے مدعی کو کسی مال سے محروم کیا ہو تو ہرجہ اُس مال کی قیمت بازار کے لحاظ سے دلایا جائیگا جو بوقت ارتکاب ناجائز فعل ہو۔

(۴) جب ناجائز فعل کا یہ نتیجہ ہو کہ مدعی عارضی طور پر کسی مال کے استعمال سے محروم کیا گیا ہو تو ہرجہ اُس استعمال کی قیمت کے لحاظ سے دلایا جائیگا جس سے وہ محروم کیا گیا ہو۔

(۶۲) جب کسی مال کا تصرف بیجا کیا گیا ہو تو خاص نقصان ثابت نہ ہونیکی صورت میں مدعی کو وہ قیمت بازار دلائی جائیگی جو اُس مال کی اُس دن ہو جب تصرف بیجا کیا گیا ہو۔ (الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۳۔ الہ آباد لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۱۴۴ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۶۔ الہ آباد ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۲۰۰۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ فیصلہ جات ابتدائی صفحہ ۱۴۰۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۷۰۔ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۷۵۷۔)

مال کا تصرف۔

جب تصرف بیجا اس امر پر مشتمل ہو کہ کوئی مال شخص مُحق کو حوالہ کرنے سے انکار کیا جائے تو ہرجہ کا تعین تاریخ انکار پر اُس مال کی قیمت بازار کے لحاظ سے کیا جائیگا۔

(۶۳) جب مدعی علیہ نے مدعی کی اراضی پر خندق کھودی تو قرار دیا گیا کہ اُس اراضی کی قیمت میں جو اُس خندق کھودنے کیوجہ سے کمی ہوئی اُسکے لحاظ سے ہرجہ دلایا جائیگا نہ کہ اُس خرچ کے لحاظ سے جو اوس کو بھرنیکے لئے ضروری ہو۔

اراضی پر مداخلت بیجا۔

جب مدعی علیہ نے ناجائز طور پر مدعی کی معدن سے کوئلہ لیا تو قرار دیا گیا کہ ہرجہ کا تعین اُس قیمت کے لحاظ سے کیا جائیگا جو کوئلہ کی معدن کے باہر ہو۔ البتہ واقعی اخراجات منہا کر دئیے جائینگے۔

فصل ۳۶

مرتکب ٹارٹ کے مقابلہ میں اُس شے کی مالیت کے متعلق قیاس جسکا اُس نے تصرف بیجا کیا ہو

(۶۴) جب کوئی شخص کسی مال کو ناجائز طور پر اپنے تصرف میں لایا ہو تو یہ قیاس کیا جائیگا کہ وہ اعلیٰ ترین قسم کا تھا۔

مرتکب ٹارٹ کے مقابلہ میں شے کی مالیت کے متعلق قیاس

تمثیل

(۱) جب ایک جوہری نے ناجائز طور پر مدعی کا ہیرا واپس کرنے سے انکار کیا تو قرار دیا گیا کہ اُس کے خلاف یہ قیاس کیا جائیگا کہ وہ بہترین قسم کا تھا۔ (آرمیری بنام ڈیلومیرا سمتھ لیڈنگ کیسنر جلد ۱ صفحہ ۳۵۶ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۶ - ۵ - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ فیصلہ جات مرافعہ صفحہ ۸۹)۔

(۲) مدعی کی ایک موتیوں کی مالا لے لیگئی - اُسکا ایک حصہ مدعی علیہ کے پاس سے برآمد ہوا - قرار دیا گیا کہ یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ پوری مالا اُس کے ہاتھ میں آئی -

فصل ۳۷

نقصان جو ٹارٹ سے قدرتی طور پر پہونچا ہو۔

(۶۵) جب کسی ٹارٹ سے کوئی خاص نقصان قدرتی طور پر پہونچا ہو تو اُسکی بابت ہرجہ طلب کیا جاسکتا ہے لیکن کسی اور صورت میں نہیں طلب کیا جاسکتا -

نقصان جو ٹارٹ سے قدرتی طور پر پہونچا ہو -

تمثیلات

(۱) جب کسی شخص کو ناجائز طور پر جسمانی مضرت پہونچائی گئی ہو جس کی وجہ سے وہ اپنا کاروبار نہ کرسکا ہو تو کاروبار نہ کرنیکی وجہ سے اُسکو جو مالی نقصان ہوا وہ اُس مضرت کا قدرتی نتیجہ تصور کیا جائیگا اور وہ بطور ہرجہ دلایا جاسکتا ہے -

(۲) جب ٹارٹ کا قدرتی نتیجہ یہ ہو کہ مدعی کو دماغی صدمہ پہونچے تو اُس صدمہ کی بابت ہرجہ ولایا جائیگا۔

(۳) اخراجات طبی ولائے جا سکتے ہیں جبکہ طبیب کو مدعی سے اُن کے وصول کرنیکا قانوناً حق حاصل ہو۔

(۴) جب فوجداری کارروائی کینہ سے کیگئی ہو تو اُس کی بابت ہرجہ دلانیں وہ اخراجات ولائے جاسکتے ہیں جو مدعی کو فوجداری مقدمہ کی جوابدہی میں عائد ہوئے ہوں۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۳۴۴۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۱۰۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۶۲۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۵۴۷۔ انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۴۸۸۔) لیکن مدعی نے مدعی علیہ کے مقابلہ میں عدالت فوجداری میں جو مقدمہ رجوع کیا ہو اُس کے اخراجات وہ بطور ہرجہ کے نہیں پاسکتا۔ (الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۶۔ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۳۲۹)۔

(۵) ایک شخص نے ایک گائے یہ ظاہر کر کے فروخت کی کہ وہ مرض وبائی میں مبتلا نہیں ہے حالانکہ وہ جانتا تھا کہ وہ مرض میں مبتلا ہے۔ خریدار نے اُس گائے کو اُس مقام پر رکھا جہاں اُس کی پانچ گائیں اور تھیں۔ مرض وبائی سے وہ پانچوں گائیں بھی مرگئیں۔ قرار دیا گیا کہ اُن پانچوں گایوں کی قیمت بطور ہرجہ وصول کی جاسکتی ہے کیونکہ وہ مدعی علیہ کے فعل کا قدرتی نتیجہ تھا۔

فصل ۳۸

نقصان جس کے پہونچنے کا احتمال ہے

نقصان جس کے پہونچنے کا احتمال ہو۔

(۶۶) مدعی علیہ کے ٹارٹ سے مدعی کو جس نقصان کے پہونچنے کا احتمال ہو اوس کی بابت ہرجہ ولایا جائیگا۔

تمثیلات

(۱) ایک شخص کو جو امتحان انجنیری میں کامیاب تھا اور ابھی ملازم نہیں ہوا تھا

مدعی علیہ کے ناجائز فعل سے ایسی جسمانی مضرت پہونچی کہ وہ انجنیری کا کام انجام دینے کے ناقابل ہوگیا۔ قرار دیا گیا کہ ہرجہ کا تعین اوس رقم کے لحاظ سے کیا جائیگا جو وہ بحیثیت انجنیر پیدا کرتا۔

(۲) جب نشان تجارت کے متعلق ازالہ حیثیت عرفی کا ارتکاب کیا گیا ہو تو ہرجہ کا تعین کرنے میں اوس نقصان کا لحاظ رکھا جائیگا جو اُس ازالہ حیثیت عرفی سے مدعی کو آیندہ پہونچیگا۔

(۳) جب ایک ہی ٹارٹ سے جائداد کو نقصان پہونچے اور جسمانی مضرت بھی پہونچے تو ہر نقصان کی بابت ہرجہ کی کارروائی علیحدہ علیحدہ کیجا سکتی ہے۔

(۴) جب فعل ناجائز کا تسلسل ہو تو ہر ناجائز فعل سے جدید بنائے دعوے پیدا ہوتی ہے۔

(۵) جب معدن میں کام اسطرح کیا گیا ہو کہ پڑوسی کے حق سہارا پر اثر پڑے تو بنائے دعوے وہ نقصان ہے جو مدعی علیہ کے ناجائز فعل سے پہونچتا ہے۔ جب ایک مرتبہ نقصان پہونچا ہو اور اُسکی بابت ہرجہ وصول کیا جا چکا ہو اور بغیر کسی جدید ناجائز فعل کے سابقہ فعل کی وجہ سے جدید نقصان پہونچے تو مدعی کو جدید بنائے دعوے پیدا ہوگی اور وہ ہرجہ پاسکیگا (اپیل کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۷)۔

(۶) جب مدعی علیہ نے مدعی کو صرف اراضی کے قبضہ سے ہی محروم نہیں کیا بلکہ پھلوں کے درخت اور چوبینہ کو کاٹ ڈالا تو اوسکو وہ رقم دلائی گئی جو آیندہ پھلوں اور چوبینہ سے وصول ہوسکتی تھی۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۲ - انڈین کیسز جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۴)۔

(۷) جب مدعی علیہ نے ایک تالاب کا بند کاٹ ڈالا جسکی وجہ سے مدعی کی اراضی میں طغیانی ہوگئی اور وہ کاشت نہ کرسکا تو قرار دیا گیا کہ کاشت نہ کرنے کی وجہ سے جو نقصان ہوا وہ بطور ہرجہ کے دلایا جاسکتا ہے۔ (ویکلی رپورٹر بابت سنہ ۱۸۶۴ عیسوی۔ صفحہ ۳۶۵)۔

فصل ۳۹

فریقین کے طرزعمل سے ہرجہ میں اضافہ یا کمی ہوسکتی ہے۔

(۶۷) ہرجہ کا تعین کرنے میں جملہ حالات اور فریقین کے طرزعمل کا لحاظ کیا جائیگا اور یہ دیکھا جائیگا کہ کس فریق کا قصور ہے۔ (ویکلی رپورٹر جلد ، صفحہ ۱۰۵)۔

ہرجہ کا تعین کرنےمیں فریقین کے طرزعمل کا لحاظ کیا جائیگا۔

تمثیلات

(۱) جب کسی لڑکی سے شادی کرنے کے وعدہ سے ملاقات کیجائے اور شادی کیئے بغیر اوسکو پھسلایا جائے تو ایسی صورت میں ہرجہ زیادہ دلایا جائیگا۔

(۲) جب عورت بدچلن ہو یا آزادی کے ساتھ مرد کو موقع دے، تو اوسکے پھسلانے کی بابت ہرجہ کم دلایا جائیگا۔

(۳) جب ازالہ حیثیت عرفی کی بابت دعوے ہو اور جوابدہی یہ کیجائے کہ جو بیانات کیئے گئے ہیں وہ صحیح ہیں اور جوابدہی ثابت نہ ہو تو ایسی جوابدہی زیادہ ہرجہ دلانے کے لیئے کافی وجہ ہوگی۔

(۴) ازالہ حیثیت عرفی کی بابت ہرجہ کے دعوے میں مدعی کا بُرا چال چلن ہرجہ کی مقدار میں تخفیف کی غرض سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔ ایسی صورتمیں بُرے چال چلن کی عام شہرت ثابت کی جاسکتی ہے لیکن یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ ازالہ حیثیت عرفی کی اشاعت کے قبل یہ افواہ تھی یا یہ شبہ تھا کہ وہ اُن افعال کا مرتکب ہوا ہے جن کی مضمون مزیل حیثیت عرفی میں صراحت ہے۔

(۵) جب مداخلت بیجا کا ارتکاب شرارت سے کیا جائے اور مدعی کی توہین کیجائے تو ہرجہ زیادہ دلایا جائیگا۔

فصل ۴

بیمہ کی جو رقم ملنے والی ہو اوس کا لحاظ نہ کیا جائیگا۔

(۶۸) جسمانی مضرت یا جائداد کو نقصان پہونچانے کی بابت ہرجہ کے دعوے میں اس امر کا لحاظ نہ کیا جائیگا کہ مدعی کو بیمہ کی بابت کسقدر رقم وصول ہو چکی ہے یا وصول ہونیوالی ہے۔

بیمہ کی رقم قابل لحاظ نہ ہو گی۔

باب ۹

ٹارٹ کے تسلسل کو روکنے کے لیئے حکم امتناعی۔

فصل ۱۴

مضرت جس کا چارہ کار حکم امتناعی ہے

حکم امتناعی کب جاری کیا جاسکتا ہے۔

(۶۹) (۱) جب جائداد یا جسم کے متعلق کوئی قانونی حق ہو تو اوس حق کی خلاف ورزی کے لیئے حکم امتناعی جاری کیا جائیگا۔ جب مضرت ایسی نوعیت کی ہو کہ عطائے ہرجہ سے کافی دادرسی نہ ہوسکتی ہو یا جب دادرسی کے لیئے متعدد دعاوی کی ضرورت ہو۔ (بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ - بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۰ - بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۳۵۷ - بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۲۹۸ - بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۳۱۹ - الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۴۹۹ - مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۴۰۹ - مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۱۵ - مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۱۷۱ - کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۲ - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۱ صفحہ ۸۵ - انڈین کیسنر جلد ۴۱ صفحہ ۲۶۷ - ناگپور لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۸۲ - ناگپور لارپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۷۹ - بمبئی لارپورٹر جلد ۶ صفحہ ۴۱ - بمبئی لارپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۲۳ - انڈین کیسنر جلد ۸ صفحہ ۶۸۷ - الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۸۰)۔

حکم امتناعی کے بجائے ہرجہ۔

(۲) عدالت کو اختیار حاصل ہے کہ بجائے حکم امتناعی کے ہرجہ تجویز کرے اور جب مفصلۂ ذیل چار اجزا موجود ہوں تو عدالت ہرجہ تجویز کریگی یعنی جب مدعی کے حقوق کو جو مضرت پہونچی ہو وہ (۱) خفیف ہو۔ (۲) زر نقد سے معاوضہ ہوسکتا ہو۔ (۳) تھوڑی رقم کی ادائی سے کافی دادرسی ہوسکتی ہو۔ اور (۴) حکم امتناعی جاری کرنیسے مدعی علیہ پر بیجا سختی ہوگی۔ (سندھ لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۵ - بمبئی لارپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۹۰۵)۔

حکم امتناعی عارضی

(۳) مدعی حکم امتناعی عارضی کا مستحق صرف اُس صورت میں ہوگا جب عدالت کو

اس امرکا اطمینان ہو کہ مقدمہ کی تحقیقات کے وقت دراصل کسی نزاع کا تصفیہ کرنا ہے اور جو واقعات کہ پیش ہوئے ہیں اون کے مدنظر مدعی غالباً کسی دادرسی کا مستحق ہے۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۶ متفرق صفحہ ۱۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۶۰۔ الہ آباد لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۵۲۷۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۳۰۸)۔

(۴) ازالۂ حیثیت عرفی کی اشاعت روکنے کے لیئے حکم امتناعی عارضی جاری کیا جاسکیگا گو اوس سے مدعی کی چال وچلن پر اثر پڑتا ہو نہ کہ اوس کے کاروبار پر۔ لیکن ازالۂ حیثیت عرفی کی اشاعت روکنے کے لیئے حکم امتناعی صرف صریح اور صاف صورتوں میں جاری کیا جائیگا۔ حکم امتناعی کے متعلق احکام قانون دادرسی خاص ممالک محروسہ سرکارعالی نشان (۷) ۱۳۱۷ف کے باب (۸) میں درج کئے گئے ہیں اور حکم امتناعی عارضی کے متعلق احکام مجموعۂ ضابطۂ دیوانی سرکارعالی نشان (۳) ۱۳۲۳ف کے باب (۳۸) میں درج ہیں۔

ازالۂ حیثیت عرفی کی اشاعت کو روکنے کیلئے حکم

انگلستان کے قانون کی رو سے حکم امتناعی حاصل کرنیکا حق بادی النظر میں ایسا حق ہے جو مدعی کو یہ ثابت کرنے سے حاصل ہوجاتا ہے کہ اوس کو کوئی مادی مضرت پہونچی ہے جب تک کہ ایسے حالات ظاہر نہ کئے جائیں جن سے وہ اوس بادی النظری حق سے محروم کیا جائے لیکن ہندوستان کے قانون کی رو سے حکم امتناعی جاری نہ کیا جائیگا اگر معاوضہ زر نقد کافی دادرسی ہو۔ (مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۱۔ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۲۔ سندھ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۹۵۸)۔

تمثیلات

(۱) جب مدعی علیہ امر باعث تکلیف کا مرتکب ہو اور مدعی نے اوس نقصان کی بابت جو اوس کو پہونچا ہو ڈگری حاصل کرلی ہو تو حکم امتناعی جاری کیا جاسکیگا کیونکہ ایسا حکم اگر جاری نہ کیا جائے تو مدعی کو نقصان مابعد کی بابت دعوی رجوع کرنا ہوگا اور انسداد تواتر مقدمات کے لیئے اوس کی ضرورت ہے۔ (بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۷۳۵)۔

(۲) جب مدعی کو حق روشنی حاصل ہو اور مدعی علیہ اسطرح اپنی اراضی پر

تعمیر کرے کہ مدعی کے حق روشنی پر مضر اثر پڑے تو حکم امتناعی جاری کیا جاسکیگا کیونکہ معاوضہ زرنقد کافی دادرسی نہ ہوگا۔ (بمبئی جلد ۸ صفحہ ۹۵ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۲ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۴۔ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۷۰۴۔ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۹۔ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۳۲۷۔ انڈین کیسیز جلد ۴ صفحہ ۴۲۵۔ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۹۶۱۔ انڈین کیسیز جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۳)۔

(۳) جب محکمۂ صفائی کی کوئی موری امر باعث تکلیف ہو تو اوسکے متعلق حکم امتناعی حاصل نہیں کیا جاسکتا لیکن جن اشخاص کو مضرت پہونچے وہ ہرجہ کا دعوے کرسکتے ہیں۔ موری کے بند کرنیکا حکم نہیں دیا جاسکتا کیونکہ محکمۂ صفائی پر موری کا قائم رکھنا لازمی ہے۔

(۴) جب ازالۂ حیثیت عرفی جرم کی حد تک پہونچتا ہو تو بھی اوسکی اشاعت روکنے کے لیئے حکم امتناعی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ گو اوس سے مدعی کی جائداد کو کچھ نقصان نہ پہونچتا ہو۔ قانون دادرسی خاص سرکار عالی نشان (۷)، ۱۳۱۷ف دفعہ ۴۳ تمثیل (۵) بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۳۲)۔

فصل ۴۲

ٹارٹ کا تواتر عوام کی سہولت کی وجہ سے جائز نہیں ہوسکتا

ٹارٹ کا تواتر عوام کی سہولت کیوجہ سے جائز نہیں ہوسکتا

(۷۰) حکم امتناعی صادر کرنے سے اس بناء پر انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اوس کے صادر کرنے سے عوام کو مضرت پہونچیگی۔

تمثیلات

(۱) شہر کے باشندوں کے مکانات کی موریاں ندی میں گرتی تھیں۔ جن اشخاص کو ندی میں مچھلیوں کے شکار کا حق تھا اونھوں نے دعویٰ کیا کہ موریوں کی وجہ سے ندی کا پانی پینے کے قابل نہیں رہا اور مچھلیاں

وہاں نہیں رہ سکتیں۔ شہر کے باشندوں کو کسی قانون کی رو سے یہہ حق نہیں دیا گیا تھا کہ وہ اپنے مکانات کی موریاں ندی میں ڈال سکیں۔ قرار دیا گیا کہ شہر کے باشندوں کو حکم امتناعی دیا جا سکتا ہے کیونکہ ٹارٹ کا تو اتر اس بنا پر جائز نہیں ہو سکتا کہ اوس سے عوام کو سہولت ہے۔

(۲) قانون میں یہہ حکم تھا کہ ایک خاص مقام پر ریلوے کمپنی ریل چار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زیادہ نہ چلائے۔ کمپنی نے عوام کی سہولت کے لیئے اوس مقام پر ریل زیادہ رفتار سے چلائی۔ قرار دیا گیا کہ کمپنی کے نام حکم امتناعی جاری کیا جا سکتا ہے کہ رفتار مقررہ قانون سے تجاوز نہ کرے ایسی صورت میں عوام کی سہولت ناقابل لحاظ ہے۔

باب ۱۰

ٹارٹ کے دعاوی کیلئے میعاد سماعت

فصل ۴۳

قانون میعاد سماعت سرکار عالی کی مقررہ میعاد۔

(۱۷) قانون میعاد سماعت سرکار عالی نشان (۲) ۱۳۲۲ف میں اہم ٹارٹس کے لیئے جو میعاد مقرر کی گئی ہے اون کی صراحت ذیل میں کی جاتی ہے:۔

قانون میعاد سماعت کی مقررہ میعاد۔

(۱) ایک سال۔

مد(۱۸) بابت معاوضہ حبس بیجا۔

مد(۱۹) معاوضہ مضرت جسمانی۔

مد(۲۰)۔ بابت معاوضہ مقدمۂ فوجداری جو کینہ سے دائر کیا گیا ہو۔

مد(۲۱) ازالۂ حیثیت عرفی کے معاوضہ کا۔

مد(۲۲) معاوضہ کا ایسے شخص پر جس نے کسی شخص کو مدعی سے معاہدہ کے نقض کی ترغیب دی ہو۔

مد(۲۳) جائداد منقولہ کی خلاف قانون یا بے ضابطہ یا ضرورت سے زائد ضبطی کے معاوضہ کا۔

مد(۲۴) عدالت کے حکمنامہ کی بنا پر جائداد منقولہ کی بیجا قرقی کے معاوضہ کا۔

مد(۲۵) بردۂ مال کے گم کرنے یا اوس کو نقصان پہونچانے کے معاوضہ کا۔

مد(۲۶)۔ بردۂ مال پر مال کی حوالگی میں تاخیر کرنے یا عدم حوالگی کے معاوضہ کا۔

(۲)۔ دو سال۔

مد(۲۷) اوس شخص کے مقابلہ میں جو جائداد کو خاص غرض سے استعمال کرنیکا حق رکھتا ہو کسی دوسرے کام میں لانیکا۔

مد(۲۸)۔ ہر ٹارٹ کی بابت جس کا ذکر صراحةً اس ضمیمہ میں نہو۔

(۳)۔ تین سال۔

مد(۲۹) راستہ یا مجرائے آب کے روکنے کے معاوضہ کا۔

مد(۳۰) مجرائے آب کے پھیر دینے کے معاوضہ کا۔

مد(۳۱) جائداد غیر منقولہ پر مداخلت بیجا کے معاوضہ کا۔

مد(۳۲)۔ حق تصنیف یا تالیف یا اختراع یا ایجاد یا نشان تجارت کی خلاف ورزی کے معاوضہ کا۔

مد(۳۳)۔ اتلاف کے روکنے کا۔

(۴)۔ بارہ سال۔

بابت قبضۂ جائداد غیر منقولہ

مدات ۱۲۰ لغایت ۱۳۰

فصل ۴۴

آغاز میعاد سماعت

(۷۲)۔ (۱) جب کسی فعل کا ارتکاب بنائے دعوے ہو تو اوس فعل کے ارتکاب کے بعد میعاد معینہ کے اندر دعوے رجوع کیا جانا چاہیئے۔ | آغاز میعاد سماعت۔

(۲) جب بنائے دعویٰ کسی فعل کا ارتکاب نہ ہو بلکہ وہ ہرجہ ہو جو اوس سے پہونچے تو میعاد کا آغاز ہرجہ پہونچنے کی تاریخ سے ہوگا۔ (الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۸۔ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۷۔ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۷۶۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۹۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۷۵۔ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۲۵)۔

(۳) جب مدعی علیہ نے کسی ٹارٹ کو فریبانہ طریقہ سے پوشیدہ رکھا ہو اور مدعی کو اوس کے دریافت کرنے کے معقول ذرائع نہ ہوں تو میعاد

اوس تاریخ سے آغاز ہوگی جب مدعی کو فریب کا علم ہو۔

تمثیلات

(۱) زید نے اپنی معدن میں اسطرح عمل کیا کہ اوس کے پڑوسیوں کو جو حق سہارا حاصل تھا اوس کی خلاف ورزی ہوئی اسطرح عمل کرنے کے ایک عرصہ کے بعد اوس کے پڑوسیوں کے مکانات مسمار ہوگئے۔ قرار دیا گیا کہ میعاد کا آغاز مکانات کے مسمار ہونیکی تاریخ سے ہوگا کیونکہ مدعیان کو بنائے دعوے واقعی ہرجہ پہونچنے کی تاریخ سے پیدا ہوتی ہے۔ جب مکان کو کوئی جدید ہرجہ پہونچے تو جدید بنائے دعوے پیدا ہوگی۔

(۲) جب بکر نے زید کی معدن میں مداخلت بیجا کا ارتکاب کر کے کوئلہ نکالا۔ اوسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک عرصہ کے بعد زید کا مکان منہدم ہوگیا۔ قرار دیا گیا کہ زید کو بنائے دعویٰ کوئلہ نکالنے کی تاریخ سے پیدا ہوگئی اور مکان کا منہدم ہونا اوس فعل کا محض نتیجہ تھا۔ بکر کوئلہ نکالتے ہی ٹارٹ کا مرتکب ہوچکا تھا۔

(۷۳) قانون میعاد سماعت کی دفعہ ۲۸ میں حکم ہے کہ اوس قانون میں جو میعاد کسی شخص کیجانب سے جائداد کے قبضہ کے دعوے کے لیئے مقرر ہے اوس کے ختم ہوتے ہی جائداد کے متعلق اوس شخص کا حق زائل ہوجائیگا۔

جائداد کا حق زائل ہونا۔

لفظ "جائداد" میں جائداد منقولہ اور غیر منقولہ دونوں شامل ہیں۔ اور اس دفعہ کے احکام کا یہ اثر ہے کہ دعویدار کا صرف عدالتی چارہ کار کا حق زائل نہ ہوگا بلکہ اوسکے جائداد کے متعلق حقوق بھی زائل ہوجائیں گے۔

فصل ۴۵

ٹارٹ کے تسلسل کی صورت میں میعاد۔

(۷۴) قانون میعاد سماعت سرکار عالی کی دفعہ ۲۲ میں حکم ہے کہ ٹارٹ کے تسلسل کی صورت میں ہر ٹارٹ سے جدید میعاد شروع ہوتی رہیگی۔

ٹارٹ کے تسلسل کی صورت میں میعاد

(مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶ - ممالک مغربی وشمالی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۹۳ - کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۹۴ - مدراس جلد ا صفحہ ۳۳۵ - مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۷۲ - کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۶۵۲ - سندھ لار پورٹ جلد ا صفحہ ۲۳۸ - انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۸۸۱ -)۔

تمثیلات

(۱) جب کسی شخص کو حبس بیجا میں رکھا جائے تو جب تک وہ حبس بیجا میں رکھا جائے ہر دن جدید میعاد شروع ہوگی اسلئے میعاد کا آغاز حبس بیجا ختم ہونے کی تاریخ سے ہوگا۔

(۲) جب اراضی پر مداخلت بیجا کا ارتکاب کر کے خندق کھودی جائے تو خندق کھودتے ہی ٹارٹ مکمّل ہوجاتا ہے اور محض اسوجہ سے اُس ٹارٹ کا تسلسل نہیں قرار دیا جاسکتا کہ مرتکب ٹارٹ نے اوس خندق کو بھرا نہیں ہے یا اوس سے جدید قسم کی مضرت پہونچی ہے۔

(۳) جب محکمۂ صفائی کوئی ایسی موری بنائے جو امر باعث تکلیف ہو تو جب تک وہ قائم رہے ہر دن جدید میعاد شروع ہوتی رہیگی اور میعاد اُس امر باعث تکلیف کے موقوف ہونے کی تاریخ سے آغاز ہوگی۔

فصل ۴۶

ناقابلیت قانونی

(۷۵) قانون میعاد سماعت سرکار عالی کی دفعات ۶ لغایت ۹ میں قانونی ناقابلیت کے متعلق احکام درج کیئے گئے ہیں:

ناقابلیت قانونی۔

کسی شخص کا نابالغ - مجنون یا فاتر العقل ہونا میعاد کے آغاز کو روک سکتا ہے لیکن ایسے ناقابل شخص کو ناقابلیت رفع ہونے کے تین سال کے اندر دعوے رجوع کرنا چاہیئے - اگر ناقابلیت کے وقوع کے قبل میعاد آغاز ہوگئی ہو تو وہ جاری رہیگی۔

فصل ۴۷

سرکاری ملازمین نے جو افعال بہ اعتبار عہدہ کیئے ہوں اونکے متعلق میعاد (۷۶) قانون میعاد سماعت سرکار عالی کے ضمیمہ کی مد (۱) میں قرار دیا گیا ہے

میعاد جب سرکاری ملازمین کوئی فعل بہ اعتبار عہدہ کیا ہو۔	اگر جب دعوے ایسے فعل کے معاوضہ کا ہو جسکی نسبت بیان ہو کہ وہ ازروئے کسی قانون کیا گیا تو وہ دعویٰ فعل مذکور کے کیئے جانے کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر

رجوع ہونا چاہیئے۔ جب کسی قانون مختص میں کوئی خاص میعاد دعوے رجوع کرنے کے متعلق مقرر کی گئی ہو تو دعوے اوس میعاد کے اندر رجوع ہونا چاہیئے اور اوس صورت میں قانون میعاد سماعت کے ضمیمہ کی مد (۱) متعلق نہ ہوگی۔

حصہ دوم
خاص قسم کے ٹارٹس کے متعلق احکام
باب (۱)
ازالۂ حیثیت عرفی کے متعلق
فصل ۸ہم
ازالۂ حیثیت عرفی

(۷۷) تقریر یا تحریر یا اشارہ یا کسی قسم کے نقوش کے ذریعہ سے کسی شخص کی نسبت کوئی امر اس نیت سے مشتہر کرنا کہ اوسکی نیک نامی کو نقصان پہونچے یا یہہ جانکر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ اوس سے اوس کی نیک نامی کو نقصان پہونچیگا اوس کی "ازالۂ حیثیت عرفی کرنا" کہلائیگا

ازالۂ حیثیت عرفی کی تعریف۔

توضیح - کسی امر سے کسی کی نیک نامی کو نقصان پہونچنا صرف اُسی حالت میں کہا جائیگا جب وہ امر صراحتاً یا کنایتاً اور لوگوں کی نظر میں اوس شخص کے اخلاقی یا دماغی عادات یا صفات کی یا بہ لحاظ اوس کی ذات یا پیشہ کے اوسکی حیثیت عرفی کی یا اوس کی معتبری کی عفت کا یا یہہ باور کئے جانے کا باعث ہو کہ اوس شخص کا جسم ایک مکروہ حالت یا ایسی حالت میں ہے جو عام طور پر شرمناک خیال کیجاتی ہی۔

(۷۸) ازالۂ حیثیت عرفی کے حسب ذیل اجزاء ہیں:۔

ازالۂ حیثیت عرفی کے اجزاء

(۱) بیانات مزیل حیثیت عرفی ہوں۔

(۲) وہ مدعی کے متعلق ہوں۔

(۳) مدعی علیہ نے اون بیانات کو شائع کیا ہو۔ مفصلۂ بالا امور کے ثابت ہوتے پر مدعی کو بادی النظر میں ہرجہ پانے کا حق حاصل ہو جائیگا لیکن مدعی علیہ اپنی جوابدہی میں یہہ ثابت کرسکیگا کہ وہ اون بیانات کے مشتہر کرنیکا

مجاز تھا۔ وہ یہہ ثابت کر کے ہمیشہ ذمہ داری سے محفوظ رہ سکتا ہے کہ جو بیانات شائع کئے گئے ہیں وہ سچ ہیں۔ بعض صورتوں میں مدعی علیہ کو یہہ ثابت کرنے کا بھی موقع ہے کہ جن حالات میں بیانات شائع کئے گئے ہیں اون حالات میں اوس کو اون کے شائع کرنے کا حق حاصل تھا۔ (فصل ۵۶ و ۵۷ ملاحظہ طلب ہیں)

انگلستان کے قانون میں ازالۂ حیثیت عرفی بذریعۂ تحریر و تقریر میں اہم فرق قائم کیا گیا ہے لیکن ہندوستان میں ازالۂ حیثیت عرفی کی جو تعریف مجموعۂ تعزیرات میں کی گئی ہے اُس میں کوئی فرق قائم نہیں رکھا گیا ہے۔ انگلستان کے فیصلہ جات ہندوستان کے مقدمات میں بہت احتیاط سے استعمال کرنیکی ضرورت ہے۔ دونوں ممالک کے حالات بالکل مختلف ہیں۔ گو دیوانی مقدمات کی اغراض کے لئے واضعان قوانین نے کوئی تعریف نہیں کی ہے لیکن یہہ امر قابل لحاظ ہے کہ جن صورتوں میں کسی شخص کا فعل ملک کے قانون کی رو سے جرم ہو اون صورتوں میں اُس شخص کو ہرجہ کی ذمہ داری سے محفوظ رکھنا قرین انصاف نہیں ہے۔ (الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۸۱۵۔ مدراس لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۵۔ انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۶۶۱)۔

فصل ۴۹

امر مزیل حیثیت عرفی سے کیا مراد ہے

(امر مزیل حیثیت عرفی سے کیا مراد ہے۔)

(۷۹) (۱) الفاظ تصویر یا شبیہہ مزیل حیثیت عرفی اوس وقت سمجھے جاتے ہیں جب اون میں مدعی کا چال چلن یا صفات ایسی ظاہر کی جائیں کہ اوس کی نیک نامی کو نقصان پہونچے یا لوگ اوس کو نفرت یا حقارت کی نظر سے دیکھیں یا اوس کے خانگی عمل یا معتبری کی عفت ہو یا وہ ایسا ظاہر ہو کہ لوگ اوس سے خوف کریں یا اوس سے ملنا پسند نہ کریں۔

مگر شرط یہہ ہے کہ جب کسی جماعت متحدہ کے چال چلن کے متعلق الفاظ مزیل حیثیت عرفی مشتہر کیے جائیں تو اونکی بنا پر اوس وقت تک ہرجہ کا دعویٰ نہ ہو سکیگا جب تک کہ کوئی خاص نقصان ثابت نہ کیا جائے لیکن جب

ایسے الفاظ سے جماعت متحدہ کی جائداد یا کاروبار پر مضر اثر پڑتا ہو تو خاص نقصان ثابت کیئے بغیر دعویٰ ہو سکیگا۔

(۲)۔ جب تک ایسے اُمور ثابت نہ ہوں جن کی وجہ سے الفاظ مستعملہ کے دوسرے معنی لیئے جاسکیں الفاظ کے وہی معنی ہونگے جو معمولی آدمی سمجھتے ہیں۔ جب یہہ ثابت ہو کہ خاص آدمی اون الفاظ کے دوسرے معنی سمجھینگے۔ اور اوس معنی میں وہ مزیل حیثیت عرفی ہونگے تو ہرجہ کا دعویٰ ہو سکیگا۔

(۳)۔ یہہ امر قابل لحاظ نہیں ہے کہ مدعی علیہ کی نیت ازالۂ حیثیت عرفی کرنے کی تھی یا نہیں۔ امر تصفیہ طلب یہہ ہوتا ہے کہ آیا جو الفاظ مدعی علیہ نے استعمال کئے اون سے ازالۂ حیثیت عرفی ہو سکتا تھا یا نہیں۔

الفاظ جو اپنے معمولی مفہوم میں مزیل حیثیت عرفی نہ ہوں خاص حالات کی وجہ سے مزیل حیثیت عرفی ہو سکتے ہیں اگر کسی شخص کے متعلق یہہ کہا جائے کہ "وہ اپنے باپ سے بہتر نہیں ہے" تو یہہ الفاظ اپنے معمولی مفہوم میں مزیل حیثیت عرفی نہیں ہیں۔ لیکن اگر اوس کا باپ مشہور بدمعاش آدمی ہو تو وہ الفاظ مزیل حیثیت عرفی ہو جائیں گے۔ ایسی صورت میں یہہ دیکھنے کی ضرورت ہوگی کہ سامعین نے اون الفاظ کے کیا معنی سمجھے۔

جب مدعی کا یہہ بیان ہو کہ جو الفاظ استعمال کئے گئے اون کے معمولی معنی نہ تھے بلکہ اون کا مفہوم سامعین نے در اصل کچھ اور سمجھا تو مدعی کو یہہ ثابت کرنا چاہیئے کہ سامعین کو اون الفاظ سے کیا خیال پیدا ہوا۔ ایسی صورت میں مدعی کو وہ مفہوم بیان کرنا چاہیئے جو مدعی علیہ کے الفاظ سے سامعین کے دل میں پیدا ہوا۔

جب الفاظ اپنے معمولی معنی میں مزیل حیثیت عرفی ہوں تو مدعی کو اون کے مفہوم کے متعلق کچھ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ ہندوستان میں جج کو اس امر کا فیصلہ کرنا چاہیئے کہ الفاظ جو استعمال کیئے گئے ہیں وہ اپنے معمولی مفہوم کے لحاظ سے مزیل حیثیت عرفی ہیں یا نہیں، اور مدعی کو یہہ ثابت کرنا چاہیئے کہ الفاظ کا وہی مفہوم سمجھا گیا جو اوس نے بیان کیا ہے یہہ ثابت کرنا کافی نہوگا کہ اون الفاظ کے جو استعمال کیئے گئے وہ معنی

ہوسکتے ہیں جو مدعی نے بیان کئے ہیں ۔ جب الفاظ کا تعلق کسی خاص حق یا رواج سے نہ ہو تو گواہ سے یہہ دریافت نہیں کیا جاسکتا کہ اون الفاظ کے اوسنے کیا معنی سمجھے ۔ (بمبئی جلد ۷ صفحہ ۷۴) ۔

جب کسی شخص کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کیئے جائیں جن کا مفہوم یہہ ہو کہ وہ ذات سے خارج ہے تو اوس کو ہرجہ پانیکا حق ہوگا ۔ کسی شخص کے متعلق یہہ کہنا کہ جب تک وہ پراشچت نہ کرے اوسوقت تک ذات میں داخل نہیں ہوسکتا بادی النظر میں مزیل حیثیت عرفی ہے ۔ جب الفاظ کے مفہوم کے متعلق ابہام ہو تو اوس کو رفع کرنے کے لیئے شہادت قبول کی جاسکتی ہے ۔ (مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۶۷)

تمثیلات

(۱) کسی شخص کو شیطان یا دوغلہ کہنا مزیل حیثیت عرفی ہے ۔ کسی شخص کو پاگل یا دیوالیہ کہنا مزیل حیثیت عرفی ہوسکتا ہے ۔ کسی شخص پر یہہ الزام لگانا کہ وہ بداعمالی فاش کا مرتکب ہوا ہے یا وہ نمک حرام ہے یا جادوگری یا کم ذات کا ہے یا ذات میں رہنے کے قابل نہیں ہے مزیل حیثیت عرفی ہوسکتا ہے ۔ (کلکتہ لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۳۹۰ ۔ پنجاب رکرڈ بابتہ ۱۸۸۲ء مقابلہ نمبر ۱۴۰ ۔ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۶۷) ۔

(۲) کسی شخص کے پیشہ یا تجارت کے عمل کے متعلق برے خیالات ظاہر کرنا مزیل حیثیت عرفی ہوسکتا ہے ۔ مثلاً کسی طبیب کو جاہل کہنا یا کسی اخبار کے مالک کو یہہ کہنا کہ وہ دوسرے لوگوں کو دہمکی دینے کا پیشہ کرتا ہے ۔

(۳) کسی شخص کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کرنا جن سے یہہ نتیجہ اخذ کیا جاسکے کہ وہ دیوالیہ قرار دیئے جانے کی کارروائی کررہا ہے مزیل حیثیت عرفی ہے ۔

(۴) کسی بیوپاری کا یہہ سرکلر جاری کرنا کہ وہ کسی خاص بنک کے موسومہ چکس قبول نہ کریگا مزیل حیثیت عرفی نہیں ہے گو ایسے سرکلر کا یہہ نتیجہ ہو کہ اوس بنک سے لوگ اپنی رقم نکال لیں ۔

(۵) کسی شخص کا یہہ اشتہار دینا کہ اوس نے اپنے سابقہ مختار کو علیٰحدہ کردیا ہے

مزیل حیثیت عرفی نہیں ہے۔

(۶) کسی کمپنی کے متعلق یہہ شائع کرنا کہ اوس نے اپنے مزدوروں کے لیئے جو مکانات بنائے ہیں وہ حفظان صحت کے اصول کے مغائر ہیں مزیل حیثیت عرفی ہوسکتا ہے کیونکہ اوس سے اوس کے کاروبار پر مضر اثر پڑ سکتا ہے۔

(۷) جب کسی جماعت متحدہ کی جانب سے ہرجہ کا دعویٰ ہو تو چونکہ جماعت متحدہ اپنے ارکان سے علٰحدہ ایسی حیثیت نہیں رکھتی کہ وہ بُرے عمل کی مرتکب ہوسکے اسلیئے جماعت متحدہ صرف اوس صورت میں ہرجہ پا سکے گی جب وہ کوئی خاص نقصان ثابت کرے۔

(۸) جب کسی شخص پر قتل کا الزام عائد کیا گیا ہو اور وہ اوس سے بری ہوگیا ہو تو برات کے بعد اوس کی شبیہ دوسرے مشہور قاتل کی شبیہ کے ساتھ بنا کر عوام کو دکھانا مزیل حیثیت عرفی ہوسکتا ہے۔

(۹) جب کسی شخص کی شبیہ عوام میں دکھائی جائے اور اوسکو جوتوں سے مارا جائے تو وہ مزیل حیثیت عرفی ہے۔ (ممالک مغربی و شمالی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۲۵)۔

فصل ۵۰

ازالۂ حیثیت عرفی بذریعۂ تقریر کی صورت میں خاص ہرجہ ثابت کرنا کب ضروری ہے

(۸۰) برٹش انڈیا کی عدالتوں میں اس امر کے متعلق اختلاف ہے کہ ازالۂ حیثیت عرفی بذریعۂ تقریر کی صورت میں بغیر خاص نقصان ثابت کیئے ہوئے ہرجہ دلایا جاسکتا ہے یا نہیں۔ مدراس۔ بمبئی اور الہ آباد ہائیکورٹ کی یہہ رائے ہے کہ ہرجہ دلایا جاسکتا ہے۔ (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۷۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۷۵۔ الہ آباد لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۱۰۲)۔

ازالۂ حیثیت عرفی بذریعۂ تقریر۔

لیکن کلکتہ ہائیکورٹ کی یہہ رائے ہے کہ ایسی صورت میں ہرجہ نہیں دلایا جاسکتا جب تک خاص نقصان ثابت نہ کیا جائے۔ (کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۶۵۳)۔

(۸۱)۔(۱) بجز اون صورتوں کے جن کی فقرۂ (۲) میں صراحت ہے ازالۂ حیثیت عرفی بذریعۂ تقریر کی صورت میں اوس وقت تک

انگلستان کا قانون

ہرجہ کا دعویٰ نہیں ہوسکتا جب تک خاص نقصان ثابت نہ کیا جائے ۔ اور خاص نقصان ایسا ہونا چاہیئے جس کے پہونچنے کی اون الفاظ سے بطور مناسب توقع کی جاسکتی تھی ۔

(۲) خاص نقصان ثابت کرنے کی ضرورت نہ ہوگی جب الفاظ جو استعمال کیئے گئے ہوں مدعی کی نسبت حسب ذیل الزامات پر مشتمل ہوں :۔

(الف) فوجداری جرم جس کی علت میں سزائے قید دیجاسکتی ہے

(ب) کسی ایسے مرض میں مبتلا ہونا کہ مدعی سوسائٹی میں شرکت کے قابل نہ ہو ۔

(ج) کسی عورت کی نسبت بدچلنی کا الزام ۔

(د) مدعی کا اپنے پیشہ یا تجارت کے ناقابل ہونا ۔

(ہ) مدعی کا کسی سرکاری عہدۂ امانتی پر بددیانتی یا تصرف بیجا کا مرتکب ہونا ۔

(و) کسی عہدۂ امانتی یا اعزازی کے متعلق مدعی بداعمالی کا مرتکب ہوا جو اوس کی عہدہ سے علٰحدگی کی بنا ہوسکتی ہے ۔ (مدراس لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۸)

(۸۲) نقصان جو پہونچا ہو وہ مدعی علیہ کے الفاظ کا قدرتی اور اغلب نتیجہ ہونا چاہیئے یعنی انسانی کمزوری اور فریقین کے تعلقات کے مدنظر بطور مناسب یہہ توقع کی جاسکتی ہو کہ وہ نتیجہ وقوع میں آئیگا ۔ یہہ دیکھنے کی ضرورت نہ ہوگی کہ ایسا نتیجہ وقوع میں آنا چاہیئے یا نہیں ۔

نقصان جو پہونچا ہو وہ قدرتی نتیجہ ہونا چاہیئے

(۸۳) خاص نقصان کوئی دنیوی نقصان ہونا چاہیئے یعنی مالی نقصان یا ایسا نقصان جسکا زر نقد سے اندازہ کیا جاسکے محض نقصان کا خطرہ کافی نہیں ہے ۔ کاروبار یا ملازمت کا نقصان کافی ہے ۔ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے پاس رعایتی طور پر بطور مہمان کے رہتا ہو اور ایسے الفاظ کی وجہ سے وہ شخص اوسکو بطور مہمان نہ رکھے تو یہہ کافی نقصان ہے دوستی قائم نہ رہنا یا سوسائٹی میں شریک نہ کیا جانا ۔ رنج ۔ بیماری اور تکلیف کافی نقصان نہیں ہے ۔

خاص نقصان کوئی دنیوی نقصان ہونا چاہیئے ۔

(۸۴) جب ہرجہ خود مدعی کے فعل سے پہونچا ہو تو وہ دعوےٰ نہیں کرسکتا

جب نقصان مدعی کے فعل سے پہونچا ہو۔

ایک جوان عورت نے اون الفاظ کا جو اوس کے متعلق کہے گئے تھے اوس شخص سے تذکرہ کیا جس سے اوسکا نکاح ہونیوالا تھا اور اوسکی وجہہ سے اوس نے نکاح کرنے سے انکار کیا۔ قرار دیا گیا کہ اس ہرجہ کی بابت مدعیہ دعوی نہیں کر سکتی کیونکہ وہ خود اوس کے فعل سے پہونچا۔

عورت پر بد چلنی کا الزام

(۸۵)۔ جب کسی عورت پر بد چلنی یا زنا کا الزام عاید کیا جائے تو کسی خاص نقصان کے ثابت کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

جب کسی جرم کا الزام عاید کیا جائے۔

(۸۶)۔ جب کسی شخص سے یہہ کہا جائے کہ "تم بد معاش ہو اور میں یہہ ثابت کر دونگا کہ تم نے میرا نام جعلی بنایا" تو یہہ الفاظ بغیر کوئی خاص نقصان ثابت کئے مزیل حیثیت عرفی ہیں اور اون کی بابت ہرجہ کا دعوی ہو سکتا ہے۔ یہہ امر قابل لحاظ نہ ہوگا کہ الزام ایسے وقت پر لگایا گیا جب کوئی فوجداری کارروائی کی جانی ممکن نہ تھی۔ جب کسی شخص سے یہہ کہا جائے کہ "تم مجرم ہو" اور فحوائے کلام سے یہہ معلوم ہوتا ہو کہ قتل عمد کا مجرم کہنا مقصود ہے تو بغیر کسی خاص نقصان کے ہرجہ کا دعوی ہو سکتا ہے۔ لیکن جب جرم کا الزام عاید کرنے کے وقت کسی کارروائی کا بھی ذکر کیا جائے اور اوس کارروائی سے یہہ واضح ہوتا ہو کہ الزام کی نوعیت از قسم دیوانی ہے تو ایسے الزام کی بابت بغیر خاص نقصان ثابت کرنے کے ہرجہ کا دعوی نہ ہو سکیگا۔ جب کسی ایسے جرم کا الزام عاید کیا جائے جس کا ارتکاب ناممکن ہو مثلاً یہہ کہا جائے کہ تم نے میری بیوی کو قتل کیا ہے" حالانکہ سب آدمیوں کو علم ہو کہ بیوی زندہ ہے تو ہرجہ کا دعوی نہ ہو سکیگا۔

جب کسی شخص پر یہہ الزام عائد کیا جائے کہ اوس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے یا فوج کے سپاہیوں کو بغاوت کی ترغیب دی ہے تو چونکہ یہہ جرائم مجموعۂ تعزیرات کی رو سے قابل سزا ہیں اس لئے بغیر کسی خاص نقصان ثابت کرنے کے ہرجہ کا دعوی ہو سکیگا۔ (مطبوعہ فیصلہ جات بمبئی ہائیکورٹ بابت سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۳۷۶۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۷)۔

الزام کسی ایسے جرم کا ہونا چاہئے جس کے لئے قید کی سزا مقرر ہو۔ اگر جرم کی بابت صرف سزائے جرمانہ ہو سکتی ہے تو وہ کافی نہیں ہے۔ جب کسی شخص کے متعلق

یہہ بیان کیا جائے کہ اوس پر جرم کے ارتکاب کا شبہ ہے تو بغیر خاص نقصان ثابت کئے ہرجہ کا دعوی نہ ہوسکیگا۔

مرض وبائی میں مبتلا ہونیکا الزام۔

(۸۷) جب کسی شخص کے متعلق یہہ بیان کیا جائے کہ وہ مرض وبائی یا آتشک یا سوزاک میں مبتلا ہے تو بغیر خاص نقصان ثابت کرنے کے ہرجہ کا دعوی ہوسکتا ہے لیکن یہہ بیان کرنا کہ وہ سابق میں ایسے امراض میں مبتلا رہ چکا ہے صرف اوس صورت میں مزیل حیثیت عرفی ہوگا جب کوئی خاص نقصان پہونچا ہو۔

اپنے عہدہ کا کام یا اپنا کاروبار انجام دینے کی عدم قابلیت۔

(۸۸)۔ جب کوئی شخص کوئی ایسا کاروبار کررہا ہو یا کسی عہدہ کا کام انجام دے رہا ہو جس سے اوس کو مالی فائدہ ہو تو یہہ بیان کرنا کہ وہ اوس عہدہ کا کام انجام دینے کی قابلیت نہیں رکھتا بغیر خاص نقصان ثابت کرنے کے مزیل حیثیت عرفی ہے۔ یہہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اوس کو بداخلاقی یا بداعمالی منسوب کیگئی ہے۔ لیکن کسی تاجر کے مال کے متعلق یہہ کہنا کہ وہ اچھا نہیں ہے کافی نہیں ہے۔ بیوپاری کے متعلق یہہ بیان کیا جانا چاہئے کہ وہ اپنا کام انجام دینے کی قابلیت نہیں رکھتا۔ کسی ڈاکٹر کے متعلق یہہ کہنا کہ وہ بدچلن ہے مزیل حیثیت عرفی ہے۔ کسی وکیل کے متعلق یہہ کہنا کہ وہ اس قابل ہے کہ وہ اپنا پیشہ انجام دینے سے ممنوع کیا جائے مزیل حیثیت عرفی ہے لیکن کسی وکیل کے متعلق یہہ کہنا کہ وہ دیوالیہ ہے مزیل حیثیت عرفی نہیں ہے جب تک خاص نقصان ثابت نہ کیا جائے۔

کسی اعزازی عہدہ کے ناقابل ہونا۔

(۸۹) جب کوئی شخص کسی اعزازی عہدہ پر ہو جس سے اوس کو کوئی مالی فائدہ نہ ہوتا ہو تو اوس پر عدم قابلیت کا الزام بغیر خاص ہرجہ کے مزیل حیثیت عرفی نہیں ہے لیکن اوس پر کوئی ایسا الزام عاید کرنا جس کی بنا پر وہ اوس عہدہ سے برطرف کئے جانے کے قابل ہو مزیل حیثیت عرفی ہے اور خاص نقصان ثابت کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

یہہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فقرات (۸۱) لغایت ۸۹ میں جو امور بیان کئے گئے ہیں اون کا تعلق انگلستان کے قانون سے ہے۔ برٹش انڈیا میں ایسی صورتیں

جو اصول مرعی رکھا جاتا ہے اوس کی صراحت فقرہ (۱۰۹) میں کی گئی ہے =

فصل ۵۱

ازالہ حیثیت عرفی کا تعلق مدعی سے ہونا چاہئے۔

مدعی کو یہہ ثابت کرنا چاہئے کہ امر مزیل حیثیت عرفی کا تعلق اوس سے ہے۔

(۹۰) مدعی کو یہہ ثابت کرنا چاہئے کہ مدعی علیہ نے جو الفاظ شائع کئے اون کے سننے والوں یا دیکھنے والوں کا بطور مناسب یہہ خیال ہو سکتا تھا کہ اون کا تعلق مدعی سے ہے۔

یہہ جواب دہی نہیں ہو سکتی کہ مدعی علیہ کا منشا وہ الفاظ مدعی سے متعلق کرنے کا نہ تھا۔ یہہ ضروری نہیں ہے کہ مدعی کا نام ظاہر کیا گیا ہو۔ ازالہ حیثیت عرفی کا ارتکاب کسی شخص کو فرضی نام دیکر یا اوس کی توضیح کر کے ہو سکتا ہے لیکن اون الفاظ کے سننے والوں یا پڑھنے والوں کو یہہ خیال ہونا ضروری ہے کہ وہ الفاظ مدعی کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ جب کسی خاص شخص سے ایسے الفاظ منسوب نہ ہو سکتے ہوں تو ازالہ حیثیت عرفی کا ارتکاب نہ ہوگا مثلاً یہہ کہنا کہ "سب وکلا چور ہیں" ایسی صورت میں کوئی وکیل دعوی نہیں کر سکتا بجز اسکے کہ الفاظ ایسے حالات میں استعمال کئے گئے ہوں کہ وہ کسی خاص وکیل سے متعلق سمجھے جا سکیں اور اوسوقت وہ وکیل دعوی کر سکیگا۔ جب الفاظ کسی خاص شخص سے متعلق ہو سکیں تو وہ شخص دعوے کر سکے گا گو مدعی علیہ اوس کے وجود سے واقف نہو اور اوس کی نیت ازالہ حیثیت عرفی کرنے کی نہ ہو۔

تمثیلات

(۱) ایک اخبار میں یہہ شائع کیا گیا کہ بعض اشیار کو قدیم ظاہر کر کے دھوکا دیا جا رہا ہے اور اون کی قیمت بہت زیادہ وصول کی جا رہی ہے۔ کسی خاص تاجر کا نام شائع نہیں کیا گیا۔ قرار دیا گیا کہ یہہ جملہ بیوپاریوں کی جماعت پر ہے اور اسلئے کوئی خاص تاجر دعوی نہیں کر سکتا۔

(۲) ایک اخبار میں ایک شخص موسومہ "آرٹیمس جونس" کے متعلق ایسے خیالات ظاہر کئے گئے

جوازالۂ حیثیت عرفی کی حد تک پہونچتے تھے مضمون کا نویسندہ یا ایڈیٹر اخبار اس امر سے واقف نہ تھا کہ دراصل "آرٹمس جونس" کوئی شخص ہے اور اس لئے کسی خاص شخص کے ازالۂ حیثیت عرفی کرنے کی نیت نہ تھی - بطور واقعہ کے یہہ ثابت ہوا کہ "آرٹمس جونس" ایک بیرسٹر تھا اور اوس اخبار کے پڑھنے والے بطور مناسب یہہ خیال کرسکتے تھے کہ وہ مضمون اوس کے متعلق ہے - قرار دیا گیا کہ اس مضمون کی ذمہ داری شائع کنندگان اخبار پر عاید ہوسکتی ہے کیونکہ مدعی کو جو مضرت پہونچی وہ اون کے فعل کا قدرتی نتیجہ ہے -

(۳) ازالۂ حیثیت عرفی کی بابت ہرجہ کا دعویٰ صرف شخص متضرر رجوع کرسکتا ہے لیکن اگر وہ کسی ناقابلیت میں مبتلا ہو تو اوس کا ولی یا ولی دوران مقدمہ حسب مجموعہ ضابطۂ دیوانی دعویٰ رجوع کرسکیگا - (الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۰۴)

جب ازالۂ حیثیت عرفی کسی عورت کے متعلق ہو تو اوس کے مرد رشتہ دار دعویٰ نہیں کرسکتے - (مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۸۳ - کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۱۰۶۰ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۵۷۳ - کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۴۲۵ - الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۴) - شخص متضرر کے فوت ہونے کے بعد اوس کے ورثا ہرجہ کا دعویٰ نہیں کرسکتے - (بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۸۰) - بیوی کے ازالۂ حیثیت عرفی کی بابت شوہر دعویٰ نہیں کرسکتا (مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۲۵۰ - کلکتہ لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۳۹۰) - لیکن اگر بیوی کے ازالۂ حیثیت عرفی کے ساتھ شوہر کا بھی ازالۂ حیثیت عرفی کیا گیا ہو تو شوہر اپنے متعلق دعویٰ کرسکیگا - (کلکتہ جلد ۴۴ صفحہ ۸۴) -

فصل ۵۲

امر مزیل حیثیت عرفی کا مشتہر کیا جانا -

(۹۱) امر مزیل حیثیت عرفی کا سوائے اوس شخص کے جس سے اوس کا تعلق ہے کسی اور شخص پر ظاہر کرنا اوس کا مشتہر کرنا سمجھا جائیگا -

امر مزیل حیثیت عرفی کا مشتہر کرنا

گو معمولی اصطلاح میں مشتہر کرنا اوس وقت سمجھا جاتا ہے جب کوئی امر عوام پر ظاہر کیا جائے لیکن قانون میں مشتہر کرنا اوس وقت بھی سمجھا جاتا ہے جب وہ کسی

غیر شخص پر ظاہر کیا جائے - یہہ قانون کا سوال ہے کہ آیا واقعات مثبتہ سے یہہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ قانون کی نظر میں اشاعت ہوئی یا نہیں - (ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۵۳) -

تمثیلات

(۱) تار برقی کے پیغام یا پوسٹ کارڈ کے ذریعہ سے جو امر ظاہر کیا جائے اوس کے متعلق سمجھا جائیگا کہ مشتہر کیا گیا گو موسوم الیہ وہی شخص ہو جس سے اوس مضمون کا تعلق ہے - لیکن اگر مضمون ایسی نوعیت کا ہو کہ سرسری طور پر پڑھنے سے یہہ نہ واضح ہو کہ وہ مزیل حیثیت عرفی ہے تو مشتہر کرنا نہ سمجھا جائیگا - جب کوئی امر مزیل حیثیت عرفی اسطرح بھیجا جائے کہ سوائے اوس شخص کے جس سے اوسکا تعلق ہے کسی غیر شخص کو اوس کا علم نہ ہو سکے تو مشتہر کرنا نہ سمجھا جائیگا - (ممالک مغربی و شمالی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۸ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۴ - الہ آباد - جلد ۷ صفحہ ۲۰۵ - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۴۷ - بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۰۷) -

(۲) کسی امر مزیل حیثیت عرفی کا ٹائپ رائیٹر سے لکھوانا یا کسی مبیضہ نویس سے اوسکا مبیضہ کرانا مشتہر کرنا سمجھا جائیگا - (مدراس لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۹) - کسی روئداد کی محرر سے نقل کرانا یا عدالت میں کوئی درخواست پیش کرنا مشتہر کرنا سمجھا جائیگا - (بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۷۷ - الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۱۵ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۲۷) -

(۳) کوئی امر مزیل حیثیت عرفی جس کا تعلق شوہر سے ہو بیوی پر ظاہر کرنا مشتہر متصور ہوگا - (کلکتہ لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۳۹۰) -

فصل ۵۳

امر مزیل حیثیت عرفی کا اعادہ کرنا

امر مزیل حیثیت عرفی کا اعادہ کرنا

(۹۲) - (۱) جب ازالہ حیثیت عرفی کا دعوے کیا جائے تو یہہ امر قابل لحاظ نہ ہوگا کہ مدعا علیہ اصلی شخص نہیں ہے جس نے اوس کو ابتداءً شائع کیا

بلکہ اوس نے محض اعادہ کیا ہے یا اوس نے اوس کو محض طبع یا شائع کیا ہے۔
(بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۳۲ - بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۶۷)۔

تمثیلات

(۱) جب کوئی امر مزیل حیثیت عرفی اخبار میں شائع کیا جائے تو مالکان اور شائع کنندگان اخبار ذمہ دار ہیں - یہہ جوابدہی نہیں کی جاسکتی کہ اونھوں نے اصلی شخص کا نام ظاہر کر دیا ہے - (بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۰۳ - الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۴۲)۔

(۲) اخبار یا رسالوں یا کتابوں کے بیچنے یا تقسیم کرنے والے معمولاً ذمہ دار ہیں جب اون میں کوئی امر مزیل حیثیت عرفی درج ہو لیکن وہ مفصلہ ذیل امور کے ثابت کرنے پر ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکتے ہیں:-

(الف) اون کو علم نہیں تھا کہ اون میں امر مزیل حیثیت عرفی درج ہے اور

(ب) اون کی عدم واقفیت اون کی کسی غفلت کا نتیجہ نہ تھی - اور

(ج) اون کو علم نہیں تھا اور نہ یہہ خیال کرنے کی وجہ تھی کہ اون میں کسی امر مزیل حیثیت عرفی کے اندراج کا احتمال ہے۔

فصل ۵۴

امر مزیل حیثیت عرفی کی اشاعت کا جواز

(۹۳) جب ازالہ حیثیت عرفی کی بابت ہرجہ کا دعویٰ کیا جائے تو یہہ جوابدہی کہ جو بیان مزیل حیثیت عرفی کہا جاتا ہے وہ فی الواقع سچ ہے ذمہ داری سے محفوظ رکھنے کے لئے قطعی کافی ہے۔

مضمون کا سچ ہونا کافی جوابدہی ہے۔

مدعی علیہ کو یہہ ثابت کرنا چاہیے کہ وہ بیان سچ ہے - یہہ ثابت ہونا چاہیے کہ بیان کلیتہً صحیح ہے - اوس بیان کا جزءً یا اہم امور کے متعلق صحیح ہونا کافی نہیں ہے یہہ ثابت کرنا بھی کافی نہیں ہے کہ مدعی کے متعلق عام شہرت تھی کہ وہ اوس بداعمالی کا مرتکب ہوا ہے جو اوسکو منسوب کی گئی ہے - مدعی علیہ کی جانب سے ہر حالت میں یہہ ثابت ہونا چاہیے کہ جو بیان اوس نے کیا ہے وہ جملہ اہم امور میں صحیح ہے اور مدعی در اصل اوس بداعمالی کا مرتکب ہوا ہے جو اوس کو منسوب کی گئی ہے۔

(ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۲ - ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۶۰) -

یہہ جوابدہی اس اصول پر مبنی ہے کہ جب بیانات مزیل حیثیت عرفی صحیح ہیں تو مدعی کو اوس نیک نامی کا فی الواقع حق نہیں ہے جس کے ازالہ کی وہ شکایت کر رہا ہے اور اس لئے یہہ نہیں کہا جاسکتا کہ اوس کے کسی قانونی حق پر حملہ ہوا ہے -

فصل ۵۵

نکتہ چینی

(۹۴) ہرجہ کا دعوی نہیں ہوسکتا اگر مدعی علیہ یہہ ثابت کرسکے کہ جن الفاظ کی بابت شکایت کی گئی ہے وہ کسی ایسے امر کے متعلق جس سے عوام کو دلچسپی ہے نیک نیتی سے بطور مناسب نکتہ چینی پر مشتمل ہیں - ایسی صورتمیں مفصلۂ ذیل امور تصفیہ طلب ہونگے :-

نیک نیتی سے نکتہ چینی

(الف) جن امر کے متعلق نکتہ چینی کیگئی ہے اوس سے عوام کو دلچسپی ہے -

(ب) آیا وہ الفاظ جن کی بابت شکایت کی گئی ہے مناسب نکتہ چینی کے دائرہ کے باہر ہیں -

توضیح - الفاظ "امور جن سے عوام کو دلچسپی ہے" منجملہ اور امور کے مفصلۂ ذیل امور پر حاوی ہونگے :-

علمی کتاب - ناٹک - سیاسی امور - جو اشخاص عامۂ خلائق کے لئے کام کرتے ہیں جہانتک کہ اون کے اوس عمل کا تعلق ہے نہ کہ اون کا خانگی عمل -

کسی بیان کے صحیح ہونیکی جوابدہی مناسب نکتہ چینی کی جوابدہی سے مختلف ہے جب کوئی شخص یہہ جوابدہی کرے کہ اوسکا بیان صحیح ہے تو وہ صرف اوس صورتمیں کامیاب ہوسکتا ہے جب وہ یہہ ثابت کرے کہ اوس کا بیان دراصل صحیح ہے - جب کوئی شخص اپنے بیان کی صحت کے ثابت کرنے میں ناکام رہے تو بھی اوسکو یہہ ثابت کرنے کا موقع رہیگا کہ اوس نے ایسے امور کے متعلق جن سے عامۂ خلائق کو دلچسپی ہی بطور مناسب نکتہ چینی کی ہے -

(۹۵) جب کسی علمی کتاب یا ناٹک کے متعلق نکتہ چینی کی جائے تو مدعی علیہ پر یہہ ثابت کرنا لازمی نہیں ہے کہ

علمی کتابوں کے متعلق نکتہ چینی

اوس نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ صحیح ہے۔ بلکہ اوس کا یہہ ثابت کرنا کافی ہوگا کہ اوس نے ایمانداری کے ساتھ بطور مناسب نکتہ چینی کی ہے۔ مثلاً اگر کسی ناٹک کے متعلق یہہ بیان کیا جائے کہ وہ "غیر دلچسپ۔ دہقانی اور مخرب اخلاق ہے"۔ تو یہہ جوابدہی کافی ہوگی کہ مدعی علیہ کی ایمانداری کے ساتھ یہہ رائے تھی گو جوری یا جج کی یہہ رائے ہو کہ وہ رائے صحیح یا مناسب نہیں تھی۔

لیکن جو الفاظ استعمال کئے جائیں وہ نکتہ چینی کی حد سے متجاوز نہ ہونے چاہئیں۔ واقعات نکتہ چینی نہیں ہیں اور اگر واقعات غلط طور پر بیان کئے جائیں تو مناسب نکتہ چینی کی جوابدہی کارآمد نہوگی۔ مثلاً اگر کسی کتاب کے متعلق یہہ بیان کیا جائے کہ وہ زنا پر مبنی ہے اور واقعہ یہہ ہو کہ اوس کتاب میں زنا کا کوئی واقعہ درج نہو تو ایسے بیان کو نکتہ چینی نہ کہا جا سکیگا (کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۴۹۵)۔

اگر نکتہ چینی کتاب کے مؤلف کے خلاف ذاتی خصومت کے لئے کام میں لائی جائے اور ایسے امور بیان کئے جائیں جو کتاب سے پیدا نہ ہوتے ہوں تو ایسے بیانات نکتہ چینی متصور نہ ہونگے۔ نکتہ چینی نہ صرف کتابوں اور تصاویر وغیرہ کے متعلق کی جاسکتی ہے بلکہ تجارتی اشتہارات کے متعلق بھی کی جاسکتی ہے۔

نکتہ چینی کی جوابدہی کے لئے مفصلہ ذیل دو اجزاء کا ثابت کرنا ضروری ہے۔

(۱) جو بیانات کئے گئے ہوں وہ اوس کام کے متعلق ہونے چاہئیں جسکی نکتہ چینی کی گئی ہے۔

(۲) وہ بیانات مناسب ہونے چاہئیں یعنی اگر کوئی نتیجہ اخذ کیا گیا ہو تو وہ ایسا نتیجہ ہونا چاہئے جس کا اخذ کیا جانا ممکن ہو۔ نکتہ چینی کے نیک نیتی سے کئے جانیکے متعلق یہہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اوس میں کوئی غلطی نہ ہو لیکن یہہ دیکھنا ضروری ہے کہ مناسب احتیاط اور توجہ سے عمل کیا گیا ہو۔ کسی کتاب کے مصنف کی ذات پر حملہ صرف اوس صورت میں جائز ہو سکتا ہے جب اوس رائے کی تائید اوس کتاب کے الفاظ سے ہوتی ہو۔ نکتہ چینی احتیاط سے کی جانی چاہئے اور عوام کو یہہ باور کرنے کا موقع نہ ہونا چاہئے کہ اصلی کتاب کے سوائے دوسرے امور یا واقعات کے لحاظ سے رائے قایم کی گئی ہے۔

(بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۲۹۳)۔

(۹۶) جب نکتہ چینی کی جوابدہی ایسے حملہ کی بابت ہو جو اوس شخص پر کیا گیا ہو جو عامۂ خلایق کی خدمت کرتا ہو تو نکتہ چینی کا حق بہت محدود کیا گیا ہے۔ ایسے شخص کے صرف اوس عمل پر حملہ کیا جاسکتا ہی جس کا تعلق عامۂ خلایق سے ہو نہ کہ اوس کے خانگی عمل پہ ایسی نکتہ چینی کرنے میں واقعات کے متعلق غلط بیانی نہ ہونی چاہیئے۔ (انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۶۲۵) - اگر ایسی نکتہ چینی میں ذلیل وجہ تحریک یا فرائض کی انجام وہی میں بددیانتی منسوب کیجائے تو نکتہ چینی کی جوابدہی کارآمد نہ ہوگی بجز اس کے کہ وہ واقعات پر مبنی ہو جو صحت کیساتھ بیان کئے گئے ہوں اور اون واقعات کے لحاظ سے وہ بیان بطور جائز کیا جاسکتا ہو یعنی اون واقعات سے جو نتیجہ اخذ کیا گیا ہو وہ بطور مناسب اخذ کیا جاسکتا ہو۔ (کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۳ صفحہ ۸۹۵ - کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۷۶۰) -

اون اشخاص پر حملہ جو عوام کی خدمت کرتے ہوں

(۹۷) جب جوابدہی یہہ ہو کہ بیانات خاص حالات میں کئے جانیکی وجہ سے ذمہ داری سے محفوظ ہیں تو اوس کے ثابت ہونے پر مدعی کامیاب نہ ہوسکیگا بجز اس کے کہ وہ یہہ ثابت کرے کہ وہ بیانات صریح کینہ سے کئے گئے ہیں۔ اگر حالات ایسے ہیں کہ اون میں بیانات کو ذمہ داری سے قطعاً محفوظ نہیں کیا گیا ہے اور صریح کینہ ثابت ہو تو مدعی علیہ پر ذمہ داری عائد ہوسکیگی۔ نکتہ چینی کی صورت میں بیانات کے کینہ سے کئے جانیکا مسئلہ تصفیہ طلب نہیں ہوتا بلکہ صرف یہہ امر تصفیہ طلب ہوتا ہے کہ آیا نکتہ چینی بطور مناسب کی گئی ہے یا مدعی علیہ نکتہ چینی کی حدود سے متجاوز ہوا ہے۔ مناسب نکتہ چینی کی وجہ سے ذمہ داری سے محفوظ ہونے کے دعوی کا تعلق ہر شخص سے ہے لیکن خاص حالات میں بیانات کا ذمہ داری سے محفوظ ہونا اون اشخاص کے خاص حالات پر منحصر ہے جنھوں نے وہ بیانات کئے ہوں۔

(بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۰) -

نکتہ چینی اور بیانات خاص حالات میں کئے جانے کیوجہ سے ذمہ داری سے محفوظ ہونے میں فرق۔

فصل ۵۶

بیانات جو خاص حالات میں کئے گئے ہوں وہ ذمہ داری سے قطعاً محفوظ ہونگے۔

(۹۸) مفصلۂ ذیل موقعوں پر جو بیانات کئے جائیں وہ ذمہ داری سے قطعاً محفوظ ہیں:-

بیانات کا ذمہ داری سے قطعاً محفوظ ہونا

(۱) مجلس وضع قوانین کی کارروائی کے اثناء میں۔
(۲) عدالتی کارروائی کے اثناء میں۔
(۳) سرکاری دفاتر کی کارروائی کے اثناء میں۔

(۹۹) بیانات جو پارلیمنٹ یا مجالس وضع قوانین میں کئے جائیں وہ ذمہ داری سے قطعاً محفوظ ہیں۔ پارلیمنٹ یا مجالس وضع قوانین میں جو تقریر کیجائے اوس کی رپورٹ شائع کرنا بھی قابل اعتراض نہیں ہے۔ لیکن اگر ایسی تقریر کے کسی فقرہ کو شائع کر کے اوس پر تنقید کیجائے اور اوس کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کئے جائیں تو ایسے خیالات ذمہ داری سے محفوظ نہیں ہو سکتے (کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۳ صفحہ ۸۹۵۔ کلکتہ جلد ۷۳ صفحہ ۷۶۰)۔

بیانات جو مجلس وضع قوانین کی کارروائی کے اثناء میں کئے جائیں۔

پارلیمنٹ یا مجالس وضع قوانین کی کمیٹیوں کے روبرو گواہوں کے جو بیانات کئے جائیں وہ بھی ذمہ داری سے قطعاً محفوظ ہیں۔

جو کاغذات کہ پارلیمنٹ یا مجلس وضع قوانین کے حکم سے شائع کئے جائیں وہ قطعاً ذمہ داری سے محفوظ ہیں۔

(۱۰۰) جو الفاظ کہ حکام عدالت عدالتی کارروائی کے اثناء میں استعمال کریں وہ قطعاً ذمہ داری سے محفوظ ہیں خواہ ایسے الفاظ غلط ہوں اور کینہ سے استعمال کئے جائیں اور اون کے استعمال کی کافی وجہ نہ ہو۔ (مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۸۷)۔

بیانات جو عدالتی کارروائی کے اثناء میں کئے جائیں۔

وکلاء جو الفاظ عدالتی کارروائی کے اثناء میں یا اوس کے متعلق استعمال کریں وہ قطعاً ذمہ داری سے محفوظ ہیں گو ایسے الفاظ مقدمہ سے غیر متعلق ہوں۔ (مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۸۔ بمبئی لارپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۔ ممالک مغربی وشمالی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۷۴۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۴۳۔ بمبئی لارپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۲۸۷)۔ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۳۷۵۔ انڈین کیسز جلد ۱۸ صفحہ ۷۳۷۔ انڈین کیسز جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۰۸)۔

عدالت کے حکم کی بناء پر کوئی منتظم یا اور شخص جو رپورٹ عدالت کے روبرو

پیش کرے وہ بھی ذمہ داری سے قطعاً محفوظ ہے۔

گواہ جو بیانات عدالت کے روبرو یا عدالتی کارروائی کے اثناء میں کریں اونکی بابت ہرجہ کا دعویٰ رجوع نہیں ہوسکتا۔ گواہ جو بیانات کورٹ مارشل کے روبرو کریں گو وہ بحلف نہ کئے گئے ہوں ذمہ داری سے محفوظ ہیں۔ حصول انصاف کیلئے اسکی ضرورت ہے کہ گواہوں کو اپنے بیانات کرنے کے وقت اس کا خوف نہ ہو کہ اونکے مقابلہ میں ہرجہ کا دعویٰ ہوسکیگا۔ اون کو صرف اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اونکے مقابلہ میں جھوٹی گواہی دینے کی بابت کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۳۴)۔

مدراس اور بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ گواہان ذمہ داری سے قطعاً محفوظ ہیں۔ (مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۸۷ - مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۷۷ - بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۹۷ - بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۲۷ - بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۵۷۳ - مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۲۲۲ - مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۵)۔

لیکن دوسرے ہائیکورٹوں نے ذمہ داری سے محفوظ ہونیکے لئے یہہ شرط قایم کی ہے کہ بیانات نیک نیتی سے کئے جائیں اور عامۂ خلایق کا فائدہ متصور ہو اور تحقیقات سے متعلق ہوں۔

(الہ آباد ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۳۰۱ - الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۲۵ - الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۶۸۵ - کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۴ - کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۶۲ - کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۷۵۶ - کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۱۰۶۰ - پنجاب رکرڈز بابتہ ۱۸۸۹ء مقدمہ نمبر ۳۴ - پنجاب رکرڈز بابتہ ۱۸۹۳ء مقدمہ نمبر ۱۴ - انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۴ - انڈین کیسز جلد ۱۸ صفحہ ۳۳۱ - انڈین کیسز جلد ۱۸ صفحہ ۳۴۹)۔

اون بیانات کے متعلق جو ایسے حلف ناموں میں کئے جائیں جو عدالتی کارروائی میں پیش کئے جائیں اور جو فریقین اپنے پلیڈنگس میں کریں اختلاف رائے ہے۔ بمبئی ہائیکورٹ کی یہہ رائے ہے کہ وہ قطعاً ذمہ داری سے محفوظ ہیں لیکن کلکتہ اور الہ آباد ہائیکورٹ کی یہہ رائے ہے کہ وہ شرائط کے ساتھ محفوظ ہیں۔

انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۳۰۹ - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۸ صفحہ ۲۹۲ - بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۹۷ -

مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۴۰۰ ۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۸۶۷ ۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۲۹۳ انڈین کیسز جلد ۷ صفحہ ۸۰۳ ۔ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۱۵) ۔

ملزم اپنی جوابدہی میں جو بیانات کرے وہ ذمہ داری سے قطعاً محفوظ ہیں ۔ (مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۰۰ ۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۲۴۸ ۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۷۹۹ ۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۴۱ ۔ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۲۲۲ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۱ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۶۵۹) ۔

فصل ۵۷

مشروط حفاظت

بیانات جو مشروط حفاظت کے موقع پر کیئے جائیں ۔

(۱۰۱) ۔ (۱) ایسے بیانات کی بابت ہرجہ کا دعویٰ نہ ہوسکیگا جو مشروط حفاظت کے موقع پر بطور مناسب کیئے جائیں بجز اس کے کہ یہہ ثابت ہو کہ وہ بیانات صریح کینہ سے کیئے گئے ہیں ۔

(۲) بیانات مشروط حفاظت کے موقع پر کیئے گئے متصور ہونگے جبکہ اون کو کوئی شخص اپنے عام یا خاص فرض کی انجام دہی میں کرے خواہ ایسا فرض قانونی ہو یا اخلاقی یا ایسے اُمور کی بابت اپنے کاروبار کی انجام دہی میں کرے جس سے اوسکی غرض وابستہ ہو ۔ جب ایسے بیانات بطور مناسب کیئے جائیں اور بلحاظ ضرورت جائز ہوں اور ایمانداری کے ساتھ کیئے جائیں تو وہ مصلحت عامہ کے اصول پر ذمہ داری سے محفوظ کیئے گئے ہیں ۔

(۳) مشروط حفاظت کا حق حاصل ہے یا نہیں قانونی سوال ہے جب عدالت کی یہہ رائے ہو کہ جس موقع پر بیانات کیئے گئے ہیں وہ مشروط حفاظت کا موقع ہے تو عدالت کو اس واقعہ کا تصفیہ کرنا ہوگا کہ آیا بیانات صریح کینہ سے کیئے گئے ہیں یا نہیں ۔

(۴) جب بیانات مشروط حفاظت کے موقع پر کیئے گئے ہوں تو مدعی پر اس امر کا بار ثبوت ہوگا کہ وہ صریح کینہ سے کیئے گئے ہیں ۔

(۵) بیانات صریح کینہ سے کیئے گئے متصور ہونگے جب اوسکے کیئے جانیکی وجہ تحریک ناجائز ہو مثلاً غصہ ۔ برے خیالات یا جس شخص کے خلاف

وہ کیئے گئے ہیں اوسکو بطور ناجائز مضرت پہونچانیکی نیت ۔ جب کوئی شخص بیانات سچ باور کر کے کرے تو مشروط حفاظت کا حق محض اسوجہ سے زائل نہ ہو جائیگا کہ اوسکو باور کرنے کی معقول وجہ نہ تھی ۔

(۱۰۲) عام اصول یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیانات مزیل حیثیت عرفی کرے تو وہ اون کی بابت ذمہ دار ہے ۔ ایسی صورت میں قانون کینہ کا قیاس کرتا ہے ۔ لیکن جب بیانات ایسے موقع پر کئے جائیں کہ بیان کنندہ پر کوئی قانونی یا اخلاقی فرض ہو یا اوس کو اون بیانات کے کرنے کا حق ہو تو اوس خاص موقع کی وجہ سے قانون کینہ کے قیاس کی تردید کرتا ہے بجز اس کے کہ مدعی صریح کینہ ثابت کرے جب بیانات کسی قانونی یا اخلاقی فرض کی انجام دہی یا کسی حق کے نفاذ میں کئے جائیں تو اون کی بابت اوسوقت تک ذمہ داری نہ ہو گی جب تک یہہ ثابت نہ کیا جائے کہ وہ بیانات کینہ سے کئے گئے ہیں ۔

مشروط حفاظت سے کیا مراد ہے؟

(۱۰۳) قانون کی رو سے مشروط حفاظت کسی خاص غرض سے عطا کی گئی ہے اور مدعی علیہ ذمہ داری سے صرف اوس صورت میں محفوظ ہو سکتا ہے جب وہ اوس غرض کے اندر عمل کرے ۔ جب بیانات مزیل حیثیت عرفی کرنے میں اوس کی وجہ تحریک ناجائز ہو تو حفاظت کا حق باقی نہیں رہتا ۔ جب بیانات غصہ سے یا کینہ کی تکمیل کے لئے کیئے جائیں تو اون کی وہ غرض نہیں ہوتی ہے جس کے لئے کہ حفاظت عطا کی گئی ہے اور اس لئے حفاظت کا حق باقی نہیں رہتا ۔ کینہ سے صریح کینہ مراد ہے نہ کہ قانونی کینہ جس کا ہر بیان مزیل حیثیت عرفی کی صورت میں قیاس قایم کیا جاتا ہے ۔ جب کوئی شخص ایسے بیانات کرے جن کو وہ جھوٹ جانتا ہو تو صریح کینہ ثابت تصور کیا جائیگا یا جب کوئی شخص غصہ یا کسی اور ناجائز وجہ تحریک سے مدعی علیہ کے متعلق ایسے بیانات کرے جن کو وہ سچ نہ جانتا ہو اور وہ بغیر تحقیقات کئے ہوئے بے احتیاطی سے غصہ یا ناجائز وجہ تحریک سے وہ بیانات کرے تو یہہ قیاس کیا جاسکیگا کہ جس وجہ سے مشروط حفاظت کا حق عطا کیا گیا تھا اسوجہ کے اندر عمل نہیں کیا گیا ہے بلکہ وہ بیانات ناجائز غرض کی تکمیل کیلئے کیئے گئے ہیں ۔

صریح کینہ سے کیا مراد ہے؟

ہر شخص کو اپنے چال چلن کی حفاظت کا حق حاصل ہے جب کوئی شخص اوسکے

چال چلن پر حملہ کرے تو وہ حملہ آور کو جواب دیسکتا ہے (کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۳۱۸)۔
جب بیانات اس علم سے کیئے جائیں کہ وہ جھوٹ ہیں تو مشروط حفاظت کا حق قائم نہیں رہتا۔ (مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۴)۔
جب برادری کی پنچایت کو کسی معاملہ میں دست اندازی کا حق حاصل ہو اور وہ شخص متضرر کو جوابدہی کا موقع دیکر نیک نیتی سے کوئی فیصلہ کرے تو اوس کی بابت ہرجہ کا دعویٰ نہ ہوسکیگا۔ ایسی صورت میں مدعی کا فرض ہے کہ کینہ ثابت کرے (بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۳۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۵۔ بمبئی لا رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۶۸۴۔ پنجاب رکرڈز بابتہ ۱۸۸۲ء مقدمہ نمبر ۱۴۰)۔

(۱۰۴) جب کسی شخص کے پاس کوتوالی سے یہہ اطلاع وصول ہو کہ اوسکے مہمان کے ملازم نے سابق میں سرقہ کا ارتکاب کیا ہے اور اوس سے احتیاط رکھنی چاہیئے اور وہ شخص اپنے مہمان کو اوس چٹھی کی اطلاع کردے تو ایسی اطلاع سوشل اور اخلاقی فرض کی انجام دہی میں کی گئی متصور ہوگی اور مشروط حفاظت کا حق ہوگا۔ جب تک یہہ ثابت نہ ہو کہ ایسی اطلاع صریح کینہ سے دی گئی ہے اوسوقت تک ذمہ داری عائد نہ ہوگی۔ (انڈین کیسز جلد ۱۶ صفحہ ۳۳۵)۔

سوشل اور اخلاقی فرض۔

جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اوس کی درخواست پر اور اوسکی حفاظت کی غرض سے مشورہ دے تو ایسا مشورہ ذمہ داری سے محفوظ ہے۔ یہہ امر کہ اوس موقع پر شخص ثالث موجود تھا کوئی فرق پیدا نہیں کرتا۔ یہہ امر مشتبہ ہے کہ جب مشورہ بغیر دوسرے شخص کی درخواست کے دیا جائے تو آیا وہ ذمہ داری سے محفوظ ہوگا۔
جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو ملازم رکھنا چاہے یا اوس کو بطور خیرات کچھ دینا چاہے اور وہ کسی شخص ثالث سے اوس کے حالات دریافت کرے تو شخص ثالث اوس شخص کے متعلق جو بیانات کرے وہ ذمہ داری سے محفوظ ہیں۔
جب کوئی سرکاری ملازم اوس رپورٹ میں جو وہ اپنے افسر اعلیٰ کے پاس پیش کرے کسی شخص کے متعلق بیانات بحیثیت عرفی درج کرے تو ایسے بیانات ذمہ داری سے محفوظ ہیں۔ (بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۵۸۵۔ انڈین کیسز جلد ۱۹ صفحہ ۴۸۰)۔
جب گرجے کے اسٹاف کی کوئی عورت کسی مرد سے نکاح کرنے والی ہو تو

پادری کا اوس عورت سے اوس مرد کے متعلق ایسے بیانات کرنا جو مُزیل حیثیت عرفی ہوں ذمہ داری سے محفوظ ہے۔ (پنجاب رکرڈز بابتہ ۱۹۰۸ء مقدمہ نمبر ۸۳)۔
کسی کمپنی کے منیجر کا کمپنی کے ڈائرکٹروں کو یہہ تحریر کرنا کہ مدعی کا دیوالہ نکلنے والا ہے ذمہ داری سے محفوظ ہے۔ (مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۵)۔
جب کوئی شخص مجلس وضع قوانین۔ یا مجلس صفائی یا لوکل بورڈز کی رکنیت کا امیدوار ہو تو ووٹ دہندگان سے اوس شخص کے چال چلن کے متعلق بیانات کرنا ذمہ داری سے محفوظ ہے۔

(۱۰۵) ذمہ داری سے محفوظ ہونیکا موقع اوسوقت بھی پیش آتا ہے جب بیانات جو کیئے گئے ہوں وہ ایسی نوعیت کے ہوں کہ جو شخص اون کو کرے اوس کے متعلق بطور مناسب یہہ کہا جاسکے کہ اوس کو اوس معاملہ سے غرض ہے اور یہہ بیانات ایسے شخص سے کیئے جائیں جس کو اوس معاملہ سے اوسی طرح غرض ہو۔ جب ایک ریلوے کمپنی نے ایک گارڈ کو اوس کی غفلت کی وجہ سے خدمت سے موقوف کیا اور اپنے ماہانہ سرکلر میں جو ریلوے ملازمین میں تقسیم ہوتا تھا اوس گارڈ کا نام مع اون حالات کے شایع کیا جن میں وہ گارڈ خدمت سے علیحدہ کیا گیا تھا تو قرار دیا گیا کہ ریلوے کمپنی ذمہ داری سے محفوظ ہے۔ لیکن اگر ایسے بیانات عوام میں یا ایسے اشخاص میں شائع کیئے جائیں جن کو اوس معاملہ سے غرض نہ ہو تو وہ ذمہ داری سے محفوظ نہ ہونگے۔ (مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۱۴)۔

جب کسی شخص کو کسی معاملہ میں غرض ہو تو اوسکا اوس معاملہ کے متعلق کسی دوسرے شخص سے بیانات کرنا جسکو غرض ہو ذمہ داری سے محفوظ ہے

تمثیلات

(۱) جب کسی شخص کو اوس کے پیشہ کے کام میں مضرت پہونچانے کے لئے کوئی بیان مُزیل حیثیت عرفی عام طور پر شائع کیا جائے تو وہ ذمہ داری سے محفوظ نہ ہوگا۔ مثلاً جب کسی پادری کی حدود کے اندر کوئی شخص مدرسہ قائم کرنے والا ہو تو اوس شخص کے متعلق بیانات مزیل حیثیت عرفی شائع کرنا ذمہ داری سے محفوظ نہ ہوگا۔

(۲) کسی مضمون کا بذریعۂ پیغام تار برقی بھیجنا ذمہ داری سے محفوظ نہ ہوگا گو ممکن ہی کہ اوس مضمون کا بذریعہ چٹھی بھیجنا ذمہ داری سے محفوظ ہو۔

(۳) ایک مضمون زید کے پاس بذریعہ چٹھی بطور جائز بھیجا جاسکتا تھا لیکن وہ سہواً اوس لفافہ میں رکھ دیا گیا جو بکر کا موسومہ تھا اور اسطرح اوسکی اشاعت بکر کو ہوئی۔ قرار دیا گیا کہ ایسی اشاعت ذمہ داری سے محفوظ نہیں ہے۔

(۴) جب کسی مضمون کی اطلاع جو ضمنی طور پر ہو جائے مثلاً مضمون اثنائے کاروبار میں نقل کرنے کے لئے محرروں کو دیا جائے یا سالسٹر اپنے محرر کو لکھوائے تو ایسی اطلاع ذمہ داری سے محفوظ ہوگی۔

(۵) کاغذات متعلقہ پارلیمنٹ کا اقتباس ذمہ داری سے محفوظ ہے اگر وہ نیک نیتی سے بغیر کینہ کے شائع کیا جائے۔ (کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۵۹۸۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۷۱۳)۔

(۶) کسی عدالتی کارروائی کی صحیح رپورٹ بغیر کینہ کے شائع کرنا ذمہ داری سے محفوظ ہی۔

(۷) ایسی کارروائی کا جو از قسم عدالتی ہو نیک نیتی سے بغیر کینہ کے شائع کرنا ذمہ داری سے محفوظ ہے۔

فصل ۵۶

معافی مانگنا

(۱۰۶) - (۱) یہہ امر کہ مدعی علیہ نے امر مزیل حیثیت عرفی کی اشاعت کی وجہ سی مدعی سے معافی مانگی ہے اوس کو ذمہ داری سے محفوظ رکھنے کے لئے کافی نہیں ہے لیکن جب مدعی علیہ نے دعوے کے ارجاع کے قبل یا جب دعویٰ اسطرح رجوع کیا گیا ہو کہ اوس کو معافی مانگنے کا موقع نہ ملا ہو دعویٰ کے ارجاع کے بعد جسقدر جلد ممکن تھا معافی مانگی ہے تو یہہ امر ہرجہ کی تخفیف کے طور پر کام میں لایا جاسکتا ہے

معافی مانگنا۔

(۲) جب دعویٰ کسی اخبار یا رسالہ کے مقابلہ میں ہو جسمیں امر مزیل حیثیت عرفی شائع ہوا ہو تو یہہ جوابدہی کافی ہوگی کہ وہ مضمون بغیر صریح کینہ اور بغیر غفلت کے شائع کیا گیا تھا اور دعویٰ رجوع ہونے کے قبل یا جب دعویٰ اسطرح رجوع کیا گیا ہو کہ ارجاع دعویٰ کے قبل معافی مانگنے کا موقع نہ ہو ارجاع دعوے کے بعد جسقدر جلد ممکن تھا

مدعی علیہ نے اوس اخبار یا رسالہ میں بلا شرط معافی شائع کی یا اگر وہ اخبار یا رسالہ ایک ہفتہ سے زیادہ وقفہ سے شائع ہوتا ہو تو کسی ایسے اخبار یا رسالہ میں جس کو مدعی نے منتخب کیا ہو بلا شرط معافی شائع کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہو۔ اس جوابدہی کے ساتھ عدالت میں مدعی کے مواخذہ کے طور پر رقم داخل کی جانی چاہیئے اور اوس کے ساتھ کوئی دوسری جوابدہی نہ پیش کی جانی چاہیئے۔

فصل ۵۹

جائداد کی ملکیت یا مال کی حیثیت کا ازالہ

(۱۰۷)۔ (۱) "جائداد کی ملکیت کا ازالہ" اوسوقت کہا جاتا ہے جب غلط بیانات کے ذریعہ سے کسی جائداد کے متعلق کسی شخص کے ملکیت کے حقوق کو ناقص ظاہر کیا جائے۔

جائداد کی ملکیت کا ازالہ

(۲) "مال کی حیثیت کا ازالہ" اوسوقت کہا جاتا ہے جب غلط بیانات کے ذریعہ سے کسی مال کو جسے کسی شخص نے بنایا ہو یا جسے کوئی شخص فروخت کرتا ہو ناقص ظاہر کیا جائے۔

مال کی حیثیت کا ازالہ

(۳) جائداد کی ملکیت یا مال کی حیثیت کا ازالہ بذریعہ تقریر یا تحریر یا طبع ہو سکتا ہے۔

(۴) جائداد کی ملکیت یا مال کی حیثیت کے ازالہ کی بابت دعویٰ ہو سکیگا جبکہ :-

(الف) بیان غلط ہو۔

(ب) اشاعت کینہ سے کی گئی ہو۔

(ج) اشاعت سے کوئی خاص ہرجہ ہوا ہو۔ ایسے دعاوی میں محض قانونی کینہ ثابت کرنا کافی نہ ہوگا۔ صریح کینہ ثابت ہونا چاہیئے۔ (کلکتہ جلد ۴۳ صفحہ ۴۹۵)۔

جب کوئی تاجر اپنے مال کی تعریف اس غرض سے کرے کہ وہ فروخت ہو سکے اور ایسی تعریف کرنے میں دوسرے تاجر کے مال کی برائی کرے تو

دعوے نہ ہوسکیگا گو ایسی بڑائی کینہ سے کی گئی ہو اور دوسرے تاجر کو خاص ہرجہ بھی ہوا ہو۔ تجارت کی اغراض کے لیئے ایسے بیانات ذمہ داری سے محفوظ قرار دیئے گئے ہیں۔ ایسی صورت میں ذمہ داری سے محفوظ رہنے کیلیئے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ مدعی علیہ کا منشاء صرف اپنے مال کو فروخت کرنے کا تھا نہ کہ دوسرے تاجر کو مضرّت پہونچانے کا۔

باب ۲

کینہ سے فوجداری کارروائی رجوع کرنا۔

فصل ۶۰

عام قاعدہ

کینہ سے فوجداری کارروائی رجوع کرنا۔

(۱۰۸)۔ (۱) کینہ سے فوجداری کارروائی رجوع کرنا اوس وقت سمجھا جائیگا جب کینہ سے اور بغیر جائز اور مناسب وجہ کے فوجداری کارروائی رجوع کی گئی ہو جس میں مستغیث ناکام رہا ہو۔

(۲) جب کینہ سے فوجداری کارروائی رجوع کی گئی ہو جس سے ملزم کو واقعی نقصان پہونچا ہو تو وہ ٹارٹ ہے جس کی بابت اوس کو ہرجہ کے دعوے کا حق ہے۔

کینہ سے فوجداری کارروائی رجوع کرنیکی بابت ہرجہ کی ذمہ داری کن اُمور کے ثابت کرنے پر عائد ہوگی۔

(۱۰۹) کینہ سے فوجداری کارروائی رجوع کرنے کی بابت ہرجہ کی ذمہ داری مفصلۂ ذیل امور کے ثابت ہونے پر عائد ہوگی۔

(۱) مدعی علیہ نے مدعی کے مقابلہ میں فوجداری کارروائی رجوع کی۔

(۲) اوس کارروائی کو بلا مناسب وجہ کے رجوع کیا گیا۔

(۳) وہ کارروائی کینہ سے رجوع کی گئی۔

(۴) مدعی کے حق میں اوس کارروائی کا تصفیہ ہوا۔

(۵) اوس کارروائی سے مدعی کو نقصان پہونچا۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۲۸۳۔ انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۴۵۸۔ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۵۹۱۔ انڈین کیسز جلد ۱۸ صفحہ ۷۳۷۔ انڈین کیسز جلد ۱۸ صفحہ ۸۳۰)۔

فصل ۶۱

مدعی علیہ نے مدعی کے مقابلہ میں فوجداری کارروائی رجوع کی۔

(۱۱۰)۔ (۱) یہہ ثابت ہونا ضروری ہے کہ مدعی علیہ نے مدعی کے مقابلہ میں

مدعا علیہ نے مدعی کے مقابلہ میں فوجداری کارروائی رجوع کی۔

استغاثہ رجوع کیا۔ جب مدعی علیہ نے محض واقعات کا اظہار کیا ہو اور حکام نے کارروائی کی ہو تو وہ کافی ہوگا۔

(۲) جب کسی شخص نے کارروائی کینہ سے رجوع نہ کی ہو تو وہ کینہ سے کارروائی رجوع کرنے کا اوس صورت میں مرتکب سمجھا جائیگا جب وہ اوس کارروائی کو کینہ سے اور بغیر جائز وجہ کے جاری رکھے گو اوس کو اس امر کا علم ہو گیا ہو کہ ملزم بے گناہ ہے۔ (الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۲۵ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۷ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۶۷۵)۔

کارروائی رجوع کرنا کب کہا جائے گا۔

(۱۱۱) کارروائی رجوع کرنا اوس وقت کہا جائیگا جب مدعی علیہ نے مدعی کے مقابلہ میں استغاثہ پیش کیا ہو۔ "استغاثہ" سے مراد ایسا بیان ہے جو اس امر کے متعلق کہ کوئی شخص معلوم یا نامعلوم کسی جرم کا مرتکب ہوا ہے تحریراً یا تقریراً کسی ناظم فوجداری کے روبرو اس غرض سے کیا جائے کہ وہ اس مجموعہ کی رو سے کارروائی کرے۔

بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ استغاثہ پیش ہوتے ہی یہہ سمجھا جائیگا کہ فوجداری کارروائی رجوع ہو گئی۔ (بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۲۲۶)۔

لیکن کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ محض استغاثہ پیش ہونا کینہ سے فوجداری کارروائی رجوع کرنے کی بابت ہرجہ کے دعوی کے لیئے کافی نہیں ہے بلکہ عدالت سے کوئی حکمنامہ جاری ہونا ضروری ہے۔ جب طلبنامہ یا حکمنامہ جاری ہو جائے تو کارروائی رجوع کرنا اوسی وقت سے متصور ہوگا جب استغاثہ پیش کیا گیا ہو۔ (کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۳۵۰۔ انڈین کیسز جلد ۷ صفحہ ۲۵۵۔ انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۳)

جب کوئی شخص نیک نیتی سے مجسٹریٹ کے روبرو واقعات کا اظہار کرے اور کسی خاص جرم کا الزام عائد نہ کرے اور مجسٹریٹ غلطی سے دیوانی مقدمہ کو جرم سمجھکر حکمنامۂ گرفتاری جاری کرے تو یہہ فعل مجسٹریٹ کا ہے اور وہ شخص جس نے اپنا بیان مجسٹریٹ کے روبرو کیا مجسٹریٹ کی غلطی کا ذمہ وار نہیں ہے۔ ایسی صورت میں یہہ نہ کہا جاسکیگا کہ فوجداری کارروائی اوس شخص نے رجوع کی بلکہ وہ فعل مجسٹریٹ کا ہے۔ (مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۳۶۲۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۵۰۰۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۲۷)

لیکن جب کوئی شخص مجسٹریٹ کے روبرو کسی خاص جرم کا الزام کسی شخص کے خلاف عائد کرے تو وہ ذمہ دار ہوگا کیونکہ ایسی صورت میں وہ کارروائی آغاز کرتا ہے جب کوئی شخص کسی سالسٹر کو مقرر کرے اور سالسٹر کینہ سے اور بغیر جائز وجہ کے کارروائی آغاز کرے تو وہ شخص سالسٹر کے فعل کی بابت ذمہ دار ہوگا۔ جب کسی شخص نے سچے واقعات کی اطلاع کوتوالی کو دی ہو اور کوتوالی اپنی تحریک پر فوجداری کارروائی رجوع کرے تو وہ شخص ہرجہ کی بابت ذمہ دار نہ ہوگا لیکن جب جان بوجھکر جھوٹ بیان کیا گیا ہو اور اوس بیان کی تائید میں جھوٹے گواہ بھی پیش کیئے گئے ہوں اور اوس کے طرز سے یہہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ کوتوالی کی مدد اس غرض سے حاصل کر رہا تھا کہ ایک بے گناہ شخص کو مجسٹریٹ کے روبرو تحقیقات کے لیئے پیش کرائے تو وہ ذمہ داری سے محض اس بناء پر محفوظ نہیں رہ سکتا کہ چالان کوتوالی کی جانب سے پیش کیا گیا۔

(الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۵۲۵۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۴۴۴۔ انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۱۲۔ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۲۷۱۔ انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۳۱۵)۔

فصل ۶۲

فوجداری کارروائی بغیر جائز اور مناسب وجہ کے رجوع کیگئی۔

(۱۱۲)۔ (۱) اس امر کا بار ثبوت مدعی پر ہے کہ فوجداری مقدمہ میں مدعی علیہ نے کارروائی بغیر جائز اور مناسب وجہ کے رجوع کی۔

کارروائی بغیر جائز اور مناسب وجہ کے رجوع کی گئی

(مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۵۰۶۔ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۳۲۔ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۵۹۱۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۲۸۹۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۴۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۹ ۳۴۵۔ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۷۔ انڈین کیسز جلد ۱۹ صفحہ ۶۶۵)۔

(۲) کارروائی رجوع کرنے کے لیئے جائز اور مناسب وجہ متصور ہوگی جب کہ:—

(الف) صحیح واقعات دریافت کرنے میں مناسب احتیاط سے عمل کیا گیا۔

(ب) ایمانداری کے ساتھ گو غلطی سے اطلاع کو صحیح باور کیا گیا۔ اور

(ج) اوس اطلاع کے صحیح ہونیکی صورت میں فوجداری کارروائی رجوع کرنے کی بادی النظر میں وجہ کافی تھی۔

(۱۱۳) جائز اور مناسب وجہ قرار دینے کے لیے مفصلہ ذیل اُمور ثابت ہونے چاہیئیں :۔

جائز اور مناسب وجہ سے کیا مراد ہے؟

(۱) مستغیث ایمانداری کے ساتھ یہہ باور کرتا ہو کہ ملزم نے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

(۲) مستغیث ایمانداری کے ساتھ اون حالات کے وجود کو صحیح سمجھتا ہو جن کی وجہ سے اوس نے یہہ باور کیا کہ ملزم نے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

(۳) مستغیث کا حالات کے وجود کو صحیح سمجھنا مناسب وجوہ پر مبنی ہو یعنی ایسے وجوہ ہونے چاہیئیں جن کی بناء پر معمولی فہم کا آدمی اوسی طرح عمل کرتا جس طرح مستغیث نے کیا۔

(۴) اون حالات کے صحیح ہونے کی صورت میں ملزم کے مجرم ہونیکا بطور مناسب قیاس ہوسکے۔

(کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۵۳۷۔ الہ آباد جلد ۴۲ صفحہ ۳۶۳۔ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۶۷۵)۔

مستغیث اس بناء پر ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہوسکتا کہ اوس نے اپنا کام ایک ہوشیار کارندہ کے سپرد کیا تھا یا کسی وکیل سے رائے حاصل کر لی تھی۔ (پنجاب رکرڈز بابتہ ۱۸۸۴ء مقدمہ نمبر ۴۴۔ مدراس لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۱۱۰ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۵۶۰)۔

محض شبہ کی بناء پر فوجداری کارروائی رجوع کرنا جائز اور مناسب متصور نہیں ہوسکتا۔ (بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۲۲۶)۔

جب مجسٹریٹ نے جرم ثابت قرار دیکر ملزم کو سزا دی ہو اور مرافعہ میں ملزم بری ہو جائے تو مجسٹریٹ کے مجرم قرار دینے کی وجہ سے یہہ قیاس کیا جائے گا کہ مستغیث کو استغاثہ پیش کرنے کی جائز اور مناسب وجہ تھی۔ (الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۲۶ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۲ صفحہ ۸۱۸۔ نوٹ الہ آباد لا جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۴۲۳۔ مدراس جلد ۲۶

صفحہ ۵۰۶ - مدراس لاجرنل جلد ۱۶ صفحہ ۱۸ -)

عدالت فوجداری کی کارروائی دیوانی دعوی میں بطور شہادت استعمال نہیں کیجا سکتی - (ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۹ - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۴) -

فصل ۶۳
کینہ

(۱۱۴) "کینہ" سے لازمی طور پر غصہ یا بُرے خیالات مراد نہیں ہیں بلکہ اوسمیں ہر ناجائز اور نامناسب وجہ تحریک داخل ہے یعنی ایسی وجہ تحریک جس کی غرض حصول انصاف کے سوائے کچھ اور ہو -

کینہ سے کیا مراد ہے؟

(الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۳۶۳ - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۵۳۷ - انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۴۵۸)

جب فوجداری کارروائی رجوع کرنے کے لئے جائز اور مناسب وجہ نہ ہو تو کینہ کا قیاس بغیر اور شہادت کے کیا جاسکیگا لیکن ایسا قیاس قطعی نہیں ہے اور اوسکی تردید کی جاسکے گی - (الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۳۶۳ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۵۳۷ - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۳ -) -

جائز اور مناسب وجہ کی عدم موجودگی سے معنوی کینہ (قانون کی نظر میں کینہ) مستنبط نہیں ہوتا - (مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۹ - مدراس جلد ۲ صفحہ ۵۴۹ -) -

تمثیلات

(۱) جب کوئی شخص فوجداری کارروائی اس غرض سے رجوع کرے کہ ملزم اوسکے مقابلہ میں دیوانی دعوے نہ کرے - یا گواہی نہ دے - یا دوسرے اشخاص خوف زدہ ہوکر اوسکی جائداد پر غارت گری نہ کریں تو ایسی وجہ تحریک ناجائز اور نامناسب متصور ہوگی اور وہ کینہ کی حد تک پہونچ سکتی ہے -

(۲) جب کسی شخص پر بطور جائز حملہ کیا گیا ہو اور وہ یہہ جانکر کہ اوسکو کوئی وجہ شکایت کی نہیں ہے فوجداری کارروائی رجوع کرے تو کینہ کا قیاس کیا جائیگا -

(۳) یہہ ممکن ہے کہ فوجداری کارروائی بغیر جائز اور مناسب وجہ کے رجوع کیگئی ہو لیکن کینہ سے نہ کی گئی ہو - بیوقوفی اور کینہ مترادف نہیں ہیں - اگر مستغیث

ایمانداری کے ساتھ ملزم کو مجرم باور کرتا ہو اور اس امر کی کوئی شہادت نہ ہو کہ کارروائی رجوع کرنے کی کوئی نامناسب وجہ تحریک تھی تو یہہ نہ کہا جاسکیگا کہ اوس نے کینہ سے عمل کیا گو اوس نے واقعات دریافت کرنے میں احتیاط سے کام نہ لیا ہو اور اوس کو کارروائی رجوع کرنیکی جائز اور مناسب وجہ نہو۔ جائز اور مناسب وجہ کی عدم موجودگی سے جو قیاس ہوتا ہے اوس کی تردید اس واقعہ سے ہو جاتی ہے کہ وہ ایمانداری کیساتھ ملزم کو مجرم باور کرتا تھا۔

(۴) جب مستغیث نے ایمانداری کے ساتھ اور نیک نیتی سے کارروائی رجوع کی ہو تو وہ ذمہ دار نہوگا گو اوس نے حافظہ کی خرابی کی وجہ سے غلطی سے مدعی کے مقابلہ میں کارروائی رجوع کی ہو۔

(۵) مستغیث کی کارروائی رجوع کرنے کے وقت جو دماغی حالت ہو اوس کا لحاظ کیا جائیگا (انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۵۰)۔

(۶) جب یہہ ممکن ہو کہ مستغیث نے کارروائی اپنے فرض کی انجام دہی میں کی ہو تو قیاس یہہ کیا جائیگا کہ اوس نے وہ فعل اپنے فرض کی انجام دہی میں کیا ہے ایسی صورت میں مدعی کو یہہ ثابت کرنا چاہیے کہ مستغیث نے وہ کارروائی اپنے فرض کی انجام دہی کی غرض سے نہیں کی بلکہ اوس کی وجہ تحریک نامناسب تھی۔ (بمبئی لا رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۳۱)۔

(۷) جماعت متحدہ کے مقابلہ میں کینہ سے فوجداری کارروائی رجوع کرنیکی بابت ہرجہ کا دعویٰ ہو سکتا ہے۔

فصل ۶۴

استغاثہ کا ناکام رہنا۔

(۱۱۵) یہہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ فوجداری کارروائی کا تصفیہ مدعی کے موافق ہوا۔ یہہ قاعدہ اوس صورت میں بھی متعلق ہے جب مجسٹریٹ کے حکم کا مرافعہ نہ ہوسکتا ہو۔ یہہ قاعدہ اس اصول پر مبنی ہے کہ عدالت فوجداری کے احکام کو عدالت دیوانی منسوخ نہیں کرسکتی ہے اور یہہ نامناسب ہے کہ عدالت فوجداری کے

استغاثہ کا ناکام رہنا

قطعی حکم کی موجودگی میں عدالت دیوانی کو اوس کے خلاف تصفیہ کرنیکا موقع ہو۔ جبتک حکم سزا عدالت مرافعہ سے منسوخ نہ ہوا وسوقت تک کینہ سے فوجداری کارروائی رجوع کرنے کی بابت ہرجہ کا دعویٰ نہیں ہوسکتا۔

(مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵۸۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۸) - مدعی کو یہہ ثابت کرنا چاہئے کہ جہانتک اوس الزام کا تعلق ہے جو اوسپر عائد کیا گیا تھا وہ بے گناہ ہے اور اس کا قطعی ثبوت عدالت فوجداری کا فیصلہ ہے۔ جب تک عدالت فوجداری نے مدعی کو رہا یا بری نہ کیا ہوا وسوقت تک ہرجہ کا دعویٰ رجوع نہیں ہوسکتا (مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۵۹۔ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۵۹۱۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۲۸۱ انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۴۵۸-)

فصل ۶۵

مدعی کو نقصان ہوا ہو۔

(۱۱۶) فوجداری کارروائی کینہ سے رجوع کرنے کی بابت ہرجہ کے دعویٰ میں یہہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ اوس کارروائی کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ اوس سے مدعی کو نقصان پہونچا۔

مدعی کو نقصان ہوا ہو۔

نقصان کا مالی ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ وہ مفصلۂ ذیل اقسام میں سے کسی قسم کا ہوسکتا ہے:-

(۱) نیک نامی کو نقصان -

(۲) جان۔ جسم یا آزادی کو نقصان کا خطرہ -

(۳) جائداد کو نقصان مثلاً مقدمہ کے ضروری اخراجات۔ قانون ہرجہ مولفہ مین صفحہ ۳۴۵ -

فصل ۶۶

کینہ سے دیوالیہ قرار دینے کی کارروائی اور کینہ سے عدالتی احکام کا بیجا اجراء

(۱۱۷) جب کوئی شخص کینہ سے اور بغیر جائز اور مناسب وجہ کے کسی دوسرے شخص کے مقابلہ میں دیوالیہ قرار دئے جانیکی یا عدالتی احکام کے

کینہ سے دیوالیہ قرار دینے کی کارروائی اور عدالتی احکام کا بیجا اجراء

بیجا اجرائی کارروائی کرے تو اوس کے مقابلہ میں ہرجہ کا دعویٰ ہوسکیگا۔ (کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۸۳)۔

ایسے دعویٰ میں مدعی کو ثابت کرنا چاہیئے کہ۔

(۱) وہ کارروائی اوسکے حق میں فیصل ہوئی۔ اور

(۲) اوس کو مقدمہ کے خرچہ کے علاوہ اور نقصان ہوا ہے۔ جب عدالت دیوانی میں کوئی دعویٰ رجوع کیا جائے اور وہ دعویٰ خارج ہوجائے تو مدعی علیہ کو ہرجہ کے دعویٰ کا حق نہ ہوگا۔ ایسی صورت میں عدالت مقدمہ کا قانونی خرچہ دلاتی ہے اور وہ کافی سمجھا جاتا ہے۔ یہہ ممکن ہے کہ مدعی علیہ کے واقعی اخراجات اوس خرچہ سے زیادہ ہوئے ہوں لیکن یہہ ہرجہ کے دعویٰ کے لئے کافی وجہ نہیں ہے۔ (بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۶۰)۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی سرکار عالی کی دفعہ ۴۳۵ کی رو سے عدالت ہرجہ دلاسکتی ہے جب کسی شخص نے بیجا طریقہ سے عدالتی احکام حاصل کئے ہوں۔ جب اس دفعہ کی رو سے کوئی معاوضہ دلایا جائے تو شخص متضرر کو ہرجہ کے دعویٰ کا حق نہ ہوگا۔ جب اس دفعہ کے تحت کوئی معاوضہ نہ دلایا گیا ہو تو کوئی امر اس کے مانع نہیں ہے کہ شخص متضرر عدالتی احکام کے بیجا اجراء کی بابت ہرجہ کا دعویٰ کرے۔

جب کسی ڈگری کی تعمیل میں کسی شخص ثالث کی جائداد بیجا طور پر قرق کرائیجائے تو ایسی قرقی کی بابت ہرجہ کا دعویٰ ہوسکیگا۔ ایسے دعویٰ میں یہہ امر قابل لحاظ ہوگا کہ قرقی کرانیوالا بے قصور ہے یا ایسی قرقی غلطی سے کرائی گئی۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۹۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۰۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ مرافعات جلد ۸ صفحہ ۱۷۷۔ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۳۶۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۷۴۔ پنجاب رکرڈز بابتہ سنہ ۱۹۰۸ء مقدمہ نمبر ۱۲۹)۔

کسی شخص کو دیوالیہ قرار دئے جانے یا کسی کمپنی کی مسدودی کی کارروائی اپنی نوعیت کے لحاظ سے از قسم فوجداری ہے۔ ایسی کارروائی سے شخص متضرر کے اعتبار پر نہایت مضر اثر پڑسکتا ہے اور وہ ہرجہ کے دعویٰ کے لئے کافی وجہ ہے بالخصوص جب کارروائی کسی تجارتی کارخانہ یا دوکان کے مقابلہ میں کیجائے جب

دیوالیہ قرار دئے جانے کی کارروائی کسی تجارتی کارخانہ یا دوکان کے مقابلہ میں رجوع کی جائے توکسی خاص نقصان کے ثابت کرنے کی ضرورت نہ ہوگی کیونکہ اوس کی معتبری کو جو نقصان پہنچتا ہے وہ قانون کی نظر میں کافی نقصان ہے۔ جب کسی ایسے شخص کے مقابلہ میں کارروائی کی جائے جو تجارتی کاروبار نہ کرتا ہو توہرجہ کے دعوی میں مدعی کو یہہ ثابت کرنا چاہیے کہ اوس کو کوئی خاص نقصان پہونچا ہے۔ ہرجہ کا دعوے صرف اوس صورت میں ہوسکیگا جب اوس کارروائی کا تصفیہ مدعی کے موافق ہوچکا ہو۔ جب تک مدعی کے خلاف کوئی عدالتی حکم موجود ہو وہ ہرجہ کا دعوے نہیں کرسکتا۔

باب ۳

مقدمہ بازی میں ناجائز امداد۔

فصل ۶۷

مقدمہ بازی میں ناجائز امداد کی تعریف

(۱۱۸)۔(۱) مقدمہ بازی میں ناجائز امداد اوسوقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص ثالث کسی دیوانی مقدمہ کے فریق کو روپیہ سے یا اور طور پر ناجائز مدد دے تاکہ وہ اپنا دعویٰ چلاسکے یا اوس دعوے کی جوابدہی کرسکے۔

مقدمہ بازی میں ناجائز امداد کی تعریف۔

(۲) مفصلہ ذیل صورتوں میں شخص ثالث کی امداد ناجائز متصور نہ ہوگی:۔

(الف) جب شخص ثالث کو اوس فریق مقدمہ کے ساتھ غرض مشترک ہو۔ یا

(ب) جب شخص ثالث مدد بطور خیرات کرے اور وہ نیک نیتی سے یہہ باور کرتا ہو کہ وہ فریق مقدمہ غریب آدمی ہے اور اوسکو دوسرا امیر آدمی ستارہا ہے۔

(۱۱۹) مقدمہ بازی میں ناجائز امداد اور کینہ سے فوجداری کارروائی رجوع کرنے میں حسب ذیل امور کے متعلق فرق ہے:۔

مقدمہ بازی میں ناجائز امداد اور کینہ سے فوجداری کارروائی رجوع کرنے میں فرق۔

(۱) اول الذکر کا تعلق دیوانی مقدمات سے ہے اور ثانی الذکر کا فوجداری مقدمات سے۔

(۲) اول الذکر کی صورت میں شخص قاصر اپنے نام سے کارروائی نہیں کرتا بلکہ کسی دوسرے شخص کے نام سے کراتا ہے۔

(۳) اول الذکر کی صورت میں کینہ لازمی جزو نہیں ہے۔

(۴) اول الذکر کی صورت میں مدعی کے لیئے یہہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ اوس مقدمہ کا جس میں امداد کی گئی فیصلہ اوس کے حق میں ہوا۔

(۱۲۰) جب امداد کنندہ کو فریق مقدمہ کے ساتھ غرض مشترک ہو تو اوس کے مقابلہ میں ہرجہ کا دعویٰ نہیں ہو سکتا۔

غرض مشترک۔

تمثیلات

مفصلہ ذیل صورتوں میں غرض مشترک متصور ہوگی:۔
آقا کا ملازم کی مدد کرنا۔ ملازم کا آقا کی مدد کرنا۔ وارث۔ بھائی۔ داماد یسالا مشترک حقوق رکھنے والے۔ زمیندار اور کاشتکار جب دعویٰ کا تعلق اراضی کے حقوق سے ہو غرض مشترک رکھتے ہیں۔ غرض مشترک کی حفاظت کے لئے آپسمیں چندہ کرنا جائز ہے۔

(۱۲۱) مقدمہ بازی میں امداد کے متعلق انگلستان کا قانون ہندوستان میں بطور خاص نافذ نہیں کیا گیا ہے اور اس لئے وہ ہندوستان سے متعلق نہیں ہے۔ (مورز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۱۷۶ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۳۳۔ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۵۷۔ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۲۰۴۔ الہ آباد لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۱۸۴۔)

ہندوستان کا قانون۔

اقرارنامہ جس کی رو سے کسی مقدمہ کے لیئے رقم مہیا کرنے کا وعدہ کیا گیا ہو یا جائداد نزاعی میں حصہ دیا گیا بطور خود مصلحت عامہ کے مغائر نہیں ہے لیکن جب جائداد نزاعی کا بہت زیادہ حصہ منتقل کرنے کا اقرار کیا گیا ہو جس کی وجہ سے وہ اقرارنامہ نامناسب اور اکیوئٹی کے مغائر تصور کیا جا سکے تو وہ نافذ نہ کرایا جا سکیگا۔ جب اقرارنامہ کے معائنہ سے یہہ واضح ہوتا ہو کہ کارروائی نیک نیتی سے بطور مناسب حق حاصل کرنے کے لیئے نہیں کی گئی ہے بلکہ اوس کی غایت محض مقدمہ بازی یا جائداد کی لوٹ ہے جس سے ناجائز وجہ تحریک واضح ہوتی ہے تو ایسے اقرارنامہ سے باب ہذا کے اصول متعلق ہونگے۔ (مورز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۷۰۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۳۰۔ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۵۹۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۲۳۳۔ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۷۲۔ مدراس لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۱۷۔)

جب مقدمہ کے اخراجات کی ادائی کے معاوضہ میں (روپیہ) دینے کا اقرار کیا گیا یا جب یہہ اقرار ہوا کہ کل جائداد نزاعی مقدمہ کے اخراجات کے معاوضہ میں

دی جائیگی اور کامیابی کی صورت میں کچھ اور جائداد بھی دیجائیگی اور مقدمہ چلانیکا حق بھی خود اوس کو حاصل ہوگا تو قرار دیا گیا کہ ایسا اقرارنامہ نامناسب اور مصلحت عامہ کے مغائر ہے۔
(الہ آباد جلد ۵ اصفحہ ۳۵۲ - پنجاب رکرڈز بابت ۱۸۸۹ء مقدمہ نمبر ۱۵۰ پنجاب رکرڈز بابت ۱۸۹۴ء مقدمہ نمبر ۷۹ - مدراس لاجرنل جلد ا صفحہ ۳۴۰ - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۷۷۴ - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ اصفحہ ۱۹۱ - بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۰۲) -
جب بائع نے اپنی ضرورت کے خیال سے جائداد کی کم قیمت قبول کی یا اصل رقم بلاسود کے واپس کرنیکا وعدہ کیا اور سود کے معاوضہ میں جائداد نزاعی کا ایک مناسب حصہ دینے کا اقرار کیا تو قرار دیا گیا کہ ایسا اقرار قانوناً جائز ہے۔
(مدراس جلد ۱۳ اصفحہ ۱۱۸ - مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۷ ۳ - مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۲ - پنجاب رکرڈز بابت ۱۹۰۶ء مقدمہ نمبر ۲۶) -

باب ۱۴

پھُسلا لے جانا

فصل ۶۸

پھُسلا لے جانا اور پناہ دینا

(۱۲۲) ایسے شخص پر ہرجہ کا دعویٰ ہو سکیگا جو کسی دوسرے شخص کی زوجہ یا ملازم پر جان بوجھکر حملہ کرے یا اوسکو پھسلا لے جائے یا کسی ایسی زوجہ یا ملازم کو جان بوجھکر پناہ دے جسنے اپنے شوہر یا آقا کو ناجائز طور پر چھوڑ دیا ہو۔

پھسلا لے جانا اور پناہ دینا

اس دعویٰ کی اصلی بنا یہہ ہے کہ شوہر اپنی زوجہ کی صحبت سے اور آقا اپنے ملازم کی خدمت سے محروم ہوتا ہے۔

ملازم کو پھُسلانے کی صورت میں آقا وہ رقم بطور ہرجہ کے پاسکیگا جسکا اوسے فی الواقع نقصان ہوا ہو۔ جب کسی شخص کی غفلت سے ملازم کو ضرر پہونچے اور آقا اوس کی خدمت سے محروم رہے تو آقا اپنے نقصان کی بابت اوس شخص سے ہرجہ پاسکیگا۔

فصل ۶۹

(۱۲۳)۔ (۱) باپ یا ماں اوس شخص کے مقابلہ میں ہرجہ کا دعویٰ کر سکیں گے جو اون کی بیٹی کو اوسوقت پھسلا لے جائے جب وہ اون کی خدمت میں ہو جس کی وجہ سے وہ خدمت سے محروم ہو جائیں۔

پھُسلا لے جانیکی بابت ہرجہ کا معمولی دعویٰ۔

(۲) مدعی کو ثابت کرنا چاہئے کہ۔

(الف) جس لڑکی کو پھُسلایا گیا ہے وہ پھسلا لے جانے کے وقت اُسکی صریح یا معنوی خدمت میں تھی۔

(ب) مدعی خدمت سے اسوجہ سے محروم رہا کہ وہ حاملہ ہو گئی

یا مدعی علیہ نے اوس کو مدعی کے پاس نہ آنے دیا۔

(۳) بیٹی معنوی طور پر اپنے والدین کی خدمت میں ہے اگر وہ گھر پر رہتی اور فی الواقع خفیف خدمت بھی انجام دیتی ہو۔

(۴) جب بیٹی کی عمر ۲۱ سال سے کم ہو اور وہ ناکتخدا ہو اور کسی دوسرے شخص کی ملازمت میں نہ ہو تو اوس کے متعلق قیاس کیا جائیگا کہ وہ اپنے والدین کی خدمت میں ہے۔

اس قسم کے دعویٰ کی اصلی وجہ یہہ ہے کہ پھسلالے جانے سے اوس لڑکی کو جو مضرت پہونچی ہے اور خاندان کی عزت پر جو مضر اثر پڑا ہے اوس کی تلافی کیجاوے لڑکی خود دعویٰ نہیں کرسکتی ہے کیونکہ اوس کی رضامندی سے فعل وقوع میں آتا ہے اور جو شخص کسی فعل کے متعلق رضامند ہوگیا ہو وہ اوس کی شکایت نہیں کرسکتا۔ دعویٰ برائے نام اوس خدمت کی بابت کیا جاتا ہے جس سے باپ محروم ہوتا ہے

(۱۲۴) دعویٰ والدین یا کسی ایسے شخص کی جانب سے ہوسکتا ہے جس کے دعویٰ کون کرسکتا ہے؟ زیر پرورش لڑکی ہو مثلاً متبنیٰ باپ ۔ بھائی ۔ چچا ۔ چچی وغیرہ جنکے گھر میں لڑکی رہتی ہو ۔ لڑکی کا مدعی کے گھر میں فی الواقع رہنا اور خدمت انجام دینا ارجاع دعویٰ کے لئے کافی ہے ۔ جب کوئی لڑکی کسی شخص کی ملازمت میں ہو تو باپ دعویٰ رجوع نہیں کرسکتا لیکن جب آقا اوس کو خدمت سے علیحدہ کردے اور وہ اپنے باپ کے گھر جارہی ہو اور راستہ میں کوئی شخص اوسکو پھسلالے جائے تو باپ دعویٰ کرسکیگا کیونکہ وہ باپ کی معنوی خدمت میں سمجھی جائیگی ۔ جب کوئی لڑکی بطور مہمان کسی عزیز کے پاس چلی جائے تو وہ باپ کی خدمت میں متصور ہوگی ۔

ایک لڑکی کے شوہر نے اوسکو چھوڑ دیا تھا اور وہ اپنے باپ کے پاس رہتی تھی ۔ اوسوقت اوسکو ایک شخص پھسلالے گیا ۔ اوس کے مقابلہ میں فوجداری کارروائی کی گئی اور باپ نے اوس خرچہ کا دعویٰ کیا جو فوجداری مقدمہ میں عاید ہوا تھا ۔ قرار دیا گیا کہ باپ وہ خرچہ بطور ہرجہ کے پاسکتا ہے ۔ (الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۷ ۔)

اس مسئلہ کے متعلق اختلاف رائے ہے کہ آیا ہندوستان میں باپ خدمت کے

محروم رہنے کی بابت ہرجہ کا دعویٰ کرسکتا ہے۔

فصل ۱۶

والدین کی بداعمالی

(۱۲۵) جب والدین اپنی بیٹی کو بدچلن اور عیاش مردوں سے ملنے دیں یا اوسکے پھسلا لیجانے کا خطرہ پیدا کریں تو وہ ہرجہ کا دعویٰ نہیں کرسکتے

والدین کی بداعمالی کا اثر

جب باپ نے ایک ایسے مرد کو اپنی بیٹی سے شادی کی غرض سے ملنے دیا جس کی زوجہ زندہ تھی۔ زوجہ بیمار تھی اور اوس کی زیست کی اُمید نہ تھی۔ باپ نے باوجود ان واقعات کے علم کے اوس مرد کو بیٹی سے ملنے دیا۔ اوس مرد کے اوس لڑکی سے ناجائز تعلقات ہوگئے۔ قرار دیا گیا کہ باپ ہرجہ کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔

فصل ۱۷

پھُسلا لے جانے کے معمولی مقدمات میں ہرجہ۔

(۱۲۶)۔ (۱) پھُسلا لے جانے کے مقدمات میں ہرجہ کا تعیّن کرنیمیں مفصلہ ذیل اُمور کا لحاظ رکھا جائیگا:۔

ہرجہ کا تعیّن کرنیمیں کن اُمور کا لحاظ رکھا جائیگا۔

(الف) مدعی کو جو واقعی نقصان ہوا ہو جس میں لڑکی کی بیماری کے اخراجات شامل ہیں۔

(ب) لڑکی کی خدمت سے محروم رہنے کی بابت معاوضہ اور نیز بے عزّتی۔ فکر اور تکلیف کی بابت معاوضہ۔

(۲) جب مدعی علیہ نے کمینہ حرکت کی ہو تو ہرجہ میں اضافہ ہوسکیگا۔ اگر مدعی علیہ یہہ ثابت کرسکے کہ لڑکی کا چال چلن اچھا نہیں ہے تو مقدار میں کمی ہوسکیگی۔

باب ۵

تجارت کو ناجائز نقصان

فصل ۷۲

نقض معاہدہ کی تحریک

(۱۴۷) کوئی شخص جو جان بوجھکر اور بغیر کافی وجہ کے کسی شخص سے یہہ تحریک کرے کہ وہ شخص ثالث سے کسی معاہدہ کا نقض کرے جسکی وجہ سے شخص ثالث کو نقصان ہو تو وہ ٹارٹ کا مرتکب ہوگا۔

نقض معاہدہ کی تحریک۔

یہہ اصول ہر قسم کے معاہدات سے متعلق ہے مثلاً ناٹک میں گانے کا معاہدہ یا مال فروخت کرنے کا معاہدہ یہہ قاعدہ اوس صورت میں متعلق ہوگا جب مدعی علیہ نے کسی شخص سے کسی معاہدہ کا نقض کرایا ہو۔ یہہ قاعدہ اوس صورت میں متعلق نہ ہوگا جب ایک شخص کسی دوسرے شخص کو یہہ تحریک کرے کہ وہ شخص ثالث کی ملازمت قبول نہ کرے یا اوس سے کوئی معاہدہ نہ کرے گو ایسی تحریک کے ساتھ جبر یا سختی استعمال نہ کی گئی ہو۔

مدعی ہرجہ پانیکا مستحق اوسوقت ہوگا جب یہہ ثابت ہو کہ۔

(۱) مدعی علیہ نے نقض معاہدہ کی تحریک کی۔

(۲) مدعی علیہ یہہ جانتا تھا کہ معاہدہ ہو چکا ہے۔

(بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۵۹۸)

ایسے دعوی میں کینہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر کینہ بیان کر کے ثابت کیا جائے تو اوسکا یہہ نتیجہ ہوگا کہ مدعی علیہ اوس استثناء سے فائدہ نہ اوٹھا سکیگا جو نقض معاہدہ کی تحریک کرنیوالے اور نقض معاہدہ کرنیوالے کے باہمی تعلقات کیوجہ سے متعلق ہو سکتا۔ (انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۴۷۵)۔

تمثیلات

(۱) زید نے بکر کے ساتھ اس غرض سے ملازمت کا معاہدہ کیا کہ وہ اوسکے ناٹک میں

دو مہینہ تک گائیگا۔ خالد نے اس معاہدہ کے نقض کی تحریک جان بوجھکر کی۔ خالد پر ہرجہ کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔

(۲) زید نے ہندہ سے ازدواج کا معاہدہ کیا۔ زید کی ماں نے کینہ سے غلط بیانات کے ذریعہ سے زید کو نقض معاہدہ کی تحریک کی۔ قرار دیا گیا کہ زید کی ماں ہرجہ ادا کرنیکی ذمہ دار ہے۔ والدین یا ولی مشورہ دینے کا حق رکھتے ہیں لیکن جب مشورہ کینہ سے اور غلط بیانات کے ذریعہ سے دیا جائے تو قانونی ذمہ داری عائد ہوگی۔

فصل ۴۷

دھمکی۔ جبر اور سازش سے تجارت میں مُخل ہونا۔

دھمکی جبر وغیرہ سے تجارت میں مُخل ہونا۔

(۱۲۸) کوئی شخص جو عمداً اور بغیر کافی وجہ کے دھمکی۔ تخویف یا جبر سے یا ستا کر کسی شخص کو یہہ تحریک کرے کہ وہ کسی شخص ثالث کا کام نہ کرے یا اوس سے تجارت نہ کرے جس سے اوس شخص ثالث کو نقصان پہونچے تو وہ ٹارٹ کا مرتکب ہوگا۔

تمثیلات

(۱) مدعی سمندر کے کنارہ پر دیسی آدمیوں کے ہاتھ اپنا سامان فروخت کررہا تھا۔ مدعی علیہ نے اون آدمیوں کی طرف بندوق چلائی۔ وہ سب آدمی بھاگ گئے۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ٹارٹ کا مرتکب ہوا۔

(۲) ایک کارخانہ کے مزدوروں کو مدعی علیہ نے دھمکی دی کہ اگر وہ کارخانہ میں کام کرینگے تو اونکو زدوکوب کیجائیگی اور اون کے خلاف دعاوی رجوع کئے جائینگے۔ مزدوروں نے کام بند کردیا۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ٹارٹ کا مرتکب ہوا۔

(۳) کسی مالک کارخانہ کو خاص آدمیوں کو مزدوری پر رکھنے کے نتائج سے محض آگاہ کرنا ٹارٹ نہیں ہے۔

(۴) جب چند آدمی بذریعہ سازش کسی کارخانہ کی تجارت کو نقصان پہونچائیں تو وہ ہرجہ کے ذمہ دار ہونگے۔ (کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۵)۔

(۵) سازش کی بناء پر ذمہ داری عاید ہونیکے لئے یہہ ضروری ہے کہ اوس سازش کے پیش رفت میں کوئی فعل کیا جائے جس سے مضرت پہونچے۔ جب کوئی شخص جھوٹی گواہی دے اور یہہ بیان کیا جائے کہ ایسی جھوٹی گواہی سازش کے پیش رفت میں دیگئی ہے تو بھی ہرجہ کا دعوی نہیں ہوسکتا۔ جھوٹی گواہی دینے کی صورت میں سوائے جھوٹی گواہی دینے کے جرم کی علت میں سزا دینے کے اور کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوسکتی۔ (بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۲۳۰)۔

جب مدعی علیہم نے یہہ سازش کرلی ہو کہ وہ مال کی قیمت ہراج میں نہ بڑھنے دینگے تو اون پر ہرجہ کی ذمہ داری عائد نہیں ہوسکتی۔ (بمبئی لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۴)۔

فصل ۴۷

ناجایز طور پر گاہک حاصل کرنا

(۱۲۹) کوئی تاجر جو اپنا مال اسطرح بنائے یا ظاہر کرے یا اوس پر نشان لگائے کہ معمولی خریداروں کو یہہ دھوکا ہوسکے کہ وہ مال کسی دوسرے تاجر کا ساختہ ہے اور اسطرح عمل کرنے سے یہہ احتمال ہو کہ وہ اوس دوسرے تاجر کے کچھ گاہک حاصل کرلیگا تو وہ ٹارٹ کا مرتکب ہوگا اور اوسپر ہرجہ کی ذمہ داری عائد ہوسکیگی یا اوس کے نام حکم امتناعی جاری کیا جاسکیگا۔

ناجایز طور پر گاہک حاصل کرنا

دعویٰ جو اس اصول کے تحت کیا جائے وہ اون دعاوی سے مختلف ہے جو خلاف ورزی نشان تجارت کی بابت کیئے جائیں۔

ایسے دعاوی میں یہہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ تاجر نے فریباً دھوکا دینے کی نیت سے عمل کیا ہے یا کسی شخص کو واقعی دھوکا ہوا ہے۔ اصول جسپر یہہ قاعدہ مبنی ہے یہہ ہے کہ کسی شخص کو یہہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے مال کو کسی دوسرے تاجر کا مال ظاہر کرے۔

ہر شخص کو یہہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنا نام استعمال کرے گو اوس کا یہہ نتیجہ ہو کہ اوس کا مال کسی دوسرے ہم نام تاجر کا مال سمجھا جائے لیکن جب کوئی شخص فرضی نام استعمال کرتا ہے تو حالت مختلف ہوتی ہے۔ اوس کے ایسے عمل کے متعلق

حکم امتناعی صادر کیا جاسکیگا اگر یہہ ثابت ہو کہ اوس سے دہوکا ہو سکتا ہے۔
جب کوئی شخص اپنا نام دہوکا دینے کی نیت سے استعمال کرے تاکہ وہ اپنے ہم نام تاجر کے گاہک حاصل کر سکے تو اوسکے نام حکم امتناعی جاری کیا جاسکیگا۔

باب ۶
فریب یا دھوکا
فصل ۷۵
فریب کی تعریف

(۱۳۰) "فریب" ایسے غلط بیانات پر مشتمل ہے جو دھوکا دینے کی نیت سے کیئے جائیں اور جن پر عمل کرانے کی نیت ہو اور بیان کنندہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹے ہیں یا وہ اون کا سچ ہونا باور نہ کرتا ہو یا وہ اون کی صحت یا جھوٹ دریافت کیئے بغیر بے احتیاطی سے کرے۔ عام قاعدہ یہہ ہے کہ کسی اہم واقعہ کے متعلق محض سکوت سے فریب کی بنار پر ہرجہ کا دعویٰ نہ ہوسکیگا۔

فریب کی تعریف

(۱۳۱) قانونی فریب کے اجزار حسب ذیل ہیں:۔

فریب کے اجزار

(۱) عمداً دھوکا دینا۔

(۲) اس نیت سے عمداً دھوکا دینا کہ دوسرے شخص کو اوس پر عمل کرنے کی تحریک ہو۔

(۳) اوس سے نقصان پہونچا ہو۔

(۱۳۲) عام قاعدہ یہہ ہے کہ فریب کی بنار پر ہرجہ کے دعوی کیلئے غلط بیانی ثابت ہونی چاہیئے لیکن یہہ ممکن ہے کہ بیانات اسطرح کئے جائیں کہ جو امور ظاہر کیئے گئے ہوں وہ صحیح ہوں اور اون سے غلط نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہو۔ جب ایسے بیانات دھوکا دینے کی نیت سے کیئے جائیں تو وہ فریبانہ ہوسکتے ہیں گو اون کے مندرجہ امور صحیح ہوں۔ جب کسی واقعہ کو جزءً بیان کیا جائے اور اوس کا ایک جزو حذف کر دیا جائے تو ایسا بیان صحیح ہونے کے باوجود فریبانہ ہوسکتا ہے۔ لیکن محض غفلت فریب نہیں ہے۔

سکوت کب فریب ہوسکتا ہے

فصل ۷۶

فریبانہ بیانات کی بابت کب ہرجہ کا دعویٰ ہو سکیگا۔

(۱۳۳)۔ (۱) ہرجہ کا دعویٰ ہو سکیگا جب مدعی علیہ کے فریبانہ بیانات کی وجہ سے

فریبانہ بیانات کی بابت کب ہرجہ کا دعویٰ ہو سکیگا

(الف) اوس شخص کو جس سے وہ کیئے گئے عمل کرنیکی تحریک ہوئی ہو جس سے اوس کا نقصان ہوا ہو۔ یا اور طور پر اوسکو نقصان ہوا جو اون فریبانہ بیانات کا قدرتی نتیجہ تھا۔

(ب) شخص ثالث کو اون پر عمل کرنے کی تحریک ہوئی جبکہ وہ بیانات اس صریح نیت سے کیئے گئے ہوں کہ اون کی اطلاع اوس شخص ثالث کو دی جائے اور وہ اون پر عمل کرے۔

(۲) مگر شرط یہہ ہے کہ جب فریبانہ بیان ایسے جھوٹے بیان پر مشتمل ہو جو کسی شخص ثالث کے چال وچلن۔ معتبری۔ قابلیت یا بیوپار کے طریقہ کے متعلق ہوا اور اس نیت سے کیا جائے کہ اوس شخص ثالث کا اعتبار کیا جائے یا اوسے رقم یا مال دیا جائے تو ہرجہ کا دعویٰ نہ ہو سکیگا بجز اس کے کہ وہ بیان تحریری ہو اور اوس پر مدعی علیہ کے دستخط ہوں۔

(۱۳۴) یہہ ضرور نہیں ہے کہ فریبانہ بیان اوس شخص سے کیا جائے جو اوس پر عمل کرے۔ اور نقصان برداشت کرے بشرطیکہ وہ اس نیت سے کیا گیا ہو کہ وہ اوس پر عمل کرے۔

فریبانہ بیانات کس سے کئے جانے چاہئیں۔

فریبانہ بیان مدعی سے کیا جانا لازمی نہیں ہے۔ یہہ کافی ہے کہ بیان کسی شخص ثالث سے اس نیت سے کیا جائے کہ وہ اوسکی اطلاع مدعی کو دیدے۔ یا وہ بیان کسی جماعت اشخاص سے کیا جائے جسمیں مدعی شامل ہو۔ یا وہ عوام سے کیا جائے تاکہ عوام اوسپر عمل کرسکے اور مدعی عامہ خلایق میں شامل ہونیکی حیثیت سے اوسپر عمل کرکے نقصان برداشت کرے۔

تمثیلات

(۱) زید نے فریبانہ غلط بیانات کے ذریعہ سے یہہ ظاہر کیا کہ اوسکا کارخانہ

ایک لاکھ روپیہ کا ہے۔ بکر نے اوس بیان کو صحیح باور کر کے کارخانہ خرید لیا جس سے اوسکو نقصان ہوا۔ بکر ہرجہ کا دعوی کر سکتا ہے۔ لیکن جب ایمانداری کے ساتھ کارخانہ کے منافع کے متعلق بیان بے احتیاطی سے کیا جائے تو ہرجہ کی ذمہ داری نہوگی۔

(۲) جب چند آدمی ملکر فریبانہ کارروائی سے کسی شخص کو نقصان پہونچائیں تو وہ سب مشترکاً و منفرداً ذمہ دار ہیں۔

یہہ ضرور نہیں ہی کہ مدعی علیہ اوٹھانے کی ہو۔ نیت فائدہ اوٹھانیکی ہو۔

(۱۳۵) - یہہ ضرور نہیں ہے کہ فریبانہ بیانات سے مدعی علیہ کی نیت فائدہ اوٹھانے کی ہو۔ یہہ کافی ہے کہ بیانات دھوکا دینے کی نیت سے کئے جائیں اور اون سے مدعی کو نقصان پہونچے جس کے پہونچنے کا معمولی فہم کے آدمی کو احتمال ہو۔

تمثیلات

(۱) زید نے ہندہ سے یہہ فریبانہ بیان کیا کہ اوس کے شوہر کی ریلوے کے حادثہ سے اورنگ آباد میں دونوں ٹانگ ٹوٹ گئی ہیں اور اوس کو اورنگ آباد جاکر اوس کے لانیکا انتظام کرنا چاہیے۔ زید جانتا تھا کہ یہہ بیان جھوٹ ہے۔ ہندہ اورنگ آباد گئی اور اپنے شوہر کو لانیکا سامان بھی ساتھ لیگئی۔ قرار دیا گیا کہ زید ہندہ کے واقعی نقصان کا اور نیز اوس ہرجہ کا جو اوسکو صدمہ کیوجہ سے ہوا ذمہ دار ہے۔

(۲) زید نے ایک بندوق بکر کو یہہ کہکر دی کہ وہ اچھی حالت میں ہے اور خالد کے استعمال کے قابل ہے۔ وہ بندوق اچھی حالت میں نہ تھی۔ خالد نے اوسکو استعمال کیا جس سے اوسکو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ خالد زید کے مقابلہ میں ہرجہ پاسکتا ہے۔ گو زید نے بیان خالد سے نہیں کیا تھا لیکن اوسکی یہہ نیت تھی کہ خالد اوس کے بیان پر عمل کرے۔

کارندہ کے فریب کی ذمہ داری مالک پر۔

(۱۳۶) قانون معاہدہ سرکار عالی نشان (۶) ۱۳۱۶ف کی دفعہ ۲۳۹ میں حکم ہی کہ "اوس غلط بیانی یا فریب کا اثر جس کا اپنے مالک کے کاروبار

کی انجام دہی میں کارندہ مرتکب ہوا اون عمود پر جو کارندہ کرے وہی ہوگا جو اوس صورت میں ہوتا جبکہ خود مالک اوس غلط بیانی یا فریب کا مرتکب ہوتا۔ لیکن ایسے امور کے متعلق جو اوس کے حد اختیار میں داخل نہ تھے کارندہ کی غلط بیانی یا فریب کا مالک پر کوئی اثر نہ ہوگا"۔ ٹارٹ کی اغراض کے لئے پریوی کونسل نے قرار دیا ہے کہ مالک کو ذمہ دار قرار دینے کے لئے یہہ دیکھنا ضروری ہے کہ کارندہ نے فریبانہ بیانات اپنے کاروبار کی انجام دہی میں اپنے اختیارات کی حدود کے اندر کئے ہوں اور کارندہ کی نیت یہہ ہو کہ اون سے آقا کو فائدہ پہونچے۔ جب کارندہ محض اپنے فائدہ کیلئے کوئی بیان کرے تو آقا ذمہ دار نہ ہوگا۔

(کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۱۶ - کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۶۴۷ - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۴۲۹)۔

فصل ۷

کمپنی کے ڈائرکٹران اور قایم کنندگان کی ذمہ داری۔

(۱۳۷) کمپنی کے ڈائرکٹران اور قایم کنندگان جو کسی ایسے اعلان کے شائع کئے جانے میں شریک ہوں جس کی رو سے کمپنی کے حصص۔ ڈبنچر یا ڈبنچر اسٹاک فروخت کے لئے پیش کئے گئے ہوں وہ اون اشخاص کے مقابلہ میں جو اوس اعلان کے اعتبار پر خریدیں ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہونگے اگر اوس میں غلط بیانات بغیر جائز وجہ کے درج ہوں۔

کمپنی کے ڈائرکٹران اور قائم کنندگان کی ذمہ داری

باب ۷
غفلت کے بیان میں
فصل ۷۸

تعریف

(۱۳۸) - (۱) "غفلت" سے مراد کسی ایسے فعل کا ترک کرنا ہے جسے کوئی معقول اور سمجھدار آدمی انجام دیتا یا کسی ایسے فعل کا انجام دینا مراد ہے جسے کوئی معقول اور سمجھدار آدمی انجام نہ دیتا۔

غفلت کی تعریف۔

(۲) غفلت کی بناء پر ہرجہ کا دعوی ہوسکیگا جب مدعی اور مدعی علیہ کے تعلقات کی وجہ سے مدعی علیہ پر یہہ ذمہ داری ہو کہ وہ غفلت کا مرتکب نہ ہو اور اوس فرض کی خلاف ورزی ہوئی ہو جس سے مدعی کو نقصان پہونچا ہو غفلت کی بناء پر ہرجہ کا دعوی کرنے کے لئے مفصلہ ذیل تین اُمور ثابت ہونے چاہئیں:۔

(۱) احتیاط سے عمل کرنیکی ذمہ داری۔

(۲) اوس فرض کی خلاف ورزی یعنی غفلت۔

(۳) نقصان جو غفلت کا معمولی اور قدرتی نتیجہ ہو۔

(۱۳۹) غفلت کی بناء پر ہرجہ کا دعوی صرف اوس صورت میں ہوسکیگا۔ جب یہہ ثابت ہو کہ مدعی علیہ پر احتیاط سے عمل کرنے کی قانونی ذمہ داری تھی۔ جب کوئی قانونی ذمہ داری نہو اوس صورت میں دعوی نہ ہوسکیگا۔ احتیاط سے عمل کرنے کا معیار یہہ قایم کیا گیا ہے کہ جسطرح معمولی فہم کا آدمی عمل کرتا ہے اوس طرح عمل کیا گیا ہو۔ یہہ امر کہ کسقدر احتیاط سے عمل کیا جانا چاہئے ہر مقدمہ کے حالات پر منحصر ہوگا۔ جب کوئی شخص کسی مجمع میں ننگی تلوار لئے ہوئے جارہا ہو تو اوسکو اوس سے زیادہ احتیاط سے چلنے کی ضرورت ہے جتنی کہ اوس شخص کو ضرورت ہے جو چھتری لیجارہا ہو

احتیاط سے عمل کرنے کی ذمہ داری۔

اور جو شخص چھتری لیجارہا ہو اوسکو اُس سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے جتنی کہ اُس شخص کو ضرورت ہے جو خالی ہاتھ جارہا ہو۔
جب کسی کام کی انجام دہی میں خاص ہنر کی ضرورت ہو تو جو شخص اُس کام کو انجام دینا شروع کرے اوسکو اوس قدر قابلیت ہونی چاہیئے جو اُس کام کے انجام دینے والے معمولی فہم کے اشخاص میں ہوتی ہے۔ اگر ایسی قابلیت نہ ہونے کی وجہ سے وہ مضرت پہونچائے تو اوسپر غفلت کی بناء پر ہرجہ کی ذمہ داری عاید ہوسکیگی گو وہ اوسقدر کوشش کرے جو اوسکے امکان میں ہو۔ کسی شخص سے یہ امید نہیں کی جاسکتی کہ اوس میں غیر معمولی قابلیت ہوگی لیکن ہر شخص پر یہہ ذمہ داری ہے کہ وہ معمولی فہم کے آدمی کی طرح عمل کرے۔

فصل ۷۹

اون اشخاص پر احتیاط سے عمل کرنے کی ذمہ داری جو شارع عام استعمال کریں۔

(۱۴۰) ہر شخص پر جو شارع عام یا کوئی ایسا مقام استعمال کرے جہاں عامۂ خلایق جاتے ہوں یہ ذمہ داری ہے کہ دوسرے اشخاص کے جسم اور جائداد کے متعلق احتیاط کرے۔

شارع عام استعمال کرنے میں احتیاط کی ضرورت

پس اگر کوئی شخص گاڑی یا گھوڑے پر سوار ہو کر شارع عام پر جارہا ہو اور وہ اپنی غفلت سے کسی دوسرے شخص کو ٹکر دے جس سے اوسے نقصان پہونچے تو اوس نقصان کی بابت ہرجہ کا دعویٰ ہوسکیگا۔ اسی طرح جب کوئی شخص سمندر یا دریا میں جہاز یا کشتی لیجارہا ہو تو اوسپر یہہ ذمہ داری ہے کہ وہ دوسرے اشخاص کو جسمانی یا مالی نقصان نہ پہونچائے۔ یہہ اصول صرف شارع عام سے متعلق نہیں ہے بلکہ وہ ہر مقام سے متعلق ہے جہاں عامۂ خلایق جاسکتے ہیں مثلاً ریلوے اسٹیشن۔ دوکان۔ میلہ وغیرہ۔

فصل ۸۰

اون اشخاص کی ذمہ داری جو مسافرین کو لیجاتے ہیں۔

مسافرین کو لیجانے والوں کی ذمہ داری۔

(۱۴۱) جو شخص مسافرین کو کسی قسم کی گاڑی یا سواری میں لیجائے اوسپر یہہ ذمہ داری ہے کہ وہ مناسب احتیاط کے ساتھہ اُن کو لیجائے یہہ ذمہ داری معاہدہ کی بناء پر عاید نہیں ہوتی بلکہ اس وجہ سے عاید ہوتی ہے کہ مسافر برندہ مسافرین کے علم اور رضامندی سے لیجایا جاتا ہے - یہہ اصول ہر صورت میں متعلق ہے خواہ مسافر اجرت پہ لیجایا جارہا ہو خواہ بلا اجرت - لیکن جب مسافر مداخلت بیجا کا مرتکب ہو تو متعلق نہ ہوگا -

یہہ اصول ریلوے کمپنی سے بھی متعلق ہے -

یہہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ برندہ مسافرین برندہ مال کی طرح مسافرین کو امن کے ساتھہ پہونچانے کی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے - (کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۶۵ ۴ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۱۴۳ -) وہ صرف غفلت کی بابت ذمہ دار ہے اور اگر مسافر کو کوئی مضرت بغیر اوسکی غفلت کے پہونچے تو وہ ذمہ دار نہیں ہے (بنگال لا رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۳۷ - بمبئی لا رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۶۱۷ - بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۱ - بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۷) -

تمثیلات

(۱) ایک عورت اپنے تین سالہ بچہ کو لیکر ریلوے میں سفر کر رہی تھی - بچہ کے لئے کوئی ٹکٹ نہیں لیا گیا تھا اور نہ ٹکٹ کی ضرورت تھی - ریلوے کمپنی کے ملازمین کی غفلت سے بچہ کو مضرت پہونچی - قرار دیا گیا کہ ریلوے کمپنی ہر جبہ کی بابت ذمہ دار ہے گو بچہ کو لیجانے کا کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا

(۲) جب ایک مسافر گاڑی کے پٹڑے پر بیٹھکر سفر کر رہا تھا اور اوسکو مضرت پہونچی تو قرار دیا گیا کہ کمپنی ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ وہ قواعد کے خلاف اور بغیر کمپنی کی رضامندی کے سفر کر رہا تھا اسلئے اوسکی حیثیت مداخلت کنندہ کی تھی -

(۳) ایک ڈبہ احتیاط سے معائنہ کر کے ریلوے میں لگایا گیا تھا -

ڈبہ راستہ میں خراب ہوگیا اور مسافر کو مضرت پہونچی - قرار دیا گیا کہ کمپنی پر ہرجہ کی ذمہ داری نہیں ہے کیونکہ کمپنی کی کوئی غفلت نہیں ہے -

(۴) جب ریلوے غلطی سے اسٹیشن سے کچھ فاصلہ پر ٹھیرائی گئی جہاں روشنی نہ ہونے کی وجہ سے ایک شخص کو مضرت پہونچی اور ڈبہ کا دروازہ بند نہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے شخص کو مضرت پہونچی تو قرار دیا گیا کہ کمپنی غفلت کی بنا پر ہرجہ کی ذمہ دار ہے - (بمبئی لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۱۹ بمبئی لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۷۶)

(۵) ایک مسافر اپنے ساتھ آتشبازی بغیر کمپنی کی اجازت کے لیجا رہا تھا - اوس سے ایک دوسرے مسافر کو مضرت پہونچی قرار دیا گیا کہ اوس مضرت کی بابت کمپنی ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ کمپنی کا یہہ فرض نہیں ہے کہ ہر مسافر کے سامان کی تنقیح کرے - (کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۴) -

فصل ۱۸

قابضان اراضی و مکانات کی ذمہ داری جب وہ دوسرے اشخاص کو وہاں آنے دیں -

قابضان اراضی و مکانات پر احتیاط کرنیکی ذمہ داری

(۱۴۲) (۱) قابض اراضی - عمارت یا سائبان وغیرہ پر ان اشخاص کے مقابلہ میں جو اوسکے صریح یا معنوی مطالبہ پر وہاں کاروبار کے اثنا میں آئیں یہہ ذمہ داری ہے کہ ایسے غیر معمولی خطرہ سے محفوظ رکھنے کے لیئے مناسب احتیاط کرے جس کا اوسے علم ہو یا علم ہونا چاہیئے -

(۲) قابض اراضی یا عمارات پر اشخاص اجازت یافتہ یا مہمانوں کے مقابلہ میں یہہ ذمہ داری ہے کہ کوئی جال نہ پھیلائے یعنی ایسے اشخاص اور مہمانوں کو متنبہ کیئے بغیر کوئی غیر متوقع خطرہ پیدا نہ کرے -

جو اشخاص مطالبہ پر اراضی وغیرہ پر آئیں -

(۱۴۳) جو فرض کہ اون اشخاص کے متعلق ہے جو کاروبار کے اثنا میں آتے ہیں وہ اُن سب اشخاص سے بھی متعلق ہے جو

اراضی وغیرہ پر ایسے کاروبار کے لئے جاتے ہیں جس میں قابض کو بالواسطہ کوئی غرض ہوتی ہے۔ کوئی صریح مطالبہ ضروری نہیں ہے معنوی مطالبہ متصور ہوتا ہے جب کوئی شخص معمولی کاروبار کے اثنار میں آتا ہے اس قاعدہ کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ قابض اراضی پر ایسے اشخاص کی حفاظت کی قطعی ذمہ داری عاید کیجائے قابض ایسے پوشیدہ نقایص کی بابت ذمہ دار نہیں ہے جنکا اوسے علم نہ ہو اور جن سے وہ معمولی احتیاط کرنے سے محفوظ نہیں رکھ سکتا تھا۔ قابض پر صرف یہ ذمہ داری ہے کہ غیر معمولی خطرہ سے محفوظ رکھنے کے لیئے مناسب احتیاط کرے یعنی ایسے خطرہ سے جو اوس قسم کی اراضی وغیرہ پر معمولاً نہ موجود رہنے چاہئیں۔ کسی شخص کو ایسے خطرہ کی بابت شکایت کا حق نہیں ہے جو اوس قسم کی اراضی وغیرہ پر معمولاً ہوتا ہے۔

تمثیلات

(۱) مدعی علیہ کی آراضی پر ایک مشین مال ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل کرنے کے لیئے نصب کی گئی۔ وہ مشین اسطرح نصب کی گئی کہ نظر نہیں آتی تھی۔ جب اوس سے کام نہ لیا جاتا ہوا اوسوقت اوسکو کھلا رکھنے کی ضرورت نہ تھی۔ جب اوس سے کام نہیں لیا جارہا تھا اوسوقت اوسکو کھلا رکھا۔ مدعی جو ایک گیس کمپنی کا ملازم تھا وہاں کمپنی کے کام کے لیئے آیا۔ تاکہ وہ اوس سلسلۂ گیس کا معائنہ کرے جو مدعی علیہ کی آراضی پر تھا۔ مدعی کی غفلت کے بغیر مدعی اوس مشین کے اندر گر پڑا اور اوسکو ضرر پہنچا۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہے کیونکہ اوسکو گیس کمپنی کے کام میں غرض تھی اور اوس نے غیر معمولی خطرہ سے حفاظت کے لئے مناسب احتیاط سے عمل نہیں کیا۔

(۲) مدعی ایک معبر کا گتہ دار تھا۔ اوسکو معلوم ہوا کہ مدعی علیہ اپنی کشتی ناجائز طور پر استعمال کررہا ہے۔ مدعی نے عہدہ دار متعلقہ سے شکایت کی اور اوسنے مدعی علیہ کے منیجر سے شکایت کرنیکے لیئے

مدعی کو بھیجا جب مدعی اوسکے کارخانہ میں گیا تو مال کی ایک گٹھڑی جو بے احتیاطی سے وہاں رکھی ہوی تھی اوسکے اوپر گر پڑی جس سے اوسکو مضرت پہونچی۔ اوس خطرہ کی کوئی اطلاع مدعی کو نہیں دی گئی۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہے۔

(۳) مدعی علیہ نے ایک گتہ دار سے گھوڑدوڑ کے معائنہ کے لئے ایک چبوترہ تعمیر کرایا۔ مدعی ٹکٹ خرید کر وہاں گیا۔ چبوترہ کے ناقص ہونیکی وجہ سے وہ گر پڑا اور اوسکو ضرر پہونچا۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار ہے کیونکہ اوسکا یہہ فرض تھا کہ چبوترہ کے ناقص ہونے کا علم حاصل کرتا۔

(۴) جب کوئی شخص کسی دوسرے کی اجازت سے کسی مقام پر جائے اور اوس مقام کے ناقص ہونے کی وجہ سے اوسکو مضرت پہونچے تو اجازت دہندہ اوس مضرت کی بابت ذمہ دار نہ ہوگا کیونکہ اوس نے کوئی جال نہیں پھیلایا۔

(۵) ایک اراضی پر ایک خانگی سڑک تھی۔ مالک نے ایک گتہ دار کو اوسکے استعمال کی اجازت دی۔ گتہ دار نے اوس سڑک پر پتھر جمع کئے اور شب میں بغیر روشنی کے اونکو چھوڑ دیا۔ مدعی جسے مالک کی طرف سے اوس سڑک کے استعمال کی اجازت تھی وہاں آیا اور اوسکو ضرر پہونچا۔ قرار دیا گیا کہ مالک اراضی ذمہ دار ہے کیونکہ اسطرح پتھر چھوڑنا جال پھیلانا ہے۔

(۶) مدعی علیہ نے اپنے کٹکھنے گھوڑے کو اپنے کھیت میں چھوڑ دیا۔ مدعی کو اوس کھیت میں جانے کی معنوی اجازت تھی وہ وہاں گیا اور گھوڑے نے اوسے کاٹا۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار ہے کیونکہ گھوڑا اسطرح چھوڑنا جال پھیلانا ہے۔

مالک اور کاشتکار یا کرایہ دار کے مابین فرائض۔

(۱۴۴) جہانتک مالک اور کرایہ دار کا تعلق ہے کرایہ کے مکان کی مرمت کی ذمہ داری فریقین کے معاہدہ پر منحصر ہے اور معاہدہ کے قطع نظر مالک پر یہہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ اوس مکان کی مرمت کرے یا جب وہ خطرناک حالت میں ہو تو اوسکو کرایہ پر نہ دے

جب کوئی مکان جو خطرناک حالت میں ہو کرایہ پر دیا جائے اور کرایہ دار کو اوس سے ضرر پہونچے تو مالک پر اوس ضرر کی بابت ہرجہ کی ذمہ داری نہ ہوگی مالک نے ایک مکان کرایہ پر دیا۔ اوسکے ناقص ہونے کی وجہ سے اوسنے کرایہ دار سے اوسکی مرمت کرنے کا معاہدہ کیا لیکن مرمت نہیں کی۔ مکان کے ناقص حالت میں ہونے کی وجہ سے کرایہ دار کی بیوی کو ضرر پہونچا۔ قرار دیا گیا کہ مالک مکان ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ بیوی اوس معاہدہ کی فریق نہ تھی۔

(۱۴۵) اشخاص اجازت یافتہ یعنی ایسے اشخاص جو کسی ایسے کاروبار کے لیے نہیں آتے جس میں قابض کو غرض ہو بلکہ محض اجازت سے اپنے کام کے لیے آتے ہیں اور مہمانوں کی حالت مختلف ہے۔ اونکو صرف یہہ حق حاصل ہے کہ آراضی کو اوس حالت میں استعمال کریں جس حالت میں کہ وہ ہو۔ وہ شکایت نہیں کر سکتے ہیں بجز اوسکے کہ اونکو مضرت پہونچانے کی کوئی تدبیر کی گئی ہو یا قابض نے کوئی ناجائز فعل کیا ہو مثلاً اراضی پر خندق کھودنا یا اوسکی حالت کو غلط ظاہر کرنا یا کوئی اور فعل کرنا جو جال پھیلانے کے مساوی ہو۔ ایسے اشخاص کی حالت موہوب لہم کی ہوتی ہے اور وہ صرف ایسے افعال کی شکایت کر سکتے ہیں جو فریب کی حد تک پہونچتے ہوں یا جب اجازت دہندہ کسی خطرہ سے واقف ہو کر اوسکی اطلاع نہ دے۔

اشخاص اجازت یافتہ اور مہمان۔

(۱۴۶) مداخلت بیجا کنندہ کی حالت اشخاص اجازت یافتہ سے بہتر نہیں ہو سکتی اور چونکہ اوسکو اجازت نہیں دیجاتی اسلیئے اوسکو خطرہ سے متنبہ کرنے کا موقع نہیں ہے۔ لیکن مداخلت بیجا کنندہ کو بھی دعوی کا حق ہوگا۔ جبکہ اوسکو قابض کے کسی ناجائز فعل سے مضرت پہونچے مثلاً جب اوس پر حملہ کیا جائے یا جب اوسکو کسی ایسے شئے سے مضرت پہونچے جو اوسکو مضرت پہونچانے کے لیئے وہاں رکھی گئی ہو۔ جب کسی شخص کو اس بات کا علم ہو کہ دوسرے اشخاص اوسکی آراضی پر مداخلت بیجا کا ارتکاب کرتے ہیں اور وہ اپنی اراضی پر خطرناک اشیاء اونکو مضرت پہونچانے کے لیئے رکھے جس سے اونکو مضرت پہونچے تو اوس مضرت کی بابت مالک پر ذمہ داری ہوگی بجز اسکے

مداخلت بیجا کنندہ۔

کہ اوسنے اونکو خطرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے مناسب احتیاط سے عمل کیا ہو۔

تمثیلات

(۱) مدعی علیہ نے اپنی اراضی پر اس غرض سے بندوق رکھی کہ جب کوئی شخص اوسپر مداخلت کرے تو وہ بندوق خود بخود چلکر اوسکو مضرت پہونچائے۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار ہوگا۔

(۲) جب کوئی شخص اپنی اراضی پر خطرناک اشیاء بغیر مناسب احتیاط کے چھوڑ دے اور اوس سے کسی مداخلت کنندہ کو ضرر پہونچے تو وہ ذمہ دار ہوگا۔

(۳) جب مدعی علیہ نے شارع عام کے قریب ایک خطرناک شئے بغیر مناسب احتیاط کے چھوڑ دی اور بچے اوسکے قریب سہولت کے ساتھ جا سکتے تھے مدعی علیہ نے راستہ بند کرنے کی کوئی تجویز نہیں کی۔ بچوں کو اوس سے مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار ہے کیونکہ اگر بچوں کی حیثیت مداخلت کنندگان کی بھی تصور کی جائے تو بھی مدعی علیہ کو مناسب احتیاط سے عمل کرنا چاہیئے تھا اور راستہ بند نہ کرنا بچوں کو دعوت دینے کے مساوی سمجھا جا سکتا ہے

(۴) مدعی کا مکان مدعی علیہ کی اراضی کے قریب تھا۔ مدعی بغیر کسی حق کے اوس اراضی سے جایا کرتا تھا۔ ایک دن مدعی علیہ نے اپنی اراضی پر گڑھا کھودا اور شب میں اوسکو بغیر حفاظت کے چھوڑ دیا۔ مدعی راستہ چلتے ہوئے اوس میں گرا اور اوسکو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار ہے۔

فصل ۸۲

تحویلدار امانتی کی ذمہ داری

تحویلدار امانتی کی ذمہ داری

(۱۴۷) ہر قسم کے تحویلدار امانتی پر بہ شمول برندۂ مال کے یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مال امانتی کی حفاظت کرے۔ یہ امر کہ کسقدر حفاظت کی جانی چاہیئے تحویل امانتی کی نوعیت پر منحصر ہوگا۔ قانون معاہدہ

سرکار عالی نشان (۶) ۱۳۱۶ الف کی دفعہ ۱۵۲ میں حکم ہے کہ "امین پر لازم ہے کہ مال امانتی کی ویسی ہی حفاظت کرے جیسی کہ کوئی معمولی احتیاط کا آدمی ویسی ہی حالت میں اوسی مقدار اوسی قسم اور اوسی قیمت کے اپنے ذاتی مال کی کرتا ہے"
برندگان مال مثلاً ریلوے کمپنی پر جو مال ایک مقام سے دوسرے مقام پر لیجانے کا کاروبار کرتے ہیں یہ ذمہ داری ہے کہ اگر مال گم یا تلف ہو جائے تو وہ اوسکی بابت ہرجہ ادا کریں۔ وہ ذمہ داری سے اوس صورت میں سبکدوش ہونگے جب نقصان خدا کے فعل سے یا بادشاہ کے دشمنوں کے فعل سے یا مال میں کسی قدرتی خرابی کی وجہ سے پہونچے۔ ایسی ذمہ داری قانون معاہدہ سرکار عالی کی رو سے قائم نہیں ہوتی ہے بلکہ اسوجہ سے عائد ہوتی ہے کہ وہ معاوضہ لیکر عام فرائض انجام دیتے ہیں۔ (کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۰۔ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۷۷۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۵)۔

ریلوے کمپنی پر اوسی طرح ذمہ داری عائد ہوتی ہے جس طرح عام برندگان مال پر ہوتی ہے اور وہ یہ ثابت کرنے پر ذمہ داری سے بری ہوسکیگی کہ نقصان اونھیں حالات میں ہوا جن میں امین ذمہ داری سے بری ہوتا۔ (بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۵ - مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۵۴۴)۔

فصل ۸۳

خطرناک اشیاء کے استعمال میں احتیاط کرنے کی ذمہ داری

خطرناک اشیاء کے متعلق خاص احتیاط کی ضرورت

(۱۴۸) (۱) خطرناک اشیاء مثلاً بندوق۔ زہر۔ بھک سے اوڑ جانے والی اشیاء اور اوسی قسم کی دوسری اشیاء کی صورت میں اوس شخص پر خاص ذمہ داری ہے جو اونکو بھیجے یا بنائے یا کسی مقام پر رکھے کہ اون سے کسی شخص کو جو اونکے قریب جائے کوئی نقصان نہ پہونچے۔

(۲) کوئی شخص جو بغیر تنبیہ کیے ہوئے کسی دوسرے شخص کو استعمال کے لئے کوئی آلہ یا اور شئے دے جسکے متعلق اوسکو علم ہو کہ وہ اپنی ساخت کے لحاظ سے

یا اور طور پر ایسی حالت میں ہے کہ اوس سے ایسا خطرہ پہونچ سکتا ہے جو اوس آلہ یا شئے کے استعمال کا لازمی جزو نہ ہو تو وہ ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہوگا۔

(۳) اگر ایسی احتیاط یا متنبہ نہ کرنے کی وجہ سے نقصان پہونچے تو یہ جوابدہی نہ ہوسکیگی کہ وہ نقصان نہ پہونچتا اگر شخص ثالث دخل نہ دیتا جب کہ وہ دخل ایسا ہو کہ قدرتی طور پر وقوع میں آسکتا ہو۔

(۴) لیکن اگر نقصان کا اصلی سبب کسی شخص ثالث کا بالعمد فعل ہو تو وہ جوابدہی کافی ہوگی کیونکہ کسی قسم کی احتیاط سے بھی ایسے فعل کو نہیں روکا جاسکتا۔ یہ امر کہ کس قسم کی احتیاط کرنی چاہیے حالات پر منحصر ہوگا۔ یہ ظاہر ہے کہ بھری ہوئی بندوق خود بخود نہیں چلتی ہے لیکن اگر بھری ہوئی بندوق بغیر متنبہ کیے ہوئے دیدی جائے اور شخص ثالث اوسکو چلادے تو دینے والا ذمہ دار ہوگا۔ اگر شخص ثالث یہ جانکر کہ وہ بھری ہوئی ہے اوسکو چلائے اور اوس سے مضرت پہونچے تو دینے والا ذمہ دار نہ ہوگا کیونکہ ایسے بالعمد فعل کو کسی قسم کی احتیاط بھی نہیں روک سکتی ہے۔

تمثیلات

(۱) مدعی علیہ نے ایک بھری ہوئی بندوق ایک ناتجربہ کار لڑکی کو دیدی۔ اوس نے اوسکو مدعی کے بیٹے کی طرف چلا دیا جس سے اوسکو ضرر پہونچا۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہے۔ اس مقدمہ میں مدعی علیہ نے سابق میں اوسکو خالی کرنیکی ہدایت کی تھی لیکن وہ خالی نہیں کی گئی تھی باوجود اسکے مدعی علیہ کی غفلت ثابت قرار دی گئی۔

(۲) مدعی علیہ نے غفلت سے زہریلی دواؤں کا مرکب نسخہ تیار کیا اوس مرکب دوا کو مدعی کے ملازم نے خریدا اور اوس سے مدعی کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہے۔

(۳) جب خطرناک اشیاء تیار کی جائیں تو تیار کرنے والے پر یہ ذمہ داری ہے کہ اوسکے خطرناک ہونے کی اطلاع ہر خریدار کو دے۔ اس ذمہ داری

خلاف ورزی کی بابت وہ خریدار یا شخص ثالث کے مقابلہ میں جسکے ہاتھ میں اوسکے پہونچنے کا احتمال ہو ذمہ دار ہوگا۔ جب اوسکا خطرناک ہونا بادی النظر میں معلوم ہو تو وہ شخص ثالث کے مقابلہ میں ذمہ دار نہوگا۔

(۴) جب کوئی خطرناک شئے فروخت کی جائے تو قطع نظر اوس معاہدہ کے جو فریقین میں ہوا ہو بائع پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مشتری کو اوس خطرہ کی اطلاع دے جسکا اوسکو علم ہو اور جسکی اطلاع مشتری کو نہیں ہو سکتی ہے۔ اگر ایسی اطلاع نہ دینے سے مضرت پہونچے تو بائع ذمہ دار ہوگا۔ یہ اصول اوس صورت میں بھی متعلق ہے۔ جب کوئی ایسی خطرناک شئے جسکے استعمال کرنے میں احتیاط سے عمل کرنے کی ضرورت ہے عاریتاً دی جائے۔ ایسی صورت میں مدعی علیہ کو اوس شئے کے خطرناک ہونے کا علم ہونا لازمی ہے

(۵) ایک ریلوے کمپنی نے ایک مشین ایسی جگہ کھلی ہوئی رکھی جہاں بچے آکر کھیل سکتے تھے۔ ایک بچہ جو وہاں کھیلتے ہوئے گیا اوسنے مشین کو ہاتھ لگایا اور اوسکو سخت مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ ریلوے کمپنی ذمہ دار ہے۔ کیونکہ کھلے ہوئے مقامات پر ایسی مشین کا رکھنا غفلت ہے۔ اور یہ امر قابل لحاظ نہیں ہے کہ بچہ کی حیثیت مداخلت کنندہ کی تھی۔ کمپنی پر فرض تھا کہ ایسی خطرناک شئے کی زیادہ احتیاط کرتی۔

(۶) ایک شخص نے اپنی گاڑی بغیر محافظ کے سڑک پر چھوڑ دی۔ بچے جو وہاں کھیل رہے تھے اوسپر سوار ہو گئے ایک لڑکے نے گاڑی کو چلا دیا جس سے دوسرے لڑکے کو سخت ضرر پہونچا۔ قرار دیا گیا کہ مالک گاڑی ذمہ دار ہے۔ بچوں کے لئے اسطرح گاڑی سے کھیلنا قدرتی امر ہے۔

(۷) جو شخص عام برندگان مال کے توسط سے کوئی مال بھیجے اوسپر یہ قطعی ذمہ داری ہے کہ کوئی خطرناک مال بغیر اطلاع دیئے ہوئے نہ بھیجے۔ اگر ایسا مال بھیجا جائے اور اوس سے برندۂ مال یا اوسکے

ملازم کو کوئی مضرت پہونچے تو مال بھیجنے والے پر ہرجہ کی ادائی کی ذمہ داری ہوگی۔ یہ جوابدہی نہیں ہوسکتی کہ مال بھیجنے والے کو اوس مال کے خطرناک ہونے کا علم نہ تھا۔

فصل ۸۴

امدادی غفلت

(۱۴۹) (۱) ایسی غفلت کی بناء پر دعویٰ ہوسکتا ہے جس سے فی الواقع مضرت پہونچے لیکن اگر حالات ایسے ہوں کہ مدعی کو مضرت نہ پہونچتی اگر وہ معمولی احتیاط سے کام لیتا تو مدعی ہرجہ نہیں پاسکتا۔

امدادی غفلت۔

(۲) لیکن جب مدعی کی غفلت کا حادثہ سے بعید تعلق ہو اور مدعی علیہ معمولی احتیاط سے عمل کرنے سے حادثہ کو روک سکتا ہو تو مدعی ہرجہ پاسکے گا۔

جب مدعی اور مدعی علیہ دونوں کی غفلت ہو تو اگر مدعی علیہ معمولی احتیاط سے عمل کرنے سے حادثہ کو روک سکتا ہو اور وہ معمولی احتیاط سے عمل نہ کرے جسکی وجہ سے حادثہ وقوع میں آئے تو وہ ذمہ دار ہوگا اور مدعی کی سابقہ غفلت ناقابل لحاظ ہوگی۔ امدادی غفلت کا اصول جسٹس ولیز نے حسب ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"جب مدعی اور مدعی علیہ دونوں کا قصور مساوی ہو اور حادثہ اونکی مشترک غفلت کا نتیجہ ہو تو مدعی ہرجہ نہیں پاسکتا۔ جب مدعی کی غفلت نقصان کا فوری سبب ہو تو وہ ہرجہ نہیں پاسکتا خواہ مدعی علیہ کی غفلت کیسی ہی سنگین ہو۔ جب مدعی کی غفلت کا تعلق حادثہ سے بعید ہو تو یہ امر غور طلب ہوتا ہے کہ آیا مدعی علیہ معمولی احتیاط سے عمل کرنے سے حادثہ کو روک سکتا تھا"

(مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۶۸)۔

تمثیلات

(۱) مدعی علیہ کی غفلت سے مدعی کو مضرت پہونچی۔ حادثہ کے بعد

اوسکو شفا خانہ میں نہ رکھنے میں غفلت کی گئی اور وہ ہلاک ہوگیا جب ہرجہ کا دعویٰ کیا گیا تو شفا خانہ میں نہ رکھنے میں جو غفلت کی گئی تھی وہ جوابدہی میں بطور امدادی غفلت پیش کی گئی ۔ قرار دیا گیا کہ غفلت حادثہ کے بعد ہوئی اس لئے وہ امدادی غفلت نہیں ہے اور مدعی علیہ ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہے ۔ (پنجاب رکرڈز بابت ۱۸۹۴ء مقدمہ نمبر ۸۵)

(۲) مدعی نے اپنے جانور کے پاؤں باندھکر اوسکو شارع عام پر چھوڑ دیا۔ مدعی علیہ اپنی گاڑی تیزی کے ساتھ چلا رہا تھا ۔ اوس جانور کو ٹکر ہوئی اور وہ مر گیا ۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار ہے کیونکہ اگر وہ معمولی احتیاط سے گاڑی چلاتا تو وہ اوس جانور کو بچا سکتا تھا ۔

(۳) مدعی علیہ کے جہاز پر روشنی نہ ہونے کی وجہ سے مدعی کا جہاز شدید خطرہ کی حالت میں ہوگیا ۔ مدعی نے غفلت سے رخ پلٹا جسکی وجہ سے حادثہ ہوگیا ۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار نہیں ہے ۔ اگر مدعی معمولی احتیاط سے عمل کرتا تو حادثہ وقوع میں نہ آتا ۔ (کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۳۶)

(۴) مدعی علیہ نے ناجائز طور پر ایک بھاری لکڑی سڑک پر رکھ دی مدعی سوار ہوکر جا رہا تھا اور اوسکی غفلت سے اوسکو ضرر پہونچا قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ مدعی معمولی احتیاط سے عمل کرنے سے حادثہ روک سکتا تھا ۔

(۵) مدعی ایک چلتی ہوئی ٹریم میں چڑھنے لگا ۔ اوسکا پاؤں پھسل گیا اور اوسکو ضرر پہونچا ۔ قرار دیا گیا کہ ٹریم کمپنی ذمہ دار نہیں ہے ۔ اگر کوئی شخص چلتی ہوئی گاڑی میں سوار ہو تو وہ اپنی ذمہ داری پر سوار ہوتا ہے ۔ اگر اوسکو ضرر پہونچے تو وہ ہرجہ نہیں پا سکتا ۔ (بمبئی لا رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۲۱۵)

(۶) جب حادثہ مدعی اور مدعی علیہ دونوں کی مشترکہ غفلت کا نتیجہ ہو تو ہرجہ نہیں دلایا جا سکتا ۔ حادثہ کی صورت میں اصلی سوال تصفیہ طلب یہ ہوتا ہے کہ آیا محض مدعی علیہ کی غفلت سے حادثہ وقوع میں آیا یا مدعی نے خود اپنی غفلت یا احتیاط سے عمل نہ کرنے کی وجہ سے اسطرح

مدد کی کہ اگراوسکا قصور نہ ہوتا تو حادثہ وقوع میں نہ آتا ۔ صورت اول الذکر میں مدعی ہرجہ پاسکتا ہے ۔لیکن صورت ثانی الذکر میں اوسکو ہرجہ نہیں دیا جاسکتا ۔

(۷) مدعی ریلوے میں سفر کررہا تھا ۔اوسنے اپنا ہاتھ باہر نکال رکھا تھا ۔ مقابل کی سمت سے دوسری گاڑی آئی ۔اوسکے ایک ڈبہ کا دروازہ ریلوے کمپنی کی غفلت سے کھلا ہوا تھا ۔اوس سے مدعی کے ہاتھ میں چوٹ لگی ۔قرار دیا گیا کہ مدعی کو ضرر اوسکی امدادی غفلت سے پہونچا اور اسلئے وہ ہرجہ نہیں پاسکتا ۔(بمبئی لارپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۷۳ ۔بمبئی لارپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۳) ۔

(۸) جب کوئی شخص کسی کرایہ کی گاڑی میں جارہا ہو اور کسی شخص ثالث کی غفلت سے اوسے مضرت پہونچے تو شخص ثالث گاڑی والے کی امدادی غفلت جوابدہی میں پیش نہ کرسکیگا ۔

(۹) جب کم عمر بچے امدادی غفلت کے مرتکب ہوئے ہوں تو اونکی امدادی غفلت کا اوسطرح لحاظ نہیں کیا جاسکتا جسطرح جوان آدمی کی امدادی غفلت کا کیا جاتا ہے ۔ایک شخص نے اپنی گاڑی غفلت سے بغیر محافظ کے ایک ایسے مقام پر چھوڑدی جہاں بچے کھیل رہے تھے ۔ایک ۷ سالہ لڑکا اوسپر چڑھ گیا اور گھوڑے کو چلانے لگا ۔ گھوڑا بھڑکا اور اوس بچے کو مضرت پہونچی قرار دیا گیا کہ بچے کی امدادی غفلت کی جوابدہی نہیں کیجاسکتی ۔ایسی صورت میں بچوں کے لئے یہ قدرتی بات ہے کہ وہ گاڑی سے کھیلنے لگیں ۔

(۱۰) جب کوئی شخص کسی بچے کو لے جارہا ہو اور شخص ثالث کی غفلت سے اوس بچہ کو مضرت پہونچے تو شخص ثالث جوابدہی میں اوس بچہ کے محافظ کی امدادی غفلت پیش کرسکیگا ۔ یہ قاعدہ اصولاً صحیح نہیں معلوم ہوتا ۔محافظ بچہ کا کارندہ نہیں ہے ۔جو قاعدہ تمثیل (۸) میں قرار دیا گیا ہے اوسکے مدنظر ایسی صورت میں محافظ کی امدادی غفلت کی جوابدہی

موثر نہیں ہے۔

(۱۱) مدعی علیہ نے موری کی مرمت کرتے ہوئے اوسکو غیر محفوظ حالت میں چھوڑا۔ ایک لڑکی جو وہاں کھیل رہی تھی اوس میں گر کر فوت ہوگئی اوس لڑکی کی ماں وہاں موجود تھی اور اوسکو موری کے غیر محفوظ ہونے کا علم تھا۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار ہے کیونکہ وہ مناسب احتیاط سے عمل کرنے سے مدعی کو نقصان سے محفوظ رکھ سکتا تھا۔ مدعی کی ماں کی امدادی غفلت قابل لحاظ نہیں ہے۔ (بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۱)۔

فصل ۸۵

اصلی سبب

(۱۵۰) مدعی علیہ کی غفلت اوس نقصان کا اصلی سبب ہونی چاہیے۔

اصلی سبب۔ جب نقصان بنائے دعوی کا جزو ہو تو یہ ثابت ہونا چاہیے کہ جو نقصان پہونچا ہے وہ مدعی علیہ کے ناجائز فعل کا معمولی اور قدرتی نتیجہ ہے۔ یہ ممکن ہے کہ مدعی علیہ کی غفلت ہو لیکن جو نقصان پہونچے وہ خود مدعی یا شخص ثالث کی غفلت کا نتیجہ ہو۔ جب شخص ثالث کی مداخلت سے نقصان پہونچا ہو تو مدعی علیہ لازمی طور پر ذمہ داری سے سبکدوش نہ ہوگا۔ ایسی صورت میں یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا نقصان کا اصلی سبب مدعی علیہ کی غفلت ہے۔ جب مدعی علیہ کی غفلت نقصان کا اصلی سبب ہو تو وہ ذمہ دار ہوگا گو نقصان بغیر شخص ثالث کی مداخلت کے وقوع میں نہ آتا۔ یہ ہر صورت میں واقعہ کا سوال ہے کہ آیا مدعی علیہ کی غفلت نقصان کا اصلی سبب ہے۔

فصل ۸۶

بار ثبوت

(۱۵۱) (۱) غفلت ثابت کرنے کا بار ثبوت مدعی پر ہے اور امدادی

بار ثبوت	غفلت ثابت کرنے کا بار ثبوت مدعی علیہ پر ہے ۔

(۲) جب کوئی شے کلیتہً مدعی علیہ یا اوسکے ملازمین کے اہتمام میں ہو اور حادثہ ایسا ہو کہ وہ معمولی کاروبار کے اثنا میں وقوع میں نہیں آتا جب مناسب احتیاط سے عمل کیا جائے تو حادثہ غفلت کا بادی النظری ثبوت ہوگا ۔ (کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۶ ۔ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۹۸ ۔ برہما لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۳۶ ۔ مدراس لا ٹائمس جلد ۴ صفحہ ۲۵۱) ۔

تمثیلات

(۱) زید کا گھوڑا سڑک پر جا رہا تھا ۔ بغیر کسی ظاہری وجہ کے وہ بھڑک کر بھاگا اور مدعی کو مضرت پہونچی ۔ قرار دیا گیا کہ زید کی کوئی غفلت ثابت نہیں ہے ۔ گھوڑے کو سڑک پر چلانا غفلت نہیں ہے اور بعض اوقات گھوڑے بغیر کسی ظاہری سبب کے بھڑک جاتے ہیں ۔

(۲) موٹر کا چکنی سڑک پر پھسل جانا موٹر والے کی غفلت کا کوئی ثبوت نہیں ہے ۔

(۳) کسی شخص کا ریلوے کے حادثہ میں ہلاک ہونا ریلوے کمپنی کی غفلت کا کوئی ثبوت نہیں ہے ۔

(۴) مدعی مدعی علیہ کے مکان کے نیچے شارع عام پر جا رہا تھا ۔ مدعی علیہ کے مکان کی کھڑکی سے ایک تھیلا آٹے کا اوس کے سر پر گرا جس سے اوسکو مضرت پہونچی ۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ کی غفلت کا بادی النظری ثبوت ہے ۔ تھیلا معمولاً اس طرح نہیں گرتا ہے ۔ ایسی صورت میں اس امر کا بار ثبوت مدعی علیہ پر ہے کہ اوسکی غفلت کے بغیر وہ حادثہ وقوع میں آیا ۔

(۵) ایک ریلوے گاڑی پٹری سے اوتر گئی جس سے مدعی کو مضرت پہونچی ۔ قرار دیا گیا کہ ریلوے کمپنی کی غفلت بادی النظر میں ثابت ہے ۔ کیونکہ بغیر غفلت کے ریلوے اسطرح پٹری سے نہیں اوترتی ۔

مدعی علیہ کو یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ بغیر غفلت کے حادثہ وقوع میں آیا۔

(۶) اس امر کا بار ثبوت کہ برندگان مال نے اوس مال کے متعلق غفلت کی ہے جو اونکے تفویض کیا گیا تھا مرسل مال پر نہیں ہے گو رسید میں ایسی شرط طبع کی گئی ہو۔ (بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۲۰ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۳۹ - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۶۰۹)۔

برندگان مال و مسافرین پر نہایت احتیاط سے عمل کرنے کی ذمہ داری ہے تاکہ مسافرین کو کسی قسم کی مضرت نہ پہونچے۔ یہ امر کہ مدعی علیہ نے احتیاط اور ہنر سے کام لیا مدعی علیہ کو ثابت کرنا چاہیئے۔ (ممالک مغربی و شمالی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۳۷ - پنجاب رکرڈز ۱۸۸۲ء مقدمہ نمبر ۱۲۷ - کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۷۸۶ - کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۹۸)۔

جب ریلوے کمپنی پر حادثہ کی بنا پر ہرجہ کا دعویٰ ہو تو مدعی کو مدعی علیہ کی غفلت ثابت کرنی چاہیئے۔ ہندوستان میں ریلوے کی حیثیت عام برندگان کی نہیں ہے۔ اور اون پر یہ ثابت کرنے کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ اوس حادثہ کی بابت ذمہ دار نہیں ہیں (کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۴)۔

فصل ۸۷

جج اور جوری کے فرائض

(۱۵۲) اس امر کا تصفیہ جج کو کرنا چاہیئے کہ آیا کوئی ایسی شہادت ہے جس سے بطور مناسب غفلت کا قیاس کیا جاسکتا ہے۔

جج اور جوری کے فرائض

اس امر کا تصفیہ جوری کو کرنا چاہیئے۔ کہ شہادت پیش شدہ پر کس حد تک اعتبار کیا جاسکتا ہے اور آیا فی الواقع غفلت ہوئی ہے جو اوس نقصان کا اصلی سبب متصور ہوسکتی ہے۔

فصل ۸۸

کوئی شخص اوس مضرت کی شکایت نہیں کرسکتا جس پر وہ رضامند ہوا ہو۔

مدعی کی رضامندی کافی جوابدہی ہے۔

(۱۵۳) (۱) جب غفلت کی بنا پر ہرجہ کا دعویٰ کیا جائے تو یہ جوابدہی کافی ہے کہ مدعی علیہ کی غفلت سے جو خطرہ تھا اوس سے پورے طور پر آگاہ ہونے کے بعد مدعی سے نے اوس خطرہ کو عمداً قبول کیا۔

(۲) یہ واقعہ کا سوال ہے نہ کہ قانون کا کہ آیا مدعی نے عمداً خطرہ قبول کیا اور اوسکا بار ثبوت مدعی علیہ پر ہے

تمثیلات

(۱) مدعی ایک ٹنل میں کارگزار تھا جو ریلوے کے گذرنے کی وجہ سے خطرناک ہوگیا تھا۔ جب وہ وہاں دو ہفتہ تک کام کر چکا تو اوسکو مضرت پہونچی قرار دیا گیا کہ وہ کمپنی پر ذمہ داری عائد نہیں کرسکتا کیونکہ اوسکے ملازمت میں رہنے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اوسنے خطرہ کو عمداً قبول کیا۔

(۲) زید ایک خطرناک کام کرنے کا بکر سے معاہدہ کرے زید کو اوس کام کی انجام دہی میں مضرت پہونچے تو اوسکو بکر کے مقابلہ میں ہرجہ کا حق نہ ہوگا بشرطیکہ بکر نے اوس کام کے انجام دلانے میں مناسب احتیاط سے عمل کیا ہو۔

(۳) زید بکر کا ملازم ہے۔ بکر ملازمت کا کام انجام دلانے میں مناسب احتیاط سے عمل نہیں کرتا جسکی وجہ سے اوس کام کی انجام دہی میں خطرہ ہے زید باوجود اس علم کے ملازمت ترک نہیں کرتا زید کو مضرت پہونچتی ہے۔ زید معاوضہ پانے کا مستحق ہے۔ کیونکہ بکر کا فرض تھا کہ ملازمت کا کام مناسب احتیاط سے کراتا۔ محض اسوجہ سے کہ زید نے ملازمت ترک نہیں کی بکر ذمہ داری سے بری نہیں ہوسکتا۔

باب (۸)

خطرناک اشیاء اور جانوروں سے نقصان کا انسداد اور ایسے فرض کی خلاف ورزی کی بابت ذمہ داری

فصل ۸۹

فلیچر بنام رائلینڈز کا قاعدہ

خطرناک اشیاء سے دوسرے اشخاص کو محفوظ رکھنا۔

(۱۵۴) (۱) کوئی شخص جو اپنی اراضی پر اپنے اغراض کے لیے کوئی ایسی شئے لائے جمع کرے یا رکھے جسکے بہ جانے کی وجہ سے دوسرے شخص کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے وہ ایسا عمل اپنی ذمہ داری پر کرتا ہے اور اگر اوسکے بہ جانے سے نقصان پہونچے تو وہ اوس نقصان کی بابت ذمہ دار ہے جو اس طرح بہ جانیکا قدرتی نتیجہ ہو۔

(۲) ایسا شخص یہ جوابدہی کرسکتا ہے کہ۔

(الف) وہ شئے مدعی کے قصور کی وجہہ سے بہ گئی۔

(ب) وہ شئے خدا کے فعل سے یا بادشاہ کے دشمنوں کے فعل سے بہ گئی۔

(۳) یہ جوابدہی نہ ہوسکیگی کہ وہ شئے غیر اشخاص کے فعل سے بہ گئی۔

(۴) یہ قاعدہ متعلق نہ ہوگا۔

(الف) جبکہ اوس شئے کو اراضی پر لانے۔ جمع کرنے یا رکھنے کا فعل مدعی علیہ کا نہ ہو۔

(ب) جب مدعی علیہ نے اوس شئے کو اپنی اراضی پر لانے۔ جمع کرنے یا رکھنے کا فعل محض اپنے اغراض کے لیئے نہیں کیا بلکہ کلاً یا

جزءً اوس شخص کے فائدہ کے لیے کیا جسکو اوس سے نقصان پہونچا۔

(ج) جب مدعی علیہ نے اسطرح اپنی اراضی پر اوس شے کو لانے۔ جمع کرنے یا رکھنے کا فعل کسی قانون کے تحت کیا ہو۔

(۵) مدعی علیہ اوس شے کے بہ جانے کے صرف قدرتی نتائج کی بابت ذمہ دار ہے فلیچر بنام رائلنڈز میں مدعی علیہ نے اپنی اراضی پر پانی جمع کیا تھا۔ لیکن جو اصول اوس مقدمہ میں قرار دیا گیا ہے وہ اوس صورت میں بھی متعلق قرار دیا گیا ہے جب کوئی شخص اپنی اراضی پر قوت برقی لائے یا اپنی اراضی پر تار کی باڑھ لگائے یا موری تیار کرے۔ جانوروں اور آگ کے جمع کرنے سے جو نقصان پہونچتا ہے وہ بھی اسی اصول پر مبنی ہے۔ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایسی صورت میں ذمہ داری غفلت کی بناء پر عائد نہیں ہوتی ہے بلکہ اصول یہ ہے کہ جو شخص اپنی اراضی پر کوئی شے جمع کرتا ہے وہ اپنی ذمہ داری پر جمع کرتا ہے اور اگر اوسکے بہ جانے سے نقصان پہونچے تو وہ ذمہ دار ہوگا خواہ اوسنے کیسی ہی احتیاط سے عمل کیا ہو۔ جب کوئی شخص اپنی اراضی پر درندے جمع کرے اور شخص ثالث اونکو چھوڑ دے تو مالک اراضی ذمہ دار ہوگا کیونکہ جو شخص درندے جمع کرے وہ اپنی ذمہ داری پر جمع کرتا ہے اور اوس نقصان کی بابت ذمہ دار ہے جو اون سے دوسرے اشخاص کو پہونچے لیکن اگر متعدد آدمی جمع ہوکر بجبر ایسے درندوں کو چھوڑ دیں تو مالک اراضی ذمہ دار نہوگا کیونکہ ایسے افعال کو روکنے کی مالک اراضی میں قدرت نہیں ہے۔

تمثیلات

(۱) جب مدعی علیہ نے اپنی اراضی پر پانی جمع کیا ہو تو اوسپر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اوسکو اسطرح نہ بہنے دے کہ اوسکے پڑوسی کو اوس سے نقصان پہونچے۔ یہ امر قابل لحاظ نہ ہوگا کہ مدعی کو جو نقصان پہونچا ہے وہ مدعی علیہ کی غفلت کا نتیجہ ہے یا خود مدعی کی اراضی پر جو راستے وغیرہ موجود تھے اونکے پوشیدہ نقص کی وجہ سے نقصان پہونچا ہے۔

(۲) جب کوئی شخص مضبوط تالاب بنائے اور اوس میں ندی سے

نالہ کے ذریعہ سے پانی جمع کیا گیا ہو۔ ایسا تالاب اسطرح بنایا گیا ہو کہ معمولی موسم میں جو بارش ہوئی ہے اوس سے کوئی خطرہ نہ ہو۔ اگر غیر معمولی بارش کی وجہ سے ندی میں طغیانی ہو اور تالاب ٹوٹ کر پڑوسی کو مضرت پہونچائے تو مالک تالاب ہرجہ کی بابت ذمہ دار نہ ہوگا کیونکہ ایسا نقصان عملاً خدا کا فعل متصور ہوگا۔ ہر شخص پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ معمولی موسم کے لیئے انتظام کرے۔ اگر موسم غیر معمولی ہو اور اوس سے نقصان پہونچ جائے تو اوسکی وجہ سے ذمہ داری عائد نہیں ہوسکتی (کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۷۶۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۴۳۔ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۳۸۔ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۷۵۷)۔

(۳) جب مدعی علیہ کی غفلت ثابت ہو تو یہ جوابدہی نہ ہوسکے گی کہ نقصان غیر معمولی بارش کی وجہ سے ہوا ہے۔ اوس قسم کی جوابدہی صرف اوس صورت میں استعمال کی جاسکتی ہے جب مدعی علیہ نے مدعی کو نقصان سے محفوظ رکھنے کے لیئے مناسب تدابیر استعمال کی ہوں۔ (بمبئی لا رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۸۹۹)۔

(۴) جب شخص ثالث کی اراضی کا پانی بہ کر مدعی علیہ کی اراضی پر جمع ہوجائے اور اوس سے مدعی کو مضرت پہونچے تو مدعی علیہ اوسکی بابت ذمہ دار نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ مدعی علیہ کا فعل نہیں ہے اور وہ اوسکو روکنے کی قدرت نہیں رکھتا تھا۔

(۵) مدعی علیہ نے اپنی اراضی پر دیوار بنانے کے لیئے ایک خندق کھودی۔ اوس میں برسات کا پانی جمع ہوگیا اور اوس سے مدعی کی دیوار کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ اوسنے جو فعل کیا وہ حقوق ملکیت کے استعمال میں جائز تھا۔ (بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۲۷۴۔ پنجاب رکارڈز بابت ۱۸۸۳ء مقدمہ نمبر ۳۰۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲۱ صفحہ ۵۸۴)

(۶) جب مدعی علیہ اپنی اراضی کے ایک حصہ میں پانی اسطرح جمع کرے کہ وہ اراضی کے دوسرے حصہ میں نہ جانے پائے اور اوس سے پڑوسی کو مضرت پہونچے تو ایسا فعل جائداد کے جائز حقوق کے استعمال میں کیا گیا۔

متصور نہ ہوگا اور ایسی صورت میں مدعی علیہ ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہوگا۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۹ - بنگال لا رپورٹ جلد ۲ ضمیمہ صفحہ ۵۳)۔

(۷) جب مدعی علیہ کی اراضی پر پانی قدرتی طریقہ پر جمع ہوجائے اور اوسنے اوسکو جمع کرنے یا پڑوسی کی اراضی پر پہونچانے میں کوئی کام نہ کیا ہو تو وہ اس ہرجہ کی بابت ذمہ دار نہ ہوگا جو مدعی کو پہونچے۔

(۸) جب پانی جزءً مدعی کے اور جزءً مدعی علیہ کے فائدہ کے لیے جمع کیا گیا ہو اور اوس سے مدعی کو نقصان پہونچے تو مدعی علیہ ذمہ دار نہ ہوگا۔ مدعی علیہ صرف اوس صورت میں ذمہ دار ہوسکتا ہے جب اوسنے پانی صرف اپنے اغراض کے لیے جمع کیا ہو یا اوسکی غفلت ثابت ہو۔ (بمبئی لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۳۷)۔

(۹) جب مدعی علیہ نے قدیم عملدرآمد کے لحاظ سے یا کسی قانون کے تتبع میں پانی جمع کیا ہو تو وہ اوس نقصان کی بابت ذمہ دار نہ ہوگا جو مدعی کو پہونچ جائے بجز اسکے کہ مدعی علیہ کی غفلت ثابت کیجائے (انڈین اپیل جلد ا صفحہ ۳۶۴)

(۱۰) مدعی علیہ نے اپنی اراضی پر زہریلے درخت نصب کیے۔ اوسکی شاخیں مدعی کی اراضی پر پھیل گئیں اور مدعی کے گھوڑے اور مویشی اون کے پتوں کے استعمال سے ہلاک ہوئے۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار ہے کیونکہ یہ نقصان اوسکے فعل کا قدرتی اور معمولی نتیجہ تھا۔ اگر مویشی مدعی علیہ کی اراضی پر جاکر پتے استعمال کریں تو مدعی علیہ ذمہ دار نہ ہوگا کیونکہ مدعی کا فرض ہے کہ اپنے مویشی مدعی علیہ کی اراضی پر نہ جانے دے۔ جب ایسے درخت خودرو ہوں اور بغیر مدعی علیہ کے علم کے وہ مدعی کی اراضی پر لٹک جائیں تو مدعی علیہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

فصل ۹۰

جب جانوروں سے نقصان پہونچے۔

(۱۵۵) (۱) جب کوئی شخص کوئی وحشی جانور یا ایسا پالتو جانور رکھے جسے وہ

جانوروں سے نقصان۔

خطرناک جانتا ہو تو وہ اونکو اپنی ذمہ داری پر رکھتا ہے اور اونکو محفوظ نہ رکھنے کی وجہ سے جو قدرتی نتائج ہوں مثلاً انسانوں پر حملہ اونکی بابت وہ ذمہ دار ہے گو نقصان کا فوری سبب شخص ثالث کی مداخلت ہو۔

(۲) جب کوئی شخص کتا پالے تو وہ اوس نقصان کی بابت ذمہ دار ہے جو اوس سے مویشی بکری۔ گھوڑے وغیرہ کو پہونچے گو اوسکو علم نہ ہو کہ وہ ایسے جانوروں پر حملہ کرتا ہے۔

(۳) کوئی شخص جو کتا یا کوئی اور پالتو جانور پالے اور ایسا جانور انسان پر حملہ کرے تو مالک اوس حملہ کی بابت ذمہ دار نہیں ہے بجز اِسکے کہ اوسکو علم ہو کہ وہ جانور انسان پر حملہ کرنے کا عادی ہے۔

(۱۵۶)۔ جانور دو قسم کے ہیں یعنی وحشی جانور اور پالتو جانور۔

جانوروں کے اقسام۔

(۱) وحشی جانور سے وہ جانور مراد ہیں جو معمولاً ملک میں گرفتار کرکے نہیں رکھے جاتے ہیں۔ اوس میں حسب ذیل جانور داخل ہیں:۔

ہاتھی۔ مدراس لاجرنل جلد ۲ صفحہ ۴۳۴۔

ریچھ۔

بندر۔

ایسے جانوروں کو جو شخص پالے وہ اپنی ذمہ داری پر پالتا ہے خواہ اوسکو اون کے خطرناک ہونے کا علم ہو یا نہ ہو۔ ایسے جانور سے جو مضرت پہونچے اوسکی بابت مالک ذمہ دار ہے۔ (اپر برما رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۶۵ - و ۵۶۷ - و ۵۷۰)۔

(۲) پالتو جانور سے کتے۔ گھوڑے۔ بیل۔ بھیڑ۔ بکرے وغیرہ مراد ہیں۔ ایسے جانور قانون کی نظر میں خطرناک نہیں ہیں اور مالک اونکو اپنی ذمہ داری پر نہیں پالتا۔ مالک صرف اوس صورت میں ذمہ دار ہے جب وہ اونکو خطرناک جانتا ہو۔ جب کوئی شخص بھینس پالے تو وہ اوس نقصان کی بابت ذمہ دار نہ ہوگا جو اوس سے پہونچے بجز اسکے کہ وہ اوسکے رکھنے میں غفلت یا بے احتیاطی سے عمل کرے (پنجاب رکارڈز بابت ۱۸۷۰ء مقدمہ نمبر ۷۲)۔

پالتو جانور کی بابت ذمہ داری عائد کرنے کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے

کہ مالک کو اوسکے خطرناک ہونے کا علم تھا۔ اوسکی غفلت یا بے احتیاطی ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۱۵۷) جب مدعی اس بناء پر دعویٰ کرے کہ مدعی علیہ کے کتّے نے اوسکو کاٹا ہے تو اوسپر یہ ثابت کرنا لازمی ہے کہ مدعی علیہ کو اس امر کا علم تھا کہ وہ کتّا کٹ کھنا ہے اگر وہ یہ ثابت نہ کرسکے تو اوسکا دعویٰ خارج کیا جائے گا۔ (اپر برھما رپورٹ بابت ۱۹۰۲-۳ء ٹارٹ نمبر(۱)۔ انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۹۸۴۔ انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۹۱۰)

جانور کے خطرناک ہونیکا علم۔

کتّے کی صورت میں یہہ بالعموم ثابت کیا جاتا ہے کہ مدعی کو کاٹنے کے قبل یا بعد اوسنے دوسرے آدمیوں پر حملہ کیا ہے۔ یا مدعی علیہ نے دوسرے آدمیوں کو اوس سے متنبہ کیا۔ یہہ ثابت ہونا چاہیئے کہ اوس کتّے کو دوسرے انسانوں کو کاٹنے کی عادت تھی۔ محض یہ ثابت کرنا کافی نہیں ہے کہ اوسکو دوسرے جانوروں کو کاٹنے کی عادت تھی۔

جب آقا کتّے کی حفاظت کے لیئے کوئی ملازم رکھے اور اوس ملازم کو اوس کتّے کے کٹ کھنا ہونے کا علم ہو تو یہ سمجھا جائیگا کہ آقا کو اوسکا علم ہے کیونکہ ملازم کو اثنائے ملازمت میں جو علم ہو وہ آقا کا علم متصور ہوتا ہے۔ (کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۲۱)۔ ڈاگس ایکٹ کی رو سے یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب کتّا مویشی۔ گھوڑے۔ خچر۔ گدھے۔ بکری۔ بھیڑ وغیرہ پر حملہ کرے تو مالک کے مقابلہ میں بغیر یہ ثابت کیئے ہوئے ہرجہ کا دعویٰ ہوسکیگا کہ اوسکو اوسکے خطرناک ہونے کا علم تھا۔

(۱۵۸) بیل۔ سانڈ یا مینڈھے کے متعلق بھی یہ ثابت ہونا چاہیئے کہ انکے خطرناک ہونے کا علم مدعی علیہ کو تھا لیکن جب ہاتھی حملہ کرے تو اوسکے خطرناک ہونے کا علم ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ وہ وحشی جانور قرار دیا گیا ہے۔

بیل یا سانڈ۔

(۱۵۹) ہر شخص کا یہہ فرض ہے کہ اپنے پالتو جانور اپنی اراضی پر رکھے اگر ایسے جانور شارع عام پر جائیں تو مالک اُن تمام نتایج کا

جب جانور شارع عام پر بھٹک جائیں۔

ذمہ دار ہوگا جنکے پیدا ہونے کا احتمال ہو نہ کہ اون نتائج کا جو فی الواقع وقوع میں آئیں - اگر کوئی گھوڑا جسکے خطرناک ہونے کا آقا کو علم نہ ہو شارع عام پر بھٹک جائے اور وہاں کسی آدمی کو کاٹے تو مالک ذمہ دار نہ ہوگا کیونکہ اوسکو اوسکے خطرناک ہونے کا علم نہیں تھا -

ایک مرغ بھاگ کر سڑک پر پھرنے لگا - ایک کتے نے اوس پر حملہ کیا - وہ بھاگ کر ایک بائسکل کے بیچ میں آگیا اور بائسکل ٹوٹ گیا - قرار دیا گیا کہ مرغ کا مالک اوس نقصان کی بابت ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ وہ مرغ کے شارع عام پر جانے کا معمولی اور قدرتی نتیجہ نہ تھا -

جب جانور شارع عام سے کسی شخص کی اراضی پر بھٹک جائیں -

(۱۶۰) جب کوئی شخص اپنے جانور شارع عام پر سے جا رہا ہو تو اوس کا یہہ فرض نہیں ہے کہ جانوروں کو متصل اراضی پر جانے سے قطعی طور پر روکے - اگر بغیر اوسکی غفلت کے جانور پڑوس کی اراضی پر جا کر مضرت پہونچائیں تو وہ ذمہ دار نہ ہوگا کیونکہ مالک اراضی کا یہ فرض ہے کہ اپنی اراضی کی خود حفاظت کرے - مالکِ جانور صرف غفلت کی صورت میں یا جب وہ بالعمد جانے دے ذمہ دار ہوگا - ایسی صورت میں مالکِ جانور کا فرض ہے کہ اپنے جانور کو مناسب مدت کے اندر باہر نکال لے ورنہ وہ ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہوگا - (ناگپور لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۹۰) -

پالتو جانوروں کی جانب سے مداخلت بیجا -

(۱۶۱) ہر شخص پر یہہ فرض ہے کہ اپنے مویشی اپنی اراضی پر رکھے - اور اگر وہ دوسرے شخص کی اراضی پر جائیں تو مالک مویشی اونکے اسطرح جانے کے قدرتی نتائج کا ذمہ دار ہوگا - اگر باڑھ کے ناقص ہونے کی وجہ سے گھوڑا باہر نکل جائے اور پڑوسی کے کھیت میں مداخلت بیجا کرے تو گھوڑے کا مالک اوس نقصان کا ذمہ دار ہوگا جو اوس مداخلت بیجا کا قدرتی نتیجہ ہو - اگر ایسا گھوڑا مالک کھیت کے گھوڑے کے لات مار کر اوسکو ضرر پہونچائے تو گھوڑے کا مالک اوسکی بابت ذمہ دار ہوگا کیونکہ یہہ قدرتی نتیجہ ہے - جب مدعی علیہ کی غفلت سے اوسکی گائے

مدعی کے کھیت میں گھس گئی اور نیل کے پودے برباد کر دئے تو مدعی علیہ ذمہ دار قرار دیا گیا (ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۵۶)۔

مدعی علیہ کے گھوڑے نے باڑھ کے اندر سے مدعی کے گھوڑے کے اوسکی اراضی کے اندر لات ماری۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار ہے کیونکہ کسی دوسرے شخص کی اراضی پر لات لے جانا مداخلت بیجا ہے۔ بعض صورتوں میں عطا یا قدامت کی بنا پر ایک پڑوسی پر یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی اراضی کی حفاظت کے لیے باڑھ لگائے۔ اگر اوسکے اسطرح باڑھ لگانے کی وجہ سے اوسکو مضرت پہونچے تو وہ ہرجہ کا دعوی نہیں کر سکتا۔

اون اشخاص کے مقابلہ میں ذمہ داری جو مداخلت بیجا کا ارتکاب کریں۔

(۱۶۲)۔ جب مدعی علیہ نے اپنی اراضی پر ایسا گھوڑا رکھا جو کٹ کھنا تھا اور مدعی نے مداخلت بیجا کا ارتکاب کیا اور گھوڑے نے اوسکو کاٹا تو قرار دیا گیا کہ مدعی ہرجہ کا دعوی نہیں کر سکتا لیکن جب کوئی شخص اجازت کی بنا پر اراضی پر داخل ہو تو مالک اراضی پر یہہ ذمہ داری ہے کہ اوسکو ایسے جانوروں سے محفوظ رکھے جو خطرناک ہوں اور جنکے خطرناک ہونے کا اوسکو علم ہو۔ جب کسی خطرناک جانور سے کسی ایسے شخص کو مضرت پہونچے جو اجازت سے آیا ہو تو مالک ذمہ دار ہوگا گو ایسی مضرت کسی شخص ثالث کے بالعمد فعل کا نتیجہ ہو۔

فصل ۱۹

آگ سے حفاظت کی ذمہ داری

آگ سے حفاظت کی ذمہ داری

(۱۶۳) (۱) جب کوئی شخص اپنی اراضی پر بالعمد آگ سلگائے تو اوسپر یہ ذمہ داری ہے کہ اوس سے کسی دوسرے شخص کو نقصان نہ پہونچے۔ اگر نقصان پہونچیگا تو اوسپر ہرجہ کی ذمہ داری ہوگی۔

(۲) جب کوئی شخص اپنی غفلت سے اپنی اراضی پر آگ سلگائے اور وہ

اوسکے پڑوسی کی اراضی پر پھیل جائے تو وہ اوس ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہوگا جو اوسکے پڑوسی کو اوس سے پہونچے۔

(۳) جب آگ سوء اتفاق سے لگ جائے اور بغیر مالک کی غفلت کے وہ پڑوسی کی اراضی پر پھیل جائے تو مالک ذمہ دار نہ ہوگا۔

(۴) جب کوئی شخص بغیر کسی قانون کی اجازت کے اپنے پڑوسی کی اراضی کے اسقدر قریب آگ لائے کہ اوس سے خطرہ ہو تو وہ ایسا فعل اپنی ذمہ داری پر کرتا ہے اور اگر اوس سے نقصان پہونچے تو وہ ذمہ دار ہوگا۔ اگر وہ ایسا فعل قانون کی اجازت سے کرے تو وہ صرف اوس صورت میں ذمہ دار ہوگا جب اوسنے اوس اجازت کو غفلت سے استعمال کیا ہو۔

تمثیلات

(۱) مدعی علیہ نے اپنی اراضی پر سوکھی گھانس میں آگ لگائی۔ آگ پڑوسی کی اراضی پر پھیل گئی۔ مدعی علیہ ذمہ دار قرار دیا گیا۔ انگلستان کے قانون کا یہہ اصول ہے کہ جب کوئی شخص اپنی اراضی پر آگ سلگائے تو وہ ایسا فعل اپنی ذمہ داری پر کرتا ہے اور اوس سے جو نقصان پہونچے اوسکی بابت وہ ذمہ دار ہے۔

(۲) جب ہوا تیز چل رہی ہو اور آگ سلگائی جائے جس سے پڑوسی کا مکان جل جائے تو غفلت سے آگ سلگانے کی بابت ذمہ داری عائد ہوسکیگی۔

(۳) ریلوے کمپنی کو قانون کی رو سے انجن چلانے کی اجازت ہے۔ اگر انجن کی چنگاری سے آگ لگ جائے تو ریلوے کمپنی ذمہ دار نہ ہوگی بجز اسکے کہ یہہ ثابت ہو کہ ایسی آگ ریلوے کمپنی کی غفلت سے لگی ہے۔

باب (۹)

آقا کی ذمہ داری اوس مضرت کی بابت جو اونکے ملازمین اور مزدوروں کو پہونچے

جزو اوّل

ذمہ داری جو ازروئے کامن لا قائم کی گئی ہے

جب ایک آقا کے متعدد ملازمین ہوں اور ایک ملازم دوسرے ملازم کو اثنائے ملازمت میں مضرت پہونچائے۔

(۱۶۴) جب ایک ہی آقا کے متعدد ملازمین ہوں اور ایک ملازم دوسرے ملازم کو اپنی غفلت سے مضرت پہونچائے تو آقا ذمہ دار نہ ہوگا اگر وہ دونوں ایک ہی کام پر مامور ہوں اور مضرت اوس کام کی انجام دہی میں پہونچے۔ یہہ قاعدہ اس اصول پر مبنی ہے کہ جب متعدد آدمی ایک ہی قسم کی ملازمت کا معاہدہ کریں تو وہ اوس مضرت کے برداشت کرنے پر رضامند ہوجاتے ہیں جو اوس کام کی انجام دہی میں معمولاً پہونچ سکتی ہے۔

فصل ۹۲

اصول متعلق مشترک ملازمت

مشترک ملازمت کا اصول

(۱۶۵) (۱) آقا اپنے ملازم کے مقابلہ میں اوس نقصان کی بابت ذمہ دار نہیں ہے جو مشترک ملازمت کے اثنار میں کسی دوسرے ملازم کی غفلت یا ناقابلیت سے پہونچے۔

(۲) یہہ اصول صرف اوس صورت میں متعلق ہوتا ہے جب آقا ایک ہی ہو

اور ملازمت مشترک ہو۔

(۳) مشترک ملازمت کا مفہوم لازمی طور پر یہ نہیں ہے کہ دونوں ملازمین ایک ہی یا ایک ہی قسم کا کام انجام دیتے ہوں یا ایک ہی درجہ کی ملازمت میں ہوں۔ مشترک ملازمت کے لیے صرف یہ دیکھنا کافی ہوگا کہ ایک ملازمت سے جو نقصان کا خطرہ ہو وہ دوسری ملازمت کا قدرتی اور لازمی نتیجہ ہو اور اوسکے ضمن میں پہونچنا متصور ہوسکتا ہو۔

(۴) جب آقا ذاتی طور پر غفلت کا مرتکب ہو تو وہ اپنے ملازم کے مقابلہ میں اوس نقصان کی بابت ذمہ دار ہوگا جو اوسکی غفلت سے پہونچے۔ ایسی غفلت مفصلۂ ذیل امور پر مشتمل ہوسکتی ہے:۔

(الف) دوسرے ملازم کو یہ جان کر ملازمت میں رکھنا کہ وہ ناقابل ہے یا بغیر اس امر کی تحقیقات کئے ہوئے ملازم رکھنا کہ وہ کام کے قابل ہے۔

(ب) ایسے ملازم کو ملازمت میں برقرار رکھنا جسکو وہ جانتا ہو کہ عادتاً غفلت کا مرتکب ہوتا ہے۔

(ج) عمارات یا کل یا آلات کو خطرناک حالت میں رہنے دینا جب وہ جانتا ہو یا جان سکتا ہو کہ وہ خطرناک حالت میں ہیں۔

(د) کسی ایسے قطعی فرض کی خلاف ورزی جو مزدوروں کی حفاظت کے لیے آقا پر کسی قانون کی رو سے عائد کیا گیا ہو۔

اصول متذکرۂ صدر ہندوستان میں متعلق ہے اور ابھی تک کوئی قانون مالکان کی ذمہ داری کے قانون کے ہم مضمون نافذ نہیں ہوا ہے۔ ہندوستان میں مشترک ملازمت کے اثنار میں ایک ملازم کو دوسرے ملازم سے جو مضرت پہونچے اوسکی بابت دعویٰ آقا کے مقابلہ میں نہیں ہوسکتا گو دونوں ملازمین کی خدمت کی نوعیت ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہو (الہ آباد لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۱۷۳)۔

تمثیلات

(۱) کوچوان اور سائیس۔ کشتی کے ملاح معدن میں مزدوروں کو اتارنے

والا اور اونکو باہر نکالنے والا اور مزدور ۔ جہاز کا کپتان اور ملاح ۔ ناٹک میں پردے اوٹھانے والا اور گانے والا ۔ سب مشترک ملازمت میں ہیں ۔

(۲) ریلوے کمپنی کا ملازم بڑھئی جو عام کام کرنے کے لئے ملازم ہو وہ ریلوے کمپنی کے دوسرے ملازمین کی غفلت کی بابت کمپنی کو ذمہ دار نہیں قرار دے سکتا کیونکہ اوسکی ملازمت کی نوعیت ایسی ہے کہ اوس میں دوسرے ملازمین کی غفلت سے نقصان کا خطرہ شامل ہے ۔

(۳) ایک ملازم اپنا کام ختم کرنے کے بعد اوس گاڑی میں جو کمپنی نے اپنے ملازمین کی سہولت کے لیے جاری کی تھی اپنے گھر جا رہا تھا ۔ راستہ میں کمپنی کے ملازمین کی غفلت سے اوسکو ضرر پہونچا ۔ قرار دیا گیا کہ وہ کمپنی سے ہرجہ نہیں پا سکتا کیونکہ اس قسم کا نقصان اوسکی ملازمت کے ضمن میں شامل ہے ۔

(۴) جب ایک ہی کمپنی کے دو جہاز ہوں تو ایک جہاز کے ملازمین دوسرے جہاز کے ملازمین کے ساتھ مشترک ملازمت کا تعلق نہیں رکھتے گو اون سب کا آقا ایک ہی ہے ۔ اگر ایک جہاز کی غفلت سے دوسرے جہاز کے ملازمین کو مضرت پہونچے تو وہ کمپنی کے مقابلہ میں ہرجہ کا دعویٰ کر سکینگے ۔

(۵) جب دو ریلوے کمپنیوں کا ایک مشترک ریلوے اسٹیشن ہو اور ہر کمپنی کے ملازمین علیحدہ علیحدہ ہوں تو ایسی صورت میں سب ملازمین کی ملازمت مشترک ہے لیکن اونکا آقا ایک نہیں ہے ۔ اگر ایک کمپنی کے ملازمین کی غفلت سے دوسری کمپنی کے ملازمین کو مضرت پہونچے تو ہرجہ کا دعویٰ ہو سکیگا ۔

(۶) جب کمپنی گتہ دار کے ذریعہ سے کام کرائے تو گتہ دار کے ملازمین کمپنی کے ملازمین سے علیحدہ متصور ہونگے ۔ اگر گتہ دار کے ملازمین کی غفلت سے کمپنی کے ملازمین کو مضرت پہونچے تو وہ گتہ دار کے مقابلہ میں دعویٰ کر سکینگے ۔

(۷) جب آقا ملازمین کی حفاظت کے لیئے مناسب انتظام کرنے میں غفلت کرے تو اوسکے مقابلہ میں ہرجہ کا دعویٰ ہو سکیگا جب ایسا انتظام نہ کرنیکی وجہ سے مضرت پہونچے ۔

(۸) قانون کارخانہ جات کی رو سے مالک کارخانہ کا فرض ہے کہ خطرناک مقامات پر باڑھ لگائے۔ اگر وہ اِس حکم کی تعمیل نہ کرے اور اوس کی وجہ سے کسی ملازم کو ضرر پہونچے تو مالک کے مقابلہ میں ہرجہ کا دعویٰ ہوسکیگا

فصل ۹۳

کار آموز ملازمین

کار آموز ملازمین۔

(۱۶۶) جب کسی شخص ثالث کو جسے کسی ملازم نے مدد دینے کے لیئے طلب کیا ہو یا جو اپنی خوشی سے اوسکے کام میں مدد دے رہا ہو اوسوقت جب وہ مدد دے رہا ہو اوسی آقا کے کسی دوسرے ملازم کی غفلت سے ضرر پہونچے تو مشترک ملازمت کا اصول متعلق ہوتا ہے اور آقا کے مقابلہ میں کامن لا کی رو سے کوئی دعویٰ نہ ہوسکیگا۔ یہ قاعدہ اس اصول پر مبنی ہے کہ شخص ثالث اپنی خوشی سے اپنے آپ کو ملازم کی حیثیت میں رکھتا ہے۔ اور وہ ایسا فعل بغیر آقا کی رضامندی کے کرتا ہے۔ وہ اپنی خوشی سے مشترک ملازمت کے خطرہ کو قبول کرتا ہے۔ اور وہ آقا پر اوس سے زیادہ ذمہ داری عائد نہیں کرسکتا جو اوسپر دیگر ملازمین کے مقابلہ میں قانوناً عائد ہوسکتی ہے۔

جب کوئی شخص آقا کی رضامندی یا اطلاع سے اوسکے ملازمین کی مدد اپنے کام میں سہولت پیدا کرنے کی غرض سے کرتا ہے تو اوسکی حیثیت ملازم کی نہیں ہوتی اور اوس سے مشترک ملازمت کا اصول متعلق نہیں ہوتا۔

جزو دوم

قانون متعلق ذمہ داری مالکان بابت ۱۸۸۰ء

فصل ۹۴

قانون متعلق ذمہ داری مالکان۔

قانون متعلق ذمہ داری مالکان

(۱۶۷) (۱) ملازمین ریلوے۔ مزدوروں۔ کسانوں۔ اہل حرفہ اشخاص دست کاروں۔ معدن کے مزدوروں اور دوسرے

اشخاص کی صورت میں جو ہاتھ سے کام کرتے ہوں لیکن گھر میں خانگی ملازمت نہ کرتے ہوں آقا مشترک ملازمت کی جوابدہی پیش نہ کرسکیگا جب مضرت مفصلۂ ذیل وجوہ میں سے کسی وجہ سے پہونچی ہو :-

(الف) راستوں - عمارات - کل یا آلات میں کسی نقص کی وجہ سے جو نقص آقا یا کسی ایسے شخص کی غفلت کی وجہ سے پیدا ہوا ہو یا دریافت نہ کیا گیا ہو یا رفع نہ کیا گیا ہو جسکا یہ فرض ہو کہ اون راستوں - عمارات - یا آلات کو مناسب حالت میں رکھیں -

(ب) کسی ایسے شخص کی نگرانی میں غفلت کرنے کی وجہ سے جو آقا کی ملازمت میں ہو اور جسکا اصلی فرض نگرانی رکھنا ہو اور جو معمولاً ہاتھ سے کام نہ کرتا ہو -

(ج) کسی ایسے شخص کی غفلت سے جو آقا کی ملازمت میں ہو اور جس کے حکم یا ہدایت کی تعمیل کرنا اوسوقت جب ملازم کو مضرت پہونچی ہو اوسکا فرض ہو اور اوسنے اوسکی تعمیل کی ہو -

(د) - کسی ایسے شخص کے فعل یا ترک فعل کی وجہ سے جو آقا کی ملازمت میں ہو اور جو فعل یا ترک فعل آقا کے قواعد یا ذیلی قواعد کی (جو کسی سرکاری محکمہ سے منظور نہ ہوئے ہوں) تعمیل میں وقوع میں آئے یا ایسی خاص ہدایات کی تعمیل میں وقوع میں آئے جو کسی ایسے شخص نے دی ہوں جسے آقا کی جانب سے ایسی ہدایات دینے کا اختیار ہو -

(ہ) کسی ایسے شخص کی غفلت سے جو آقا کی ملازمت میں ہو اور جسکی نگرانی میں کوئی سگنل - انجن - یا ریلوے گاڑی ہو -

(۲) شخص متضرر یا اوسکے قائم مقام کا یہہ فرض ہے کہ حادثہ کے چھ ہفتہ کے اندر آقا کو اپنے دعویٰ کی اطلاع دے بجز اسکے کہ عدالت کی یہ رائے ہو کہ ہلاکت کی صورت میں اطلاع نہ دینے کی کافی وجہ تھی -

(۳) ایسا دعویٰ حادثہ کے چھ مہینے کے اندر رجوع ہونا چاہیئے لیکن شخص متضرر کے ہلاک ہونے کی صورت میں اوسکا قائم مقام بارہ مہینے کے اندر دعویٰ کرسکیگا -

(۴) دعویٰ عدالت تحت میں رجوع ہوگا لیکن ہائیکورٹ اوسکو اپنے اجلاس پر منتقل کرسکیگی۔

(۵) معاوضہ جو دلایا جاسکتا ہے وہ شخص متضرر کی سہ سالہ اوسط آمدنی سے متجاوز نہ ہوگا۔

(۶) ایسا دعویٰ غفلت کی بناء پر مبنی ہوتا ہے اور سوائے مشترک ملازمت کے عذر کے اور سب عذرات جوابدہی میں پیش ہوسکینگے مثلاً امدادی غفلت کا عذر یا یہ عذر کہ شخص متضرر اوس فعل پر رضامند ہوگیا تھا یا اوس نے یہہ معاہدہ کیا تھا کہ وہ اوس قانون کے تحت دعویٰ نہ کریگا۔

جزو سوم

قانون متعلق معاوضۂ مزدوراں بابت ۱۹۰۶ء

فصل ۹۵

معاوضہ ادا کرنے کی ذمہ داری

معاوضہ ادا کرنیکی ذمہ داری

(۱۶۷) (۱) جب کوئی مزدور معاوضہ کا دعویٰ کرے تو اوسکو ثابت کرنا چاہیئے کہ۔

(الف) (۱) اوسکو حادثہ سے کوئی جسمانی مضرت پہونچی ہے۔ اور۔

(۲) حادثہ سے مضرت اوسکی ملازمت کے سلسلہ میں پہونچی۔ اور

(۳) حادثہ سے مضرت اوسکی ملازمت کے اثناء میں پہونچی ہے۔ اور

(۴) اوس مضرت کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ کم از کم ایک ہفتہ تک اپنے مفوضہ کام پر اپنی پوری اجرت نہ کما سکا۔ یا۔

(ب) اپنے کام کی نوعیت کی وجہ سے اوسکو انڈسٹریل بیماری ہوگئی اور اوسکی وجہ سے وہ کم از کم ایک ہفتہ تک اپنے مفوضہ کام پر اپنی پوری اجرت نہ کما سکا۔

(۲) جب اوس مضرت سے جو حادثہ کی وجہ سے ہوئی ہو یا انڈسٹریل بیماری

کی وجہ سے ملازم کی ہلاکت وقوع میں آئی ہو تو اوس ملازم کے متعلقین معاوضہ کے مستحق ہیں "متعلقین" سے اوسکے خاندان کے وہ ارکان مراد ہیں جو کلًا یا جزءً اوسکی اجرت پر بسر اوقات کرتے ہوں۔

تمثیلات

(۱) ایک خزانچی اجرت تقسیم کرنے کے لیئے روپیہ لیجا رہا تھا۔ راستہ میں چوروں نے اوسے قتل کردیا قرار دیا گیا کہ وہ اثنائے ملازمت میں قتل ہوا کیونکہ اوس کی خدمت کی وجہ سے اس قسم کا خطرہ پیدا ہوا۔

(۲) ایک مزدور اپنا کام انجام دے رہا تھا۔ بجلی گری اور وہ ہلاک ہوا۔ قرار دیا گیا کہ اوسکے ورثاء کو معاوضہ مل سکتا ہے کیونکہ جس قسم کا وہ کام کر رہا تھا وہاں بجلی کے گرنے کا زیادہ خطرہ تھا۔

(۳) ایک ملازم نے دوسرے ملازم کو ایسی نزاع کی بابت جسکا اونکے کام سے کوئی تعلق نہ تھا قتل کیا۔ قرار دیا گیا کہ آقا سے معاوضہ نہیں دلایا جاسکتا کیونکہ وہ حادثہ ملازمت کے ضمن میں وقوع میں نہیں آیا۔

(۴) معاوضہ پانے کا حق ہوگا جب ملازم اوس مقام پر موجود ہو جہاں وہ کام کرتا ہے اور کسی حادثہ سے وہ ہلاک ہوجائے لیکن اگر حادثہ اوسوقت وقوع میں آئے جب وہ کام کرنے جا رہا ہو یا کام کرکے اپنے گھر واپس ہو رہا ہو یا وہ کوئی ایسا کام کرے جسکے کرنے کی اوس کو ممانعت ہو تو معاوضہ پانے کا حق نہ ہوگا۔

باب (۱۰)

مضرت جو امر باعث تکلیف عام سے پہونچی ہو۔

فصل ۹۶

امر باعث تکلیف عام سے کیا مراد ہے؟

امر باعث تکلیف عام سے کیا مراد ہے؟

(۱۶۸) (۱) امر باعث تکلیف عام سے کسی عام فرض کی انجام دہی میں کوئی ناجائز فعل یا ترک فعل مراد ہے جس سے عوام کی جان امن۔ عافیت۔ صحت اور آرام کو خطرہ ہو یا جس سے عوام کے کسی عام حق کے استعمال میں مزاحمت ہو۔

(۲) امر باعث تکلیف عام کی بابت کوئی خانگی شخص دعوی رجوع نہیں کرسکتا بجز اسکے کہ اوسکو کوئی خاص مادی نقصان ہوا ہو جو اوسکے علاوہ ہو جو عامۂ خلائق کو پہونچا ہو۔

مجموعۂ تعزیرات کی رو سے امر باعث تکلیف عام جرم ہے

(۱۶۹) مجموعۂ تعزیرات ممالک محروسۂ سرکار عالی نشان (دہم ۱۳۲۴ ف) کی رو سے امر باعث تکلیف عام جرم قرار دیا گیا ہے اور اوسکی دفعۂ ۲۱۰ میں حسب ذیل تعریف کی گئی ہے:۔

"ہر ایسا فعل یا ترک یا ناجائز جو عامۂ خلائق کو یا عموماً اون لوگوں کو جو قرب وجوار میں رہتے یا کسی جائداد پر دخل رکھتے ہوں کوئی عام مضرت یا خطرہ یا رنج پہونچائے یا جس سے اون لوگوں کو جنھیں کسی عام حق کے کام میں لانیکا موقع ہو بالضرور مضرت یا مزاحمت یا خطرہ یا رنج پہونچ سکے "امر باعث تکلیف عام" ہوگا گو کہ اوس فعل یا ترک سے کچھ آسائش یا نفع بھی ہو۔"

(۱۷۰) امر باعث تکلیف عام سے صرف وہ فعل یا ترک فعل مراد

امرباعثِ تکلیف عام کی صورت میں دعویٰ۔	نہیں ہے جس سے عام حقوق پر (مثلاً شارع عام پر راستہ چلنے کا حق) اثر پڑتا ہو بلکہ اوس میں ایسے اُمور بھی داخل ہیں

جن سے عامۂ خلائق کی صحت۔ امن۔ یا عافیت خطرہ میں پڑتی ہو۔ (پنجاب رکرڈز بابت ۱۹۰۲ء مقدمہ نمبر ۹ - کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۵۶ - مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۳۴ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۸ -)

تمثیلات

(۱) عام موری کو مضر صحت حالت میں رکھنا "امرباعث تکلیف عام" ہے اور اوس کی بابت دعویٰ ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۹۱ کی رو سے اڈوکیٹ جنرل کرسکتا ہے یا اوسکی اجازت سے عامۂ خلائق کے دو یا زیادہ اشخاص کرسکتے ہیں۔

(۲) شارع عام کے قریب خندق کھودنا جس سے شارع عام استعمال کرنے والوں کو خطرہ ہو امرباعث تکلیف عام ہے اور اگر اوس سے کسی شخص کو خاص مضرت پہونچے تو وہ ہرجہ کا دعویٰ کرسکیگا۔ (بمبئی لا رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۹۱۴ - کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۵ - بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۴)۔

(۳) شارع عام کے متصل مکان کو خطرناک حالت میں رکھنا امرباعث تکلیف عام ہے اگر اوس سے کسی راستہ چلنے والے کو مضرت پہونچے تو وہ ہرجہ کا دعویٰ کرسکیگا۔

(۴) امرباعثِ تکلیف عام کے ارتکاب کا حق قانون کی رو سے حاصل ہوسکتا ہے لیکن محض قدامت کی بناء پر حاصل نہیں ہوسکتا۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ - فوجداری صفحہ ۶)۔

فصل ۹۷

امرباعثِ تکلیف عام کی بابت ہرجہ کا حق صرف خاص نقصان کی صورت میں

ہوتا ہے۔

امرباعث تکلیف عام کی بابت دعویٰ صرف خاص نقصان ثابت ہونے پر ہوسکیگا۔

(۱۷۰) امرباعث تکلیف عام کی صورت میں کسی خانگی شخص کی جانب سے ہرجہ کا دعویٰ صرف اوس صورت میں ہوسکیگا جب وہ یہ ثابت کرے کہ۔

(الف) اوس کو کوئی خاص یا ذاتی نقصان پہونچا ہے جو اوسکے جسم۔ تجارت یا پیشہ کے لیے مختص ہے اور جو اوس سے مختلف ہے جو عامۂ خلائق کو پہونچا ہے۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۰۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۳۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۴۶۳۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۰۴۔ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۶۳۔ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۷۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۵۷۔ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۶۹۳۔ بمبئی لارپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۷۲۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۴۹۔ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۹۸۔ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۵۱۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۲۸۵۔ ناگپور لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۰) ۔ یا

(ب) جب امرباعث تکلیف عام مدعی کے کسی خانگی حق یا جائداد کے حق میں مداخلت بھی ہو۔

(الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۳۴۔ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۴۴۔ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۵۳۔ کلکتہ جلد ۴۲ صفحہ ۵۲۴) ۔ ضمن الف متعلق کرنے کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ مدعی کو جو نقصان پہونچا ہو وہ بلحاظ اپنی نوعیت کے اوس سے مختلف ہو جو عامۂ خلائق کو پہونچا ہو۔ جب شارع عام کی مزاحمت کی جائے تو راستہ نہ چلنے کی وجہ سے جو نقصان پہونچتا ہے وہ عامۂ خلائق سے متعلق ہے لیکن اگر کسی شخص کو ایسی مزاحمت سے جسمانی ضرر پہونچے تو وہ اوسکی بابت ہرجہ کا دعویٰ کرسکیگا۔

ایکٹ ۵ ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۹۱ کی رو سے ایڈوکیٹ جنرل یا اوسکی اجازت سے دو یا زیادہ اشخاص امرباعث تکلیف عام کی بابت دعویٰ کرسکتے ہیں انگلستان کا عام قاعدہ کہ کوئی شخص شارع عام کی مزاحمت کی بابت دعویٰ نہیں کرسکتا ہندوستان سے بھی متعلق ہے۔ جب کسی شخص کو کوئی خاص نقصان پہونچے یا اوسکے حقوق جائداد پر مضر اثر پڑے تو وہ دعویٰ کرسکیگا۔ ایسے دعویٰ کے لئے ایڈوکیٹ جنرل کی اجازت

کی ضرورت نہیں ہے - (بمبئی لاریپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۴ - مدراس للا جرنل جلد ۳۴ - صفحہ ۵۳۹) -

فصل ۹۸

امرباعث تکلیف عام کی بابت مالک یا قابض اراضی کی ذمہ داری -

امرباعث تکلیف عام کی بابت مالک یا قابض اراضی کی ذمہ داری

(۱۷۱) (۱) جب کسی ایسے مکان کی مرمت نہ کرنے کی وجہ سے جو کسی شارع عام کے متصل ہو کسی شخص کو شارع عام کے استعمال کرنیکے وقت مضرت پہونچے تو بادی النظر میں قابض مکان نہ کہ مالک مکان (بجز اسکے کہ وہ خود قابض ہو) ذمہ دار ہوگا - مالک مکان پر بطور خاص اوس صورت میں کوئی ذمہ داری نہ ہوگی جب وہ اوسے کسی ایسے کرایہ دار کو دے جسنے اوس کی مرمت کا اقرار کیا ہو بجز اسکے کہ وہ اوس امرباعث تکلیف عام سے کرایہ پر دینے کے وقت واقف ہو اور اوسکی مرمت کا کوئی انتظام نہ کرے -

(۲) مالک ذمہ دار ہوگا جب -

(الف) اوسنے کرایہ دار سے تو اوسکی مرمت کرنے کا اقرار کیا ہو اور امرباعث تکلیف عام مرمت نہ کرنے کی وجہ سے ہو -

(ب) اوسنے مکان کو خطرناک حالت میں کرایہ پر دیا ہو اور کرایہ دار نے اوسکی مرمت کرنے کا اقرار نہ کیا ہو -

بادی النظر میں قابض مکان ذمہ دار ہے بجز اسکے کہ مالک پر قانوناً مرمت کرنے کی ذمہ داری ہو - جب مرمت کرنے کی ذمہ داری قابض پر ہو تو مالک ذمہ دار نہ قرار دیا جاسکیگا - جب کوئی شخص اپنی اراضی کو اسطرح استعمال کرنے دے کہ وہ امرباعث تکلیف عام ہو جائے تو وہ ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہوگا لیکن اگر شخص ثالث مالک یا قابض کے علم کے بغیر اوسکو امرباعث تکلیف عام کر دے تو مالک یا قابض ذمہ دار نہ ہوگا -

باب (۱۱)

(*)

امر باعث تکلیف

جزو اول

امر باعث تکلیف جسکا تعلق جائداد غیر منقولہ سے ہے

فصل ۹۹

عام ذمہ داری

ایسے امر باعث تکلیف کی بابت عام ذمہ داری جسکا تعلق جائداد غیر منقولہ سے ہو۔

(۱۷۲) (۱) امر باعث تکلیف سے کسی شخص کا اپنی جائداد کو بطور ناجائز اسطرح استعمال کرنا مراد ہے جس سے کسی دوسرے شخص کی جائداد کو نقصان پہونچے یا اوس سے کسی دوسرے شخص کی جائداد میں بطور ناجائز ایسی مداخلت مراد ہے جس سے اوسکو نقصان پہونچے۔

(۲) ہر ایسے امر باعث تکلیف کی بابت ہرجہ کا دعویٰ ہوسکیگا جس سے دوسرے شخص کی جائداد کو قابل لحاظ مضرت پہونچے یا جس سے اوس جائداد پر انسان کے آرام کے ساتھ رہنے میں مادی طور پر مداخلت ہو۔

(۳) امر باعث تکلیف کی بابت ذمہ داری قطع نظر غفلت کے عائد ہوتی ہے۔

(۴) جب کسی جائداد کا استعمال مناسب وجہ تحریک کی صورت میں جائز ہو تو ایسا استعمال اس وجہ سے امر باعث تکلیف نہ ہوگا کہ وجہ تحریک نامناسب یا مبنی برکینہ ہے۔ یہ قاعدہ اس اصول پر مبنی ہے کہ کسی شخص کو اپنی اراضی پر کوئی ایسا ناجائز فعل نکرنا چاہیے جس سے اوسکے پڑوسی کی اراضی کو مضرت پہونچے۔ اگر فعل جسکا ارتکاب کیا جائے جائز ہو تو پڑوسی کی مضرت ناقابل لحاظ ہوگی۔ خواہ ایسا فعل کینہ سے کیا گیا ہو۔

تمثیلات

(۱) زید کی اراضی سے گرم بھاپ نکلتی تھی جسکی وجہ سے بکر کی اراضی پر جو پھولوں کے درخت تھے وہ جل گئے ۔ قرار دیا گیا کہ زید امر باعث تکلیف کا مرتکب ہوا ۔

(۲) دھواں ۔ شور اور خطرناک بھاپ امر باعث تکلیف ہوسکتے ہیں بشرطیکہ اونکی وجہ سے پڑوسی کو اپنی زندگی آرام سے گزارنے میں مادی مزاحمت ہو ۔ (بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳) ۔ مدعی جس فرقہ کا رکن ہو اوس فرقہ میں زندگی بسر کرنے کا جو معمولی معیار ہے اوسکا لحاظ رکھا جائیگا ۔

(۳) ایک شخص نے اپنی اراضی پر گانے اور آتش بازی کا انتظام کیا ۔ داخلہ ٹکٹ کے ذریعہ سے تھا ۔ اوس اراضی کے باہر ایک مجمع جمع ہوگیا جو بہت شور مچارہا تھا اور نامناسب حرکات کا مرتکب ہورہا تھا ۔ قرار دیا گیا کہ یہ امر باعث تکلیف ہے ۔ (بمبئی لا رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۸۹) ۔

(۴) ایسے محلہ میں جہاں صرف انسانوں کی بود و باش کے مکانات ہوں گھوڑا رکھنا امر باعث تکلیف ہوسکتا ہے ۔

(۵) مکان کا ایسی خطرناک حالت میں ہونے دینا کہ وہ پڑوسی کی اراضی پر گرپڑے ۔ مکان کے چھجے کو پڑوسی کی اراضی پر بڑھانا جس سے پڑوسی کی اراضی پر پانی گرنے لگے ۔ درخت کی شاخوں کا پڑوسی کی اراضی پر پھیلنا ۔ (بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۴ ۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۲۹۹ ۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۴۴۹) ۔ صفائی کی موری میں ایسی اشیا رٹالنا جنکے ڈالنے کی اوس میں اجازت نہ ہو ۔ (کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۷۶۹) ۔ شور مچانے والے کتے پالنا جنکی وجہ سے پڑوسی کو نیند نآسکے ۔ آباد مقام میں چیچک کا شفاخانہ قائم کرنا ۔

متذکرۂ صدر امور باعث تکلیف قرار دئے گئے ہیں ۔

فصل ۱۰۰

امر باعث تکلیف کا ارتکاب مقام مناسب پر

یہ جوابدہی نہ ہوسکیگی کہ امرباعثِ تکلیف کا ارتکاب مقام مناسب پر کیا گیا ہے

(۱۷۳) (۱) جو فعل بادی النظر میں امرباعث تکلیف ہو وہ اسوجہ سے جائز نہیں ہوسکتا کہ اوسکا ارتکاب ایسے مقام پر کیا گیا ہے جو اوسکے لئے مناسب ہے اور جس سے سب کو سہولت ہے۔ اور مدعی علیہ نے اپنی اراضی کو بطور مناسب استعمال کیا ہے۔

(۲) جب کوئی فعل اس وجہ سے امرباعث تکلیف ہو کہ اوس سے جائداد کو مضرت پہونچتی ہے تو یہ جوابدہی نہیں کی جاسکتی کہ جس مقام پر وہ جائداد واقع ہے وہاں اوس قسم کی تجارت کی جاتی ہے جس سے اوس طرح کی مضرت پہونچتی ہے۔

(۳) لیکن ایسے افعال کے متعلق جو اسوجہ سے امرباعث تکلیف ہیں کہ اون سے جائداد کے حق استعمال میں مداخلت ہوتی ہے نہ کہ جائداد کو مضرت پہونچتی ہے۔ یہ امر قابل لحاظ ہوگا کہ جائداد کس مقام پر واقع ہے۔

فصل ۱۰۱

مدعی کا ایسے مقام پر آکر سکونت اختیار کرنا جہاں امرباعثِ تکلیف موجود ہو۔

مدعی کا ایسے مقام پر سکونت اختیار کرنا جہاں امرباعث تکلیف موجود ہو۔

(۱۷۴) امرباعثِ تکلیف کے دعوی میں یہ جوابدہی نہ ہوسکیگی کہ مدعی نے یہ جانکر کہ کسی مقام پر امرباعثِ تکلیف موجود ہے وہاں سکونت اختیار کی ہے۔

فصل ۱۰۲

امرباعثِ تکلیف کی بابت قابضان اور مالکان اراضی کی ذمہ داری

امرباعثِ تکلیف کی بابت قابضان اور مالکان اراضی کی ذمہ داری۔

(۱۷۵) (۱) جب کسی اراضی پر اوسکی متصل اراضی کے لئے کوئی امرباعثِ تکلیف ہو تو قابض اراضی بادی النظر میں ذمہ دار ہوگا۔ اوس اراضی کے مالک پر بحیثیت مالک کوئی ذمہ داری نہ ہوگی۔

(۲) ایسا مالک جو قابض نہ ہو ذمہ دار ہوسکتا ہے اگر اوسنے ابتداً امرباعثِ تکلیف قائم کرکے اراضی مع اوس امرباعثِ تکلیف کے کرایہ پر دی ہو یا جب امرباعثِ تکلیف مرمت نہ کرنے کی وجہ سے ہو اور مالک نے اراضی

اوسکی مرمّت نہ ہونے کی وجہ سے خطرناک حالت میں ہونے کے علم کے باوجود کرایہ پر دی ہو یا جب اوس نے کرایہ دار سے اوسکی مرمّت کا اقرار کیا ہو۔

(۳) جب امر باعثِ تکلیف اراضی کی حالت کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اوسکے استعمال کی وجہ سے ہو تو ایسا مالک جو قابض نہ ہو ذمہ دار نہیں ہے گو اوس نے اراضی ایسی حالت میں کرایہ پر دی ہو کہ وہ اسطرح استعمال کی جاسکتی ہو کہ وہ امر باعثِ تکلیف ہو جائے

فصل ۱۰۳

امر باعث تکلیف کا ارتکاب قدامت کی بنا پر۔

(۱۷۶) امر باعث تکلیف کے ارتکاب کا حق قدامت کی بناء پر حاصل ہو سکتا ہے۔

امر باعث تکلیف کا ارتکاب قدامت کی بنا پر۔

مالک اراضی صحیح عطا کے ذریعہ سے کسی شخص کو ایسے فعل کے ارتکاب کی اجازت دے سکتا ہے جو عطا نہ ہونے کی صورت میں امر باعث تکلیف ہوتا مثلاً اپنی اراضی پر غلیظ پانی ڈالنے کا حق۔ جب کوئی شخص کوئی حق ایک عرصہ تک استعمال کرتا رہا ہو تو اوس حق کے عطا کا قیاس کیا جاسکتا ہے۔ ایسے عطا کی نوعیت حق آسائش کی ہوتی ہے اور اوسکا تعلق مالک وقت کی ذات سے نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ اراضی کے ساتھ منتقل ہوتا رہتا ہے۔

قانون میعاد سماعت سرکار عالی نشان (۲) ۱۳۲۲ف کی دفعات ۲۶ و ۲۷ میں قدامت کی بناء پر حقوق آسائش حاصل کرنے کے لئے (۲۰) سال کی میعاد مقرر کی گئی ہے۔ اون دفعات کی شرائط کی پابندی کے ساتھ ایسے حقوق قطعی متصور ہونگے۔

درخت کی جڑ پڑوسی کی اراضی میں لے جانے کے متعلق حق آسائش قدامت کی بناء پر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ (کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۹۴۴)۔

کیرتن یا کوئی مذہبی جلسہ منعقد کرنے کا حق بطور حق قدامت حاصل نہیں کیا جاسکتا لیکن رواج کی بناء پر حاصل ہو سکتا ہے۔ (کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۰۲)۔

روشندان کے ذریعہ سے پڑوسی کی اراضی پر دھواں نکالنے کا حق قدامت کی بناء پر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۳۱)۔

فصل ۱۰۴

امر باعث تکلیف کی بابت پس ماندہ ذی حق کا چارۂ کار

امر باعثِ تکلیف کی بابت پسماندہ ذی حق کا چارہ کار۔

(۱۷۷) جب کسی ناجائز فعل سے کسی اراضی کے حق عودی پر لازمی طور پر مُضر اثر پڑنے والا ہو یا اوس سے فی الواقع مُضر اثر پڑچکا ہو تو شخص پسماندہ ذی حق مرتکب فعل ناجائز کے مقابلہ میں دعوی کر سکیگا۔ کسی حق آسائش مثلاً حق مرور۔ حق روشنی۔ حق آب وغیرہ کی مزاحمت حق پسماندگی پر حملہ ہوسکتی ہے۔ لیکن عارضی امر باعثِ تکلیف کی صورت میں مثلاً شور یا دھوئیں وغیرہ کی صورت میں پسماندہ ذی حق کو دعوی کرنے کا حق نہ ہوگا۔

فصل ۱۰۵

امر باعثِ تکلیف کا شخص متضرر کی جانب سے انسداد

امر باعث تکلیف کا شخص متضرر کی جانب سے انسِداد

(۱۷۸) (۱) جس شخص کو کسی امر باعثِ تکلیف سے مضرت پہونچی ہو وہ اوسکا انسداد خود کرسکتا ہے یعنی اوس شئے کو ہٹا سکتا ہے جو امر باعث تکلیف ہے بشرطیکہ وہ ایسا کرنے میں بلوہ کا مرتکب نہ ہو اور اوس سے زیادہ نقصان نہ پہونچائے جو اوس تکلیف کو ہٹانے کے لئے لازمی ہو۔ اِس اختیار کو استعمال کرنا بہت خطرناک ہے کیونکہ اوس سے مقدمہ بازی کا خطرہ ہے۔ بہتر یہی ہے کہ شخص متضرر حکم امتناعی کی درخواست کرے۔

(۲) جب امر باعثِ تکلیف کے ہٹانے کے ایک سے زیادہ طریقے ہوں تو کم سے کم تکلیف دہ طریقہ اختیار کیا جانا چاہیئے۔

(۳) امر باعثِ تکلیف کے ہٹانے میں یہہ جائز نہیں ہے کہ کسی بے گناہ شخص ثالث یا عامۂ خلائق کو نقصان پہونچایا جائے۔ اوس غرض کے لیے کسی بے گناہ شخص ثالث کی اراضی پر مداخلت جائز نہیں ہے۔

(۴) امر باعثِ تکلیف کے ہٹانے کے لیے اوس اراضی پر مداخلت جائز ہے

جہاں وہ شئے ہو جو باعث تکلیف ہو بشرطیکہ مداخلت کے قبل اوس شئے کو ہٹانے کے لئے اطلاع دیدی گئی ہو۔ لیکن اگر امر باعثِ تکلیف بغیر مداخلت کے ہٹایا جاسکتا ہو تو اطلاع دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۵) جب کسی امر باعث تکلیف کا احتمال ہو تو اوسکو ہٹانے کے لئے کسی دوسرے شخص کی اراضی پر دخل جائز نہیں ہے۔

نوٹس کی کن صورتوں میں ضرورت نہیں ہے۔

(۱۷۹) کسی دوسرے شخص کی اراضی پر داخل ہونے کے لئے بالعموم نوٹس کی ضرورت ہے لیکن مفصلۂ ذیل صورتوں میں نوٹس دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۱) جب خود مالک اراضی نے وہ شئے اپنی اراضی پر رکھی ہے جو امر باعثِ تکلیف ہے

(۲) جب امر باعثِ تکلیف کسی ایسے فرض کی انجام دہی میں قصور کی وجہ سے ہو جو اوس پر قانون کی رو سے عائد کیا گیا ہو۔

(۳) جب امر باعث تکلیف سے انسان کی جان یا صحت کو فوری خطرہ ہو۔

شخص متضرر کن صورتوں میں امر باعثِ تکلیف خود ہٹا سکتا ہے اور کن صورتوں میں نہیں ہٹا سکتا۔

(۱۸۰) جب کوئی شخص اپنی اراضی پر اسطرح دیوار تعمیر کرے کہ اوس سے دوسرے شخص کی روشنی کے حق کی مزاحمت ہو تو وہ اطلاع دینے کے بعد اوس دیوار کو اوس حد تک مسمار کرسکتا ہے جس حد تک وہ اوسکی روشنی کے حق پر مضر اثر ڈالتی ہے۔ اگر کسی شخص نے دیوار کی تعمیر نہ کی ہو بلکہ تعمیر کرنے کی تیاری کر رہا ہو تو پڑوسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اون اشیاء کو ہٹائے جو تعمیر کی غرض سے نصب کی گئی ہوں۔ جب درخت کی شاخیں کسی شخص کی اراضی پر لٹک رہی ہوں تو وہ اونکو کاٹ سکتا ہے بشرطیکہ وہ دوسرے شخص کی اراضی پر مداخلت کئے بغیر ایسا کرسکتا ہو۔ (بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۔ الہ آباد جلد ۴۲ صفحہ ۹۹۴۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۹۴۴)۔ جب کسی شریک کے حق شراکتی پر اثر پڑتا ہو تو وہ ایسے مکان یا باڑھ کو مسمار کرسکتا ہے جو اوس کے حق میں مزاحم ہو۔ حق مرور میں مزاحمت کی صورت میں بھی اسطرح عمل کیا جاسکتا ہے۔ اگر مکان میں کوئی شخص سکونت رکھتا ہو تو اوسکے مسمار کرنے کے قبل نوٹس دینا لازمی ہے۔

جزو دوّم

حق آسائش کے متعلق امر باعث تکلیف

فصل ۱۰۶

ایسی اراضی کے متعلق جسپر عمارات نہ ہوں حق سہارے کی مزاحمت

ایسی اراضی کے متعلق جسپر عمارات نہ ہوں حق سہارے کی مزاحمت۔

(۱۸۱) (۱) جب کوئی شخص اپنی اراضی اسطرح استعمال کرے کہ اوس حق سہارے پر مضر اثر پڑے جو اوسکے پڑوسی کو اپنی اراضی قدرتی حالت میں رکھنے کے متعلق حاصل ہے تو کہا جاتا ہے کہ وہ ٹارٹ کا مرتکب ہوا۔ (کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۱)۔

(۲) کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اپنی اراضی کی تہہ سے مٹی اسطرح نکالے کہ اوسکے پڑوسی کے حق سہارے پر مضر اثر پڑے لیکن ہر شخص اپنی اراضی سے پانی نکال سکتا ہے خواہ اوسکا یہ نتیجہ ہو کہ اوسکے پڑوسی کو حق سہارا حاصل نہ رہے۔

(۳) ایسی صورت میں ہرجہ کا دعویٰ چلانے کے لئے یہ ثابت ہونا ضروری ہے کہ مدعی کی اراضی کو قابل لحاظ نقصان پہونچا ہے یا جب کہ حکم امتناعی کی درخواست کی جائے تو یہ ثابت ہونا چاہیئے کہ ناقابل علاج نقصان کا خطرہ ہے۔

(۴) حق سہارا معاہدہ یا عطا سے ساقط ہو سکتا ہے۔ حق سہارے کی بابت ہرجہ کا دعویٰ صرف اوس صورت میں چل سکتا ہے جب مدعی کو فی الواقع مادی نقصان پہونچا ہو۔ (کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۱)۔

تمثیلات

(۱) جب کوئی شخص اپنی اراضی کے معدن کا کام اسطرح انجام دے کہ اوسکے پڑوسی کو سہارے کا جو قدرتی حق حاصل ہے اوس میں مزاحمت ہو یعنی اوسکے پڑوسی کی اراضی بیٹھ جائے تو پڑوسی کو ہرجہ پانے کا حق حاصل ہوگا۔

(۲) جب کوئی شخص اپنی اراضی سے صرف پانی نکالے تو اوسکے متعلق یہ نہیں

کہا جاسکتا کہ اوسنے حق سہارے پر حملہ کیا لیکن جب وہ مٹی یا کوئی اشیاء معدنی نکالے اور اوسکی وجہ سے اوسکے پڑوسی کی اراضی میٹھ جائے تو وہ ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہوگا

فصل ۱۰۷

عمارات کے سہارے کے حق میں مزاحمت

(۱۸۲) (۱) جب کوئی شخص اپنی اراضی اسطرح استعمال کرے کہ اوسکے پڑوسی کی عمارات کو جس سہارے کی ضرورت ہے وہ باقی نہ رہے تو وہ ٹارٹ کا مرتکب نہیں ہوتا بجز اسکے کہ ایساحق سہارا صریح یا معنوی عطا کی رو سے حاصل کیا گیا ہو یا بیس سالہ استعمال سے حاصل کیا گیا ہو جو استعمال بلا مزاحمت امن کے ساتھ علانیہ اور بغیر دھوکہ کے ہو۔

عمارات کے سہارے کے حق میں مزاحمت۔

(۲) لیکن مالک اراضی قدرتی حق سہارے کی بناء پر دعوی کرسکیگا گو اوس نے اراضی پر عمارات تعمیر کی ہوں بشرطیکہ عمارات کے وزن کی وجہ سے مضرت نہ پہونچی ہو۔

قانون میعاد سماعت سرکار عالی نشان (۲) ۱۳۲۳ ف کی دفعہ ۲۶ میں حکم ہے کہ جب کسی حق آسائش سے (خواہ وہ مثبت ہو یا منفی) بلانزاع اور علانیہ کوئی شخص جو اوسکے حق کا دعویدار ہو بربنائے حق و بطور حق آسائش بلا مزاحمت بیس سال تک متمتع رہا ہو تو ایسے تمتع کا حق بطور قطعی حاصل ہو جائیگا۔

عمارات کے متعلق حق سہارا صرف عطا یا بیس سالہ استعمال سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن اراضی کے سہارے کا حق قدرتی حق ہے۔ اگر مدعی علیہ نے کوئی ایسا ناجائز فعل کیا ہو جس سے اوس قدرتی حق پر حملہ ہوا ہو اور اوسکی وجہ سے عمارت منہدم ہو جائے تو مرتکب ٹارٹ صرف اوس نقصان کی بابت ذمہ دار نہ ہوگا جو اراضی کو پہونچا ہو بلکہ اوس نقصان کی بابت بھی ذمہ دار ہوگا جو عمارت کو پہونچے۔

فصل ۱۰۸

روشنی اور ہوا کے حق میں مزاحمت

(۱۸۳) (۱) روشنی اور ہوا کا حق قدرتی حق نہیں ہے لیکن وہ کسی مکان یا

روشنی اور ہوا کے حق میں مزاحمت ۔	عمارت کے متعلق مفصلۂ ذیل طریقوں میں سے کسی طریقے سے حاصل کیا جا سکتا ہے :-

(الف) متصل اراضی کے مالکان کی جانب سے صریح یا معنوی عطا کی رو سے۔

(ب) جب اراضی تابع منتقل کی جائے تو ایسا حق صراحتاً یا معناً محفوظ رکھنے سے۔

(ج) جبکہ روشنی یا ہوا کا تمتع کسی عمارت کے متعلق بلانزاع بر بنائے حق و بطور حق آسائش بلامزاحمت بیس سال تک رہا ہو۔ (قانون میعاد سماعت سرکار عالی دفعہ ۲۶۔ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۹۳۵۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۶۰)۔

(۲) کسی معین راستہ یا کسی خاص روشندان یا کھڑکی کے ذریعہ سے ہوا کا حق اسیطرح حاصل کیا جا سکتا ہے جسطرح روشنی کا حق۔ لیکن کسی کھلی ہوئی اراضی سے اراضی یا عمارت کے لیے ہوا کا حق حاصل نہیں ہو سکتا۔

(۳) جب کسی مالک مکان کو کسی اراضی سے کھڑکی کے ذریعہ سے روشنی کا حق حاصل ہو گیا ہو تو وہ شخص ٹارٹ کا مرتکب ہو گا جو اوس اراضی پر اسطرح تعمیر کرے کہ وہ مکان اوس طرح آرام دہ نہ رہ سکے جسطرح کہ معمولی انسان ضروری تصور کرتے ہیں یا اگر وہ مکان تجارت کے کام میں لایا جاتا ہو اور اوس تعمیر کی وجہ سے وہ مکان اوس تجارت کے کام کا حسب سابق نہ رہے۔

تمثیلات

(۱) جب کوئی شخص اپنی اراضی کسی خاص غرض کے لئے ہبہ کرے تو موہوب لہٗ کو یہہ حق حاصل ہے کہ اوس اراضی کو اوس غرض کے لئے کام میں لاے اور اوسکی تکمیل کے لیے وہ واہب کی متصلہ اراضی پر حقوق آسائش جو اوس کام کے لئے ضروری ہوں استعمال کر سکیگا۔ ایسے حقوق آسائش کے متعلق معنوی عطا کا قیاس ہوتا ہے اسی اصول پر قانون حقوقِ آسائش میں قرار دیا گیا ہے کہ بلحاظ ضرورت حقوق آسائش حاصل ہو سکتے ہیں۔

(۲) قدامت کی بنا پر حق آسائش اوسوقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک بیس سال نہ گزر جائیں۔ بیس سال کے قبل اوسکے استقرار کے لیے دعوی نہیں ہو سکتا (ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۴)۔

(۳) جب قدامت کی بنا پر دعوی کیا جائے تو مدعی علیہ کی جانب سے یہ جوابدہی نہ ہوسکیگی کہ اوسکو اوس حق کے استعمال کا علم نہ تھا۔ (کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۱۶)

(۴) قانون حقوق آسایش کی دفعہ ۱۷ ضمن (ب) میں حکم ہے کہ کھلی ہوئی اراضی کے متعلق حق آسایش حاصل نہیں ہوسکتا۔ جب کسی مکان میں جنوب کی ہوا آتی ہو تو اوسکا حق قدامت کی بنار پر حاصل نہیں ہوسکتا۔ ایسا حق صرف صریح عطا کی بنار پر حاصل ہوسکتا ہے۔ (کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۳۹)۔

(۵) روشنی اور ہوا کے حق پر حملہ صرف اوس صورت میں سمجھا جائیگا جب جدید عمارت کی وجہ سے قدیم عمارت میں اوس سے کم روشنی اور ہوا پہونچتی ہو جو اوس قدیم عمارت کے مناسب استعمال کے لئے ضروری ہو۔ (کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۳۹۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۳۴۵۔ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۹۴۵)۔

(۶) ہوا اور روشنی کے متعلق یہ قاعدہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر قدیم عمارت میں ۴۵ ڈگری پر روشنی پہونچ سکے تو روشنی کے حق پر حملہ نہ سمجھا جائیگا۔ گو یہ قاعدہ قانون کا حکم نہیں رکھتا لیکن عدالت حالات پر غور کرنے میں اوسکا لحاظ کرسکتی ہے اور جب حق میں مزاحمت کے متعلق کوئی شہادت پیش نہ ہوئی ہو تو اوس قاعدہ کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۷۸۰)۔

(۷) قانون حقوق آسایش میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ اوسقدر ہوا اور روشنی کا حق قطعی ہو جائیگا جسقدر ہوا اور روشنی کل بیس سالہ مدت کے اندر پہونچتی رہی ہو اور یہ امر قابل لحاظ نہ ہوگا کہ وہ کس غرض کے لئے استعمال کی گئی ہے۔ (الہ آباد لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۷۷۴۔ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۱۵۷۔ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۳۱۹۔ مدراس لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۱۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۸۷)۔

(۸) محض منظر کا حق بطور حق آسایش حاصل نہیں ہوسکتا۔ (قانون حق آسایش دفعہ ۱۸ تمثیل ب) لیکن مدنظر زنانہ کا حق رواج کی بنار پر حاصل ہوسکتا ہے۔ جہاں رواج نہ ہو وہاں حاصل نہیں ہوسکتا (بمبئی لا رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۴۔ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۸۔ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۶۶۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۲۸۲۔ پنجاب رکرڈز بابت ۱۸۸۳ء مقدمہ نمبر ۱۹۔ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۰

مدراس جلد ۸ اصفحہ ۱۶۳) -

فصل ۱۰۹

حقوق آب کی مزاحمت

حقوق آب کی مزاحمت

(۱۰۸) (۱) ہر ایسی اراضی کے مالک کو جو کسی قدرتی ندی کے کنارہ پر واقع ہو یہ قدرتی حق حاصل ہے کہ اوس پانی کو جو اوسکی اراضی کے قریب سے گزرے معمولی کاموں میں استعمال کرے (مثلاً - آبپاشی - مویشی اور خانگی اغراض کیلئے وغیرہ) ہندوستان میں قرار دیا گیا ہے کہ آبپاشی کی اغراض کے لئے پانی کا استعمال معمولی اور قدرتی حق نہیں ہے بلکہ وہ غیر معمولی یا مصنوعی حق ہے اور اوس غرض کے لئے پانی کی صرف مناسب مقدار استعمال کی جاسکتی ہے -
(کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۱ صفحہ ۸۵ - مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۱۶۱) - ایسے مالک کو معمولی اغراض کے علاوہ اور طور پر بھی پانی استعمال کرنے کا حق حاصل ہے بشرطیکہ وہ دوسرے مالکان اراضی کے اوسی قسم کے حقوق کے مزاحم نہ ہو جو اوسکے نیچے آباد ہوں -

(۲) مصنوعی نالے اسطرح بنائے اور استعمال کئے جاسکتے ہیں کہ اوسکے دونوں جانب جو مالکان اراضی آباد ہوں اونکو اوسی طرح حقوق حاصل ہوں جسطرح قدرتی ندی میں ہوتے ہیں -

(۳) جو قدرتی نالے کہ سطح زمین کے اندر بہتے ہیں اور جن کا راستہ صرف زمین کھودنے سے معلوم ہوسکتا ہے اونکے پانی کے بہنے کے متعلق کوئی حق حاصل نہیں ہوسکتا -

(۴) کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اوس پانی کو خراب کرے جو اوسکی اراضی سے سطح زمین کے اندر کسی نالہ کے ذریعہ سے اوسکے پڑوسی کی اراضی پر جاتا ہے اور جسکے استعمال کرنے کا اوسے حق حاصل ہے - دریا کے کنارے کے مالکان اراضی کو ہندوستان میں وہی حقوق حاصل ہیں جو اونکو انگلستان میں حاصل ہیں - (قانون حقوق آسایش دفعہ ۷ - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۵۰۶) -

تمثیلات

(۱) ہر مالک اراضی کو جو ندی کے کنارے پر واقع ہو یہ حق حاصل ہے کہ پانی پینے کے۔ مویشی کے استعمال کے چکی چلانے اور اغراض کے لیے جنکا تعلق اوس اراضی سے ہو کام میں لائے بشرطیکہ وہ اسطرح استعمال کرنے سے ندی کے پانی میں نمایاں کمی کا باعث نہ ہو۔ (بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۰۹ - کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۶۵ - مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۶ - بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۳۵۷ - انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۱) - لیکن اوسے یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اوس پانی کا رخ تبدیل کرکے اوسے اپنی اراضی کے باہر لے جائے اور وہاں ایسی اغراض کے لیے کام میں لائے جنکا تعلق اوسکی اراضی سے نہ ہو گو وہ ایسا کرنے سے پانی میں کمی کا باعث نہ ہو۔ (مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۲۸۸) -

(۲) مصنوعی نالہ کے متعلق حق کسی عطا یا معاہدہ پر مبنی ہوتا ہے۔ ایسے نالہ کے استعمال کی مدت - استعمال کے طریقے اور دیگر حالات سے عطا کا قیاس کیا جاسکتا ہے۔ (کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۳۳) -

(۳) مالک اراضی جو ندی کے کنارہ پر آباد ہو وہ ندی سے پانی تالاب وغیرہ کے لئے لے سکتا ہے بشرطیکہ وہ مصنوعی ذرائع سے اوسیقدر پانی اوس میں شامل کردے جسقدر اوس نے لیا ہو۔ (مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۱۴۱) -

(۴) جب کوئی مالک اراضی تحت کی اراضی کے مالک کے حقوق پر مضر اثر ڈالے مثلاً پانی تالاب میں لے لینے سے یا بند باندھنے سے یا ندی کے پانی کو گندہ کرنے سے تو شخص متضرر ہرجہ کا دعوی کرسکیگا گو وہ یہ ثابت نہ کرسکے کہ اوسکو کوئی واقعی نقصان پہونچا ہے (ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶ - بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۵۰۶ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۱ صفحہ ۸۵ - بمبئی لا رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۹۱ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۷۶ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۵)

فصل ۱۱۰

خانگی حق مرور کی مزاحمت

(۱۸۵) (۱) دوسرے شخص کی اراضی پر راستہ چلنے کا حق مفصلۂ ذیل

خانگی حق مرور کی مزاحمت	طریقوں سے حاصل ہو سکتا ہے۔

(الف) صریح یا معنوی عطا۔

(ب) رواج۔

(ج) ضرورت کے لحاظ سے (کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۵۶ - بمبئی لارپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۰۵۰ - بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۹۷ - ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۷۲ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۳)

(د) قدامت کی بنا پر۔ (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۹ - ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۴ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۴ - ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۹۵ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۰۴)۔

(۳) وہ شخص ٹارٹ کا مرتکب ہوتا ہے جو کسی حق مرور کی مزاحمت اسطرح کرے کہ راستہ کو دوامًا یا عارضی طور پر بند کر دے یا اور طور پر ایسا کر دے کہ وہ آزادی کے ساتھ استعمال نہ کیا جا سکے۔

تمثیلات

(۱) ہندوستان میں مفصلۂ ذیل اقسام کا حق مرور تسلیم کیا گیا ہے)۔

(الف) پیدل راستہ چلنے کا حق۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۹۴ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۹۶ - کلکتہ لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۵۴ - کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۴ - الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۰ - بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۶۴۸ - بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۹۷ - بمبئی لارپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۱۶)

(ب) مہتر کے آنے جانے کا حق۔ (کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۷۷ - کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۶ - بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۵۵۲)۔

(ج) مویشی لے جانے کا حق۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۹۵ - ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۴۳)۔

(د) کشتی چلانے کا حق۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۳ - کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۳۲ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۴۵)۔

(ہ) گاڑی چلانے کا حق (بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۶۴۸)۔

(و) عام اغراض کے لئے۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۴۶ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۹)۔

(ز) خاص موسم میں راستہ چلنے کا حق ۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۷۲ ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۳ ۔ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۳۲) ۔

(۲) یہ ضرور نہیں ہے کہ حق مرور میں دوامی مزاحمت کی جائے ۔ پھاٹک کو قفل ڈالدینا یا راستہ پر گاڑیاں مستقل طور پر کھڑی رکھنا تاکہ دوسرے آدمی راستہ نہ چل سکیں ارجاع دعویٰ کے لئے کافی ہے ۔

باب (۱۲)

جسمانی حقوق پر حملہ

فصل ۱۱۱

جسمانی حقوق پر حملہ کی بابت عام ذمہ داری۔

جسمانی حقوق پر حملہ کی بابت عام ذمہ داری۔

(۱۸۶) (۱) جسمانی حقوق پر حملہ مفصلۂ ذیل افعال کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے:

(الف) حملہ۔

(ب) جبر استعمال کرنا۔

(ج) حبس بیجا۔

(۲) جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے مقابلہ میں بغیر جائز وجہ کے حملہ جبر یا حبس بیجا کا ارتکاب کرے وہ ٹارٹ کا مرتکب ہوگا۔

حملہ۔ جبر اور حبس بیجا بادی النظر میں ٹارٹ ہیں۔ اگر مدعی علیہ اپنی جوابدہی میں اونکے ارتکاب کی جایز وجہ ظاہر کرے تو اوسکا بار ثبوت اوس پر ہوگا۔

فصل ۱۱۲

حملہ کی تعریف

حملہ کی تعریف

(۱۸۷) حملہ سے کسی دوسرے شخص کے جسم کو نقصان پہونچانے کا اقدام یا آمادگی ہے اور جس میں کامیابی ہوتی اگر اوسکو جاری رکھا جاتا یا جسمیں کامیابی ہوتی اگر کوئی حادثہ وقوع میں نہ آیا ہوتا۔

تمثیلات

(۱) جب کوئی شخص اقدام کرے اور اوسوقت اوس میں بادی النظر میں دوسرے شخص کے جسم کو نقصان پہونچانے کی قابلیت کلی ہو تو کسی نقصان کے نہ پہونچنے کی

صورت میں بھی وہ حملہ ہے۔ حسب ذیل افعال حملہ قرار دئے گئے ہیں:-

(الف) کسی ایسے شخص کی طرف لکڑی اوٹھانا جو اسقدر قریب ہو کر لکڑی اوس تک پہونچ سکتی ہو حملہ ہے گو اوس شخص کے فی الواقع لکڑی لگی نہ ہو۔

(ب) کسی شخص کو مارنا جبکہ وہ اپنی چھڑی یا لکڑی سے اوسکو روک لے حملہ ہے۔

(ج) کسی مکان میں بوتل یا پتھر اس غرض سے پھینکنا کہ ساکنین خوف زدہ ہوں حملہ ہے۔

(د) کسی شخص کو مارنے کے لئے اوسکے پیچھے جوتا لیکر بھاگنا حملہ ہے۔

(۲) محض الفاظ یا صورت بنانا حملہ نہیں ہیں لیکن الفاظ یا صورت بنانا حملہ ہو سکتے ہیں جبکہ دھمکی کی تکمیل کی اوسوقت قابلیت ہو حملہ کی تکمیل کے لئے اقدام ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ مارتا اگر دوسرا شخص اوسکو روکے ہوئے نہ ہوتا تو یہ حملہ نہیں ہے۔ (کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۹۷)۔

فصل ۱۱۳

جبر کی تعریف

(۱۸۸) (۱) جبر استعمال کرنا اوسوقت کہا جاتا ہے جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا جسم دشمنی سے یا اوسکی مرضی کے خلاف چھوئے خواہ اسطرح چھونا کیسا ہی خفیف کیوں نہ ہو۔

جبر کی تعریف۔

(۲) جب اسطرح چھونے سے کوئی شخص زخم پہونچائے یا کوئی عضو بیکار کردے تو ہرجہ کی مقدار زیادہ ہوگی۔

تمثیلات

(۱) جبر کسی شئے کو پھینکنے یا کسی آلہ کو حرکت میں لانے یا مدعی کی طرف پانی پھینکنے سے ہو سکتا ہے۔ کسی شخص کے منہ پر تھوکنا یا اوسکی مرضی کے خلاف اوسکا طبی معائنہ کرانا جبر استعمال کرنا ہے۔

(۲) کسی شخص کو متوجہ کرنے کے لیئے دوستانہ طریقہ سے چھونا جبر استعمال کرنا نہیں ہے۔

(۳) محض حادثہ سے چھونا جبر استعمال کرنا نہیں ہے لیکن جب مدعی علیہ غفلت کا مرتکب ہوا ہو تو جبر استعمال کرنا کہا جا سکتا ہے۔

فصل ۱۱۴

جبس بیجا کی تعریف

(۱۸۹) بغیر کافی اور جائز وجہ کے کسی شخص کی آزادی میں کسی مدت کے لئے خواہ وہ کتنی ہی خفیف ہو مزاحم ہونا "جبس بیجا" کہلاتا ہے ایسی مزاحمت جسمانی ہو سکتی ہے یا محض حکومت کی نمائش سے۔

جبس بیجا کی تعریف۔

تمثیلات

(۱) جب کوئی ناظر کسی شخص سے یہ کہے کہ اوسکے پاس اوسکی گرفتاری کے لئے حکمنامہ ہے اور وہ اوسکے ساتھ چلنے لگے۔ تو حکمنامہ نہ ہونے کی صورت میں ناظر جبس بیجا کا مرتکب ہوگا۔

(۲) جب کسی شخص کو اپنے مکان کے ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ یا چھت پر نہ جانے دیا جائے تو یہ جبس بیجا ہے۔ (مورز انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۴۰۵۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۸)۔

(۳) جبس بیجا کے لئے یہ ضروری ہے کہ قطعی مزاحمت ہو۔ محدود مزاحمت کافی نہیں ہے مثلاً جب کسی شخص کو ایک پل پر جانے سے روکا جائے تو یہ جبس بیجا نہ ہوگا کیونکہ اوس فعل سے آزادی پر حملہ نہیں ہوتا۔ (کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۸۴۲)

(۴) کسی شخص کو کسی خاص مقام میں روکنا یا اوسکو بجبر کسی خاص سمت میں جانے پر مجبور کرنا جبس بیجا ہے مثلاً جب کسی شخص پر کسی ایسے جرم کا الزام ہو جسکی بابت وہ بغیر حکمنامۂ گرفتاری گرفتار نہ کیا جا سکتا ہو اور اوس کو دو جوانان کوتوالی کے ہمراہ مجسٹریٹ کے پاس جانے پر مجبور کیا جائے اور راستہ میں اوسکو کسی سے بات نہ کرنے دیجائے۔ (مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۹۶)۔

فصل ۱۱۵

انسان کے جسم پر حملہ کا جواز

(۱۹۰) کسی شخص کے جسم پر حملہ خواہ وہ حملہ بیجا جبر یا حبس بیجا اس بناء پر جائز ہوسکتا ہے کہ مدعی علیہ نے اوسکو کسی قانونی حق کے نفاذ میں کیا ہے۔ جب مدعی علیہ اپنے بیینہ بیانات ثابت کرنے میں کامیاب ہوجائے تو مدعی کا دعویٰ خارج ہوگا۔

انسان کے جسم پر حملہ کا جواز

انسان کے جسم پر حملہ مفصلۂ ذیل بناء پر قانوناً جائز ہے :۔

(۱) جسم یا جائداد کے حقوق کی حفاظت کے لئے۔

(۲) والدین یا دیگر اشخاص کے اختیارات کے نفاذ میں۔

(۳) حکام عدالتی کے اختیارات کے نفاذ میں۔

(۴) گرفتاری جو کسی جرم کی علت میں یا امن قائم رکھنے کے لئے عمل میں آئی ہو۔

ایسی صورت میں جبر جو استعمال کیا جائے ضرورت سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے اگر ضرورت سے زیادہ جبر استعمال کیا جائے تو وہ انسان کے جسم پر حملہ متصور ہوگا

فصل ۱۱۶

حق حفاظت خود اختیاری میں حملہ اور جبر

(۱۹۱) حملہ اور جبر حق حفاظت خود اختیاری جسم و جائداد کے نفاذ میں جائز ہے بشرطیکہ جبر جو استعمال کیا جائے وہ اوس سے زیادہ نہ ہو جو حالات کے لحاظ سے ضروری ہو۔ اگر جبر ضرورت سے زیادہ استعمال کیا جائے تو وہ انسان کے جسم پر حملہ متصور ہوگا۔

حق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ میں حملہ اور جبر۔

ایسا حملہ صرف حق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ میں جائز ہوسکتا ہے نہ کہ اوس صورت میں جب حق حفاظت خود اختیاری ختم ہونیکے بعد محض انتقام کے طور پر کیا جائے جب کوئی شخص اپنی اراضی پر داخلہ بذریعہ ٹکٹ کرے۔ جو شخص ٹکٹ خرید کر داخل

ہوتا ہے اوسکی حیثیت شخص اجازت یافتہ کی ہو جاتی۔ ایسی اجازت کا استرداد ہو سکتا۔ جب مالک استرداد کردے تو قابض ٹکٹ کی حیثیت مداخلت بیجا کنندہ کی ہوتی ہے اگر وہ بیدخل کیا جائے تو اوسکو حق حفاظت خود اختیاری حاصل ہوگا۔ کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دوسرے شخص کو اپنی اراضی پر اس غرض سے روکے کہ وہ اوسکا مال مسترد کرے۔ اسطرح روکنا حبس بیجا ہے۔

تمثیلات

(۱) ایک شخص ریلوے میں بغیر ٹکٹ کے سفر کر رہا تھا جب اوس سے گاڑی سے اوترنے کے لیئے کہا گیا تو اوس نے انکار کیا۔ اوسکو بجبر اوتار دیا گیا۔ قرار دیا گیا کہ اوسکی حیثیت مداخلت کنندہ کی تھی اور اوسکو اسطرح گاڑی سے اوتارنا ناجائز نہ تھا (بمبئی جلد ا صفحہ ۵۲)۔

(۲) ایک کمپنی نے اپنی اراضی پر آنے جانے کے لیئے جو راستہ مقرر کر رکھا تھا اوسپر ایک پینی ٹکٹ مقرر کر رکھا تھا۔ مدعی نے ایک پینی دینے سے انکار کیا اسلیئے کمپنی کے ملازمین نے اوس راستہ سے مدعی کو نہ جانے دیا۔ قرار دیا گیا کہ اسطرح راستہ سے نہ جانے دینا جائز تھا ایک پینی ٹکٹ نامناسب نہیں تصور کیا جاسکتا (کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۱۰۴)۔

فصل ۱۱۷

والدین یا دیگر اشخاص کے اختیارات کے نفاذ میں حملہ یا جبر

والدین یا دیگر اشخاص کے اختیارات کے نفاذ میں حملہ یا جبر۔

(۱۹۲) حملہ یا حبس اوس بناء پر جائز ہو سکتا ہے کہ وہ والدین یا دیگر اشخاص کے اختیارات کے نفاذ میں کیا گیا۔

باپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ بطور مناسب اپنے بیٹے کو سرزنش کرے۔ یہ اختیار اوستاد کے تفویض کیا جاسکتا ہے۔ یہ اختیار بطور مناسب استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جب ضرورت سے زیادہ ضرر پہونچایا جائے تو دعوی ہو سکیگا۔ آقا امیدوار یا کار آموز کے مقابلہ میں

یہ اختیار استعمال کرسکتا ہے۔
شوہر کو اپنی بیوی کے مقابلہ میں یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔

فصل ۱۱۸

حکام عدالتی کے اختیارات کے نفاذ میں جسمانی حقوق پر حملہ

(۱۹۳) جب عدالتی حکام کسی شخص کو گرفتار یا قید کریں تو وہ شخص جو گرفتار یا قید کیا جائے ہرجہ کا دعویٰ حاکم عدالت یا اوس شخص کے مقابلہ میں رجوع نہ کرسکیگا جو حاکم عدالت کے حکم کی تعمیل کرے یا جو عدالت میں کارروائی شروع کرے۔

حکام عدالتی کے اختیارات کے نفاذ میں جسمانی حقوق پر حملہ۔

تمثیلات

(۱) زید نے ایک جوان کوتوالی سے بکر کو گرفتار کرنے کے لئے کہا۔ جوان کوتوالی کو گرفتار کرنیکا کوئی حق نہیں تھا۔ زید ہرجہ کی بابت ذمہ دار ہے کیونکہ جوان کوتوالی نے اوسکے کارندہ کی حیثیت سے عمل کیا (کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۷۰۳۔ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۴۱)۔

(۲) حبس بیجا کی بابت ہرجہ کا دعویٰ اوس صورت میں رجوع ہوسکیگا جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو گرفتار کرنے کی ہدایت کرے۔ اگر کوتوالی کو اطلاع دی جائے اور اوس اطلاع کی بناء پر عہدہ دار کوتوالی گرفتار کرے تو اطلاع دہندہ پر حبس بیجا کی بابت دعویٰ نہ ہوسکیگا۔ عہدہ دار کوتوالی پر ایسا دعویٰ ہوسکیگا اگر اوس نے گرفتاری بغیر جائز وجہ کے کی ہو۔

(۳) زید نے عہدہ دار کوتوالی کو اطلاع دی کہ بکر نے اوسے قتل کرنیکا اقدام کیا۔ کوتوالی نے تفتیش کرنے کے بعد بکر کا چالان کیا اور مجسٹریٹ نے اوسے سپرد سشن کیا۔ عدالت سشن نے اوسکو بری کیا۔ قرار دیا گیا کہ زید کے مقابلہ میں حبس بیجا کی بابت ہرجہ کا دعویٰ نہیں ہوسکتا۔ (الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۴۴)۔

(۴) حبس بیجا کی بابت ہرجہ کے دعوی میں مدعی علیہ کو یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ

حبس میں رکھنے کی جائز وجہ تھی۔ (مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۲۰۸)۔

فصل ۱۱۹

مجسٹریٹ کا اختیار گرفتار کرنے یا گرفتاری کا حکم دینے کے متعلق

(۱۹۴) جب کسی مجسٹریٹ کے روبرو کسی سنگین جرم کا ارتکاب کیا جائے یا نقض امن ہو تو وہ مجرم کو خود گرفتار کر سکتا ہے یا کسی شخص حاضر کو گرفتار کرنے کا حکم دے سکتا ہے۔ ایسا حکم حکمنامۂ گرفتاری کی حیثیت رکھتا ہے لیکن اگر مجسٹریٹ موقع پر موجود نہ ہو تو مجرم کی گرفتاری کے لیے تحریری حکمنامہ جاری ہونا چاہیے

مجسٹریٹ کا اختیار گرفتار کرنے یا گرفتاری کا حکم دینے کے متعلق

مجموعۂ ضابطۂ فوجداری سرکار عالی کی دفعات ۹۴ و ۹۵ حسب ذیل ہیں۔ دفعہ ۹۴۔ جب کسی جرم کا ارتکاب ناظم فوجداری کے روبرو اوس کے اختیار کی حدود ارضی کے اندر کیا جائے تو اوسکو اختیار ہو گا کہ مجرم کو گرفتار کرے یا گرفتار کرائے اور مجرم بعد گرفتاری حراست میں رکھا جائیگا۔

دفعہ ۹۵۔ ہر ناظم فوجداری ہر وقت مجاز ہو گا کہ اپنے روبرو اپنے اختیار کی حدود ارضی میں ایسے شخص کو گرفتار کرے یا گرفتار کرائے جسکی گرفتاری کے لیے وہ اوس وقت اور بہ لحاظ حالات کے حکمنامۂ گرفتاری جاری کرنے کا مجاز ہو۔

فصل ۱۲۰

حکمنامۂ گرفتاری کی تعمیل میں جوان کوتوالی وغیرہ گرفتار کر سکتا ہے

(۱۹۵) کسی جوان کوتوالی یا اور شخص کے مقابلہ میں جو اوسکے حکم سے اوسکی مدد کر رہا ہو اوس فعل کی بابت ہرجہ کا دعوی نہ ہو سکیگا جو اوس نے کسی مجسٹریٹ کے جاری کیے ہوئے حکمنامۂ گرفتاری کی بناء پر کیا ہو گو مجسٹریٹ کے اختیارات میں کوئی نقص ہو۔

حکمنامۂ گرفتاری کی تعمیل میں حراست جائز ہے۔

قانون نشان ۲ بابت ۱۳۲۱ف کی دفعہ ۳ ضمن (۲) میں حکم ہے:۔

"کسی ملازم پر جسپر کسی ناظم کے حکم کی تعمیل لازم ہو کسی ایسے حکم کی تعمیل کی بابت عدالت دیوانی میں دعوی نہ ہو سکیگا جو کسی ناظم نے عدالتی کارروائی میں صادر کیا ہو

اور جسکی تعمیل اوسپر لازم ہوتی اگر ناظم مذکور اپنے اختیارات کے اندر عمل کرتا ۔

فصل ۱۲۱

گرفتاری بغیر حکمنامۂ گرفتاری کے

(۱۹۶) (۱) ہر شخص بغیر حکمنامۂ گرفتاری گرفتار کرسکیگا جب کسی سنگین جرم کا فی الواقع ارتکاب ہوا ہوا اور اوسے یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ شخص گرفتار شدہ نے اوسکا ارتکاب کیا ہے ۔

گرفتاری بغیر حکمنامۂ گرفتاری

(۲) جوان کو توالی بغیر حکمنامۂ گرفتاری گرفتار کرسکیگا جب اوسے یہ خیال کرنیکی مناسب وجہ ہو کہ کسی سنگین جرم کا ارتکاب ہوا ہے اور اوس کا ارتکاب شخص گرفتار شدہ نے کیا ہے ۔ مجموعۂ ضابطۂ فوجداری سرکار عالی کی دفعہ ۳۸ میں اون اشخاص کی صراحت کی گئی ہے جنھیں عہدہ دار کوتوالی بغیر حکمنامۂ گرفتاری گرفتار کرسکتا ہے ۔ دفعہ ۳۹ میں اون اشخاص کی صراحت کی گئی ہے جنھیں عہدہ دار منتظم تھانہ گرفتار کرسکیگا۔ دفعہ ۴۱ میں حکم ہے کہ عہدہ دار کوتوالی اوس شخص کو گرفتار کرسکیگا جو جرم قابل دست اندازی کا مرتکب ہوا ہو اور دریافت کرنے پر اپنا صحیح نام و پتہ نہ بتائے ۔ دفعہ ۴۳ میں ہر شخص کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی شخص کو گرفتار کرے جو اوس کے روبرو کسی جرم قابل دست اندازی کا مرتکب ہوا ہو ۔

فصل ۱۲۲

امن قائم رکھنے کے لئے گرفتاری کا اختیار

(۱۹۷) امن قائم رکھنے کے لئے ہر شخص مرتکب نقض امن کو بغیر حکمنامۂ گرفتاری گرفتار کرسکیگا جب ہنگامہ اوسکے روبرو ہوا ہو یا اوسے بطور مناسب یہ شبہ ہو کہ اوسکی تجدید ہوگی ۔

امن قائم رکھنے کے لئے گرفتاری کا اختیار ۔

فصل ۱۲۳

خفیف جرائم کی صورت میں گرفتاری

(۱۹۸) خفیف جرائم کی صورت میں بغیر حکمنامہ گرفتاری گرفتار کرنے کا اختیار نہیں ہے لیکن بعض قوانین مختص الامر میں ایسے خفیف جرائم کو قابل دست اندازی قرار دیا گیا ہے اور اونکی بابت گرفتاری بغیر حکمنامہ گرفتاری عمل میں لائی جاسکتی ہے۔

خفیف جرائم کی صورت میں گرفتاری۔

قانون کوتوالی۔ قانون قماربازی۔ قانون اقوام جرائم پیشہ۔ قانون صحرا۔ اور قانون تادیب خانہ جات میں اون جرائم کی صراحت کی گئی ہے جنکی بابت عہدہ دار کوتوالی بغیر حکمنامہ گرفتاری گرفتار کرسکیگا۔

فصل ۱۲۴

فوجداری کارروائی کے ارجاع کا اثر ہرجہ کے دعوی پر

(۱۹۹) ہندوستان میں یہ قاعدہ قرار دیا گیا ہے کہ فوجداری عدالت کا فیصلہ دیوانی عدالت میں قابل تعمیل نہیں ہے۔ کسی فوجداری عدالت میں کسی حملہ کی بابت جرم ثابت ہونے یا خارج ہونے کا یہ اثر نہیں ہوسکتا کہ اوسی حملہ کی بابت دیوانی عدالت میں ہرجہ کا دعوی رجوع کیا جائے انگلستان میں جو صداقت نامہ دینے کا قاعدہ ہے وہ ہندوستان میں متعلق نہیں ہے۔

فوجداری کارروائی کے ارجاع کا اثر ہرجہ کے دعوی پر۔

فصل ۱۲۵

ہرجہ کی مقدار

(۲۰۰) حملہ۔ جبر یا حبس بیجا کی بابت ہرجہ کا تعین کرنے میں اوسکے وقت اور مقام کا لحاظ رکھا جائے گا۔

ہرجہ کی مقدار۔

جب ایک شخص کو جوتے سے مارا گیا تو زیادہ ہرجہ دلایا گیا گو شخص متضرر ذات سے خارج نہیں کیا گیا نہ اوسکو مالی نقصان ہوا اور نہ جسمانی مضرت پہونچی (ممالک مغربی شمالی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۰۳)

حملہ کی صورت میں خاص نقصان ثابت کرنا ضروری نہیں ہے (ویکلی رپورٹر بابتہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۳۰۲)۔

ہرجہ کا تعین کرنے میں مدعی کی حیثیت کا لحاظ کیا جائیگا - دویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۴۸۔ مدعی کو جو مضرت پہونچی ہو اور جو تکلیف ہوئی ہو اوسکا بھی لحاظ کیا جائیگا۔ دویکلی رپورٹر بابت ۱۸۶۴ء صفحہ ۳۷۰، ہرجہ ایسا نہ دلایا جانا چاہیے جسکی ادائی مدعی علیہ سے ممکن نہ ہو دویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۹۵) -

---

باب ۱۳

حق اراضی پر حملہ اور بیدخلی

جزو اوّل مداخلت بیجا

فصل ۱۲۶

تعریف مداخلت بیجا

مداخلت بیجا کی تعریف۔

(۲۰۱) بغیر جائز اختیار کے کسی دوسرے شخص کی اراضی پر داخل ہونا مداخلت بیجا کہلاتا ہے۔ مداخلت بیجا ٹارٹ ہے اور اوسکے لیئے واقعی نقصان ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔

تمثیلات

(۱) کسی دوسرے شخص کی دیوار میں کیل گاڑنا یا دیوار پر اشتہار چسپاں کرنا یا اراضی پر شکار کرنا مداخلت بیجا ہے۔

(۲) کسی دوسرے شخص کی اراضی پر مویشی چھوڑنا مداخلت بیجا ہے۔

(۳) مدعی اور مدعی علیہ کی اراضی میں ایک باڑ تھی۔ مدعی علیہ کی اراضی پر ایک گھوڑا تھا اوس گھوڑے نے باڑھ کے اندر سے اوس گھوڑے کے لات ماری جو مدعی کی اراضی پر تھا جس سے مدعی کو مضرت پہونچی۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ مداخلت بیجا کی بابت ذمہ دار ہے۔ (دیکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۵۶۔ ناگپور لارپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۹۰۔

(۴) اون اختیارات سے متجاوز عمل کرنا جو مدعی علیہ کو مدعی کی اراضی پر حاصل ہوں

مداخلت بیجا ہے۔

(۲۰۲) مفصلۂ ذیل صورتوں میں ہر شخص کو دوسرے شخص کی اراضی پر مداخلت کا حق حاصل ہے:۔

دوسرے شخص کی اراضی پر مداخلت کا حق۔

(۱) جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا کوئی مال لیکر اپنی اراضی پر رکھے تو مالک مال اوسکو لے جانے کے لیئے اوسکی اراضی پر جا سکتا ہے۔

(۲) جب کسی شخص کی اراضی پر باڑھ کے ناقص ہونے کی وجہ سے دوسرے شخص کے مویشی اوسکی اراضی پر چلے جائیں تو مالک مویشی اونکے لانے کے لیئے اراضی پر جا سکتا ہے۔

(۳) زمیندار کاشتکار کے مکان میں کرایہ یا لگان کی بابت مال قرق کرنے کے لیئے یا ناظر عدالت کے حکم کی تعمیل میں قرقی کے لیئے مکان میں داخل ہو سکتا ہے لیکن ایسے اشخاص کو بیرونی دروازہ توڑنے کا اختیار نہیں ہے۔

(۴) جو شخص کسی اراضی کا پسماندہ ذی حق ہو وہ اس امر کا اطمینان کرنے کیلیئے اراضی پر جا سکتا ہے کہ اراضی تلف نہیں کیجا رہی ہے۔

(۵) جس شخص کو کسی اراضی کے متعلق حقوق آسائش حاصل ہوں وہ اراضی تابع پر مرمت کے لئے جا سکتا ہے۔

(۶) اراضی پر دخل کسی قانون کے حکم کی بنا پر یا کسی عام حق کے نفاذ میں جائز ہے مثلاً شارع عام پر راستہ چلنے کا حق یا کسی سرائے میں داخل ہونے کا حق۔

(۷) مالک اراضی کو جب جائداد کے فوری قبضہ کا حق ہو تو وہ ناجائز قابض کے مقابلہ میں اراضی پر داخل ہو سکتا ہے۔ ناجائز قابض اراضی اصل مالک کے مقابلہ میں مداخلت بیجا کا دعوی نہیں کر سکتا۔

فصل ۱۴۷

مداخلت بیجا جب اختیارات حاصلہ سے تجاوز عمل کیا جائے

(۲۰۳) (۱) جب کسی شخص کو قانوناً کسی خاص غرض کے لیئے اراضی پر داخل ہونیکا اختیار حاصل ہو اور وہ کسی ایسے فعل سے

جب بطور جائز داخل ہو کر بطور ناجائز ٹھیرا جائے تو دخل کی حیثیت شروع ہی سے مداخلت بیجا کی ہو جائیگی۔

ذریعہ سے جسکے کرنے کا اوسے حق نہ ہو اپنے اختیارات سے متجاوز عمل کرے تو گو اوسکا دخل ابتداءً جائز تھا لیکن اوسکی حیثیت ابتدا ہی سے مداخلت کنندہ کی متصور ہوگی ۔

(۲) لیکن جب اختیارات قانون کی رو سے عطا نہ کیے گئے ہوں بلکہ فریق نے عطا کیے ہوں اور کوئی شخص ایسے اختیارات کو بیجا طریقہ پر استعمال کرے تو ایسے شخص کی حیثیت ابتدا سے مداخلت کنندہ کی نہ ہوگی ۔

(۳) اختیارات کا بیجا استعمال جسکی وجہ سے کوئی شخص ابتدا سے مداخلت کنندہ متصور ہو سکتا ہے کسی فعل کے ارتکاب کے ذریعہ سے ہونا چاہیئے نہ کہ کسی فعل کے ترک کے ذریعہ سے ۔

تمثیلات

(۱) زید ایک ہوٹل میں گیا وہاں اوسنے کچھ شراب خریدی جسکی قیمت ادا کردی اوسکے بعد اور شراب لی جسکی قیمت ادا کرنے سے اوس نے انکار کیا ۔ قرار دیا گیا کہ زید ابتداء سے مداخلت کنندہ متصور نہیں ہو سکتا کیونکہ اوس نے کسی نا جائز فعل کا ارتکاب نہیں کیا بلکہ وہ نا جائز ترک کی بابت ذمہ دار ہے ۔

(۲) جب زمیندار کاشتکار کے مقابلہ میں کرایہ یا لگان کی بابت قرقی کرے اور کسی بے ضابطگی کا مرتکب ہو تو وہ ابتدا سے مداخلت کنندہ متصور نہ ہوگا بلکہ صرف اوس خاص نقصان کی بابت ذمہ دار ہوگا جو کاشتکار کو پہونچے ۔

(۳) ایک عہدہ دار کو توالی بطور جائز ایک مکان میں تلاشی لے رہا تھا ۔ وہاں اوسنے ایک شخص پر حملہ کیا ۔ قرار دیا گیا کہ اوسکا دخل ابتداء سے مداخلت بیجا نہیں متصور ہو سکتا بلکہ وہ صرف حملہ کی بابت ذمہ دار ہے ۔ (کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۲ صفحہ ۹۸۲) ۔

فصل ۱۲۸

مداخلت بیجا کے دعویٰ میں مدعی کو اپنا قبضہ ثابت کرنا چاہیئے

(۱۳۰) (۱) مداخلت بیجا کی بابت ہر جہ کے دعویٰ کے لئے مدعی کو اراضی پر

مداخلت بیجا کے دعویٰ میں مدعی کو قبضہ ثابت کرنا چاہیئے

اپنا قبضہ ثابت کرنا چاہیے۔ مداخلت بیجا واقعی قبضہ کے حق پر حملہ ہے۔ محض قبضہ کا حق کافی نہیں ہے بلکہ واقعی قبضہ ہونا ضروری ہے۔

(۲) مداخلت بیجا کنندہ کے مقابلہ میں مدعی کا اراضی پر واقعی قبضہ ثابت ہونا کافی ہے۔ جب دو اشخاص جائداد کے قابض ہوں اور اپنا حق بیان کریں تو جس شخص کو حقیت حاصل ہو وہ واقعی قابض متصور ہوگا اور دوسرے شخص کی حیثیت مداخلت کنندہ کی ہوگی۔

(۳) جب کوئی شخص اراضی کا قابض ہو اور دوسرا شخص اوس اراضی پر داخل ہو تو اس امر کا بار ثبوت اوس دوسرے شخص پر ہوگا کہ اوسکو داخل ہونیکا حق حاصل ہے

تمثیلات

(۱) مداخلت بیجا کے لئے ہرجہ کے دعوے کے لئے واقعی قبضۂ مدعی کا ہونا لازمی ہے۔ اوسکو قبضہ پانے کا حق ہونا کافی نہیں ہے۔ جب کسی شخص کو اراضی پر قبضہ مل جائے تو وہ اوس شخص کے مقابلہ میں مداخلت بیجا کا دعویٰ کرسکیگا جو اوسکے قبضہ کے قبل اور بعد ناجائز طور پر قابض رہا ہو۔

(۲) جب کسی شخص کو مداخلت بیجا کے وقت قبضہ کا حق ہو اور دعویٰ رجوع کرنے کے وقت اوسکا واقعی قبضہ ہو تو دعویٰ چل سکیگا۔

(۳) جب زمیندار نے اراضی بٹائی کے طریقہ پر کاشتکار کو دی ہو تو زمیندار کا معنوی قبضہ ہے اور وہ مداخلت بیجا کی بابت دعویٰ رجوع کرسکتا ہے۔ (مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۳۲۔ بنگال لارپورٹ جلد ۱ دیوانی مرافعات صفحہ ۲۰۳۔ بنگال لارپورٹ جلد ۱۱ ضمیمہ صفحہ ۴۰)۔ ہندوستان میں زمیندار کی حیثیت شریک کی باقی رہتی ہے۔

(۴) جب مالک اراضی کا قبضہ منتقل کردے اور اوس اراضی میں معدن کے حقوق محفوظ رکھے تو وہ اراضی پر مداخلت بیجا کی بابت دعویٰ نہیں کرسکتا۔ لیکن معدن کے حقوق پر حملہ کی صورت میں وہ دعویٰ کرسکیگا۔ جو شخص سطح اراضی کا قابض ہو وہ معدن کے حقوق پر حملہ کی بابت مداخلت بیجا کا دعویٰ نہیں کرسکتا بجز اسکے کہ اوس حملہ سے سطح کے حقوق پر مضر اثر پڑے۔

(۵) کسی اراضی پر عوام کو راستہ چلنے کا حق دیدینے سے یا اوسپر کوئی حق آسائش قائم کرنے سے حقوق قبضہ زائل نہیں ہو جاتے اور ایسا قابض مداخلت بیجا کا دعوی کرسکتا ہے۔

فصل ۱۲۹

مشترک مالکان کی جانب سے مداخلت بیجا

(۲۰۵) مشترک قابضان میں سے ایک قابض دوسرے قابض کے مقابلہ میں مداخلت بیجا کا دعویٰ صرف ایسے افعال کی بابت کرسکیگا جو مدعی کے حقوق کے مغائر ہوں۔

مشترک مالکان کی جانب سے مداخلت بیجا۔

عدالت اوس صورت میں دخل نہیں دیتی ہے جب مشترک قابض بطور مناسب اپنے حقوق سے مستفید ہونے کی غرض سے کوئی ایسا فعل کرے جس سے دوسرے مشترک قابض کو کوئی مضرت نہ پہونچے۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۳۷۳۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۰۔ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۶۱۔ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۷۳۸۔ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۱۲۰۱۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۷۰۰۔ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۹۰۱۔ کلکتہ لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۱۹۸)۔

لیکن جب کسی صریح اور صاف حق کی براست خلاف ورزی ہوتی ہو یا جب وہ فعل جسکی بابت شکایت کی گئی ہو جائداد مشترک کے استفادہ کو زائل کرنے والا یا نقصان پہونچانے والا ہو تو عدالت دست اندازی کرے گی۔ (کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۸۸۔ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۶۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۱۲۔ ۳۷۴۔ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۰)۔

تمثیلات

(۱) عمارت کو منہدم کرنا مٹی کھود کر لے جانا۔ مدعی کو بیدخل کرنا ایسے افعال ہیں جو مداخلت بیجا قرار دیئے گئے ہیں۔

(۲) جب کوئلہ کی معدن کا مشترک قابض اپنے حصہ کی حد تک کوئلے یا کسی دوسرے شخص کو اوسکے نکالنے کی اجازت دے تو وہ مداخلت بیجا کا مرتکب نہ ہوگا کیونکہ یہ فعل اوس سے استفادہ کے لئے مناسب ہے۔

(۳) جب مشترک مالکان کی مشترک دیوار ہو اور ایک مشترک مالک اوس دیوار کو

منہدم کردے یا اوسپر عمارت بنائے تو وہ مداخلت بیجا کا مرتکب ہوگا لیکن اگر وہ اوسکو
اس غرض سے منہدم کرے کہ جدید دیوار بنائے تو وہ مداخلت بیجا کا مرتکب نہوگا ۔
(مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۳۸ ۔ بمبئی لا رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۶۸۲) ۔

فصل ۱۳۰

میعاد سماعت

(۲۰۶) قانون میعاد سماعت نشان (۲) ۱۳۲۲ف کے ضمیمہ کی مد ۳۱ میں جائداد غیر منقولہ پر مداخلت بیجا کے معاوضہ کے دعوی کے لئے تین سال میعاد مقرر کی گئی ہے اور میعاد کا شمار مداخلت بیجا کی تاریخ سے ہوگا ۔

میعاد سماعت ۔

قانون مذکورہ کی دفعہ ۲۳ میں حکم ہے کہ کسی ایسے فعل ناجائز کے تسلسل کی صورت میں جسکو معاہدہ سے تعلق نہ ہو ہر خلاف ورزی یا فعل سے جدید میعاد شروع ہوتی رہیگی

فصل ۱۳۱

ہرجہ کے دعوے کے علاوہ دوسری قسم کا چارہ کار

(۲۰۷) (۱) قابض اراضی ایسے شخص کو جو ناجائز طور پر اوسکی اراضی پر داخل ہو بجبر بیدخل کرسکتا ہے لیکن اوسکو اوس سے زیادہ جبر استعمال نہ کرنا چاہیئے جو بطور مناسب ضروری ہو ۔

ہرجہ کے دعوی کے علاوہ دوسری قسم کا چارۂ کار ۔

(۲) جب کسی شخص کی اراضی پر جانور یا اور اشیاء ناجائز طور پر داخل ہوں تو وہ اونکو ہرجہ کی بابت روک سکتا ہے ۔
ایسے جانور یا اشیاء صرف اوسوقت تک روکے جاسکتے ہیں جب تک کہ اونکا مالک واقعی نقصان ادا نہ کرے ۔ اون کے فروخت کرنیکا اختیار حاصل نہیں ہے ۔ دستور العمل جانوران چکاری کی رو سے ایسے مویشی باڑہ میں رکھے جاسکتے ہیں ۔

جزو دوم

بیدخلی کے بیان میں

فصل ۱۳۲

بیدخلی کی تعریف

بیدخلی کی تعریف۔

(۲۰۸) "بیدخلی" سے یہ مفہوم ہے کہ کسی جائز مالک کو اراضی کے قبضہ سے محروم رکھا جائے۔

بیدخلی کی بناء پر قبضہ کا دعوی کیا جا سکتا ہے اور ایسے دعوی میں واصلات کی اور اراضی کو جو نقصان پہونچا ہو اوسکی بابت ہرجہ کی ڈگری صادر ہو سکتی ہے۔

فصل ۱۳۳

حقیت کا بار ثبوت

حقیت کا بار ثبوت۔

(۲۰۹) قبضہ کے جواز کا قانونی قیاس ہے اور اسلئے دعویدار اپنی حقیت کے زور پر کامیاب ہو سکتا ہے نہ کہ مدعی علیہ کے حق کی کمزوری کی بناء پر۔

جب جائداد کے دخل کا دعوی کیا جائے تو مدعی کے لئے صرف اپنی حقیت ثابت کرنا کافی نہیں ہے بلکہ اوسکو یہ بھی ثابت کرنا چاہئے کہ ارجاع دعوی کے بارہ سال کے اندر اوس کا قبضہ رہا ہے اور وہ بیدخل کیا گیا۔ (مورز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۹۹ مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۵۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ پریوی کونسل صفحہ ۲۳۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۵ ۳-۴ ۱۷۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۶۔ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۶۵۔ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۱۷۔ انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۱۷)۔

جب دعوی بارہ سال کے اندر کیا جائے اور مدعی اپنا سابقہ قبضہ کا حق ثابت کرے تو وہ بغیر حقیت کے ثبوت کے مداخلت بیجا کنندہ کے مقابلہ میں کامیاب ہو سکیگا۔ (بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۱۵۔ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۷۳ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۳۷ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۶۴ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۵۲۔ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۱۵۔ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۸۶۔ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۶۱۳ انڈین کیسز جلد ۷ صفحہ ۱۶۷)۔

تمثیلات

(۱) محض قبضہ بادی النظر میں ملکیت کی شہادت ہے جب تک کہ دعویدار اپنا بہتر حق ثابت نہ کرے - (انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۹۹ - بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۷ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۷۹۸ - الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۶ -)

(۲) جب مدعی مدعی علیہ کے مقابلہ میں بہتر حق ثابت کرے تو وہ کامیاب ہو سکتا ہے گو اوسکا حق مکمل نہ ہو۔

(۳) یہ ممکن ہے کہ مدعی علیہ کا حق شخص ثالث کے مقابلہ میں مکمل نہ ہو لیکن اوسکا حق مدعی کے مقابلہ میں بہتر ہو ایسی صورت میں مدعی علیہ مدعی کے دعوے کے خلاف شخص ثالث کا حق پیش کر سکیگا - (مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۴۴ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۵۲۵) - لیکن مدعی مدعی علیہ کے مقابلہ میں شخص ثالث کا حق بیان نہیں کر سکتا کیونکہ قبضہ کل دنیا کے مقابلہ میں سوائے اصل مالک کے بہتر حق ہے -

(۴) قانون شہادت ممالک محروسۂ سرکار عالی نشان (۲) ۱۳۱۳ ف کی دفعہ ۹۳ میں حسب ذیل حکم ہے :-

"کوئی شخص جسنے کسی جائداد غیر منقولہ پر اوسکے مالک کی رضامندی سے قبضہ حاصل کیا ہو یا جو اوسکے قابض کی اجازت سے داخل ہوا ہو یا ایسے شخص کا قائم مقام حقیت تا قیام قبضہ یا دخل اس بات کے کہنے کا مجاز نہ ہوگا کہ وہ شخص جسکی رضامندی یا اجازت سے قبضہ یا دخل حاصل کیا گیا رضامندی ظاہر کرنے یا اجازت دینے کے وقت اوسکا حق نہیں رکھتا تھا۔"

فصل ۱۳۴

میعاد سماعت

(۳۱۰) جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کے دعاوی کے لیئے قانون میعاد سماعت سرکار عالی نشان (۲) ۱۳۲۲ ف کی مدات (۱۲۰) لغایت (۱۳۰) میں بارہ سال کی میعاد مقرر کی گئی ہے اور ان مدات کے احکام کے

میعاد سماعت -

لحاظ سے دخل کا دعوی رجوع ہونا چاہیئے۔

فصل ۱۳۵

میعاد کب سے محسوب ہوگی

میعاد کب سے محسوب ہوگی

(۲۱۱) جائداد غیر منقولہ کے طبقہ کے دعاوی کے لیئے قانون میعاد سماعت سرکار عالی نشان (۲) ۱۳۲۲ف کی مدات (۱۲۰) لغایت (۱۳۰) کے خانہ (۳) میں اس امر کی صراحت ہے کہ مختلف قسم کے دعاوی کے لیئے میعاد کب سے شروع ہوگی۔ اون مدات کے احکام کے لحاظ سے میعاد کا تصفیہ ہوگا۔

باب ۱۴

مال کی مداخلت بیجا۔ اوس کا روک رکھنا اور تصرف بیجا۔

فصل ۱۳۵

تعریفات

(۲۱۲) مال کے قبضہ کے متعلق تین مفصلۂ ذیل قسم کے ٹارٹ تسلیم کیے گئے ہیں۔

مداخلت بیجا۔ (۱) "مداخلت بیجا" سے مال ناجائز طور پر مدعی کے قبضہ سے لینا مراد ہے یا اوس مال میں جو مدعی کے قبضہ میں ہو جبراً دست اندازی کرنا مراد ہے۔

مال روک رکھنا۔ (۲) "مال روک رکھنا" اوسوقت کہا جاتا ہے جب کوئی مال ناجائز طور پر روک رکھا جائے جسکے فوری قبضہ کا مدعی مستحق ہو۔

مال کا تصرف بیجا۔ (۳) "مال کا تصرف بیجا" اوسوقت کہا جاتا ہے جب مدعی علیہ ناجائز طور پر اوس مال کو جسکے فوری قبضہ کا مدعی مستحق ہو مفصلۂ ذیل طریقوں میں سے کسی طریقہ سے اپنے تصرف میں لائے:۔

(الف) اوس مال کو لینے سے۔

(ب) اوس مال کو روک رکھنے سے۔

(ج) اوس مال کو تلف کرنے سے۔

(د) وہ مال کسی شخص ثالث کے حوالہ کرنے سے۔

(ہ) اور طور پر مدعی کو اوس مال سے محروم کرنے سے۔

مداخلت بیجا۔ مال روک رکھنے اور تصرف بیجا میں فرق۔ (۲۱۳) "مداخلت بیجا" اور "مال روک رکھنے" یا "تصرف بیجا" میں اہم فرق یہ ہے کہ "مداخلت بیجا" کی صورت میں مال مدعی کے قبضہ میں رہتا ہے اور "مال روک رکھنے" یا "تصرف بیجا" کا دعویٰ اوسوقت ہو سکتا ہے جب مال کے قبضہ سے مدعی علیہ نے مدعی کو محروم کیا ہو

(۲۱۴) مال میں مداخلت بیجا اوسکو بالارادہ لینے یا چھونے سے ہوسکتی ہے یا محض غفلت سے ہے۔ جب زید اپنی گاڑی اسطرح بے احتیاطی سے چلائے کہ اوس سے بکر کی گاڑی کو ٹکر ہو تو یہ مداخلت بیجا ہے۔ مداخلت بیجا کیلئے بالارادہ فعل یا غفلت کا وجود لازمی ہے۔ محض حادثہ کافی نہیں ہے۔

مال میں مداخلت بیجا۔

تمثیلات

(۱) مدعی کے کتے کو مارنا مداخلت بیجا ہے۔

(۲) مداخلت بیجا کنندہ کا بے قصور ہونا قابل لحاظ نہیں ہے جب زید کے انتقال کے بعد اوسکی بھاوج نے اوسکے زیورات جس مقام پر وہ رکھے ہوئے تھے وہاں سے ہٹاکر دوسرے مقام پر حفاظت کی غرض سے رکھ دئے۔ اون زیورات کا سرقہ ہوا قرار دیا گیا کہ بھاوج مداخلت بیجا کی مرتکب ہوئی اور اوسپر برائے تام ہرجہ کی ذمہ داری ہے۔ یہ امر قابل لحاظ نہیں ہے کہ اوسنے نیک نیتی سے حفاظت کی غرض سے زیورات منتقل کئے تھے۔ اس مقدمہ میں عدالت نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اگر زیورات کی منتقلی اونکی حفاظت کے لئے ضروری ہوتی اور وہ بطور مناسب عمل میں لائی جاتی تو وہ کافی جوابدہی ہوسکتی تھی۔

(۳) جب کسی شخص کو کوئی مال پڑا ہوا ملے اور وہ اوسکو اوسوقت تک کے لئے محفوظ رکھے جب تک کہ اصل مالک کا پتا نہ لگے تو یہ فعل مداخلت بیجا نہ ہوگا۔

(۴) جب مداخلت بیجا مدعی کی غفلت یا ناجائز فعل کا نتیجہ ہو تو اوسکی بابت ذمہ داری نہ ہوگی مثلاً جب مدعی اپنا گھوڑا گاڑی اسطرح رکھے کہ مدعی علیہ کے حق مرور پر اثر پڑے اور مدعی علیہ اوسکو ہٹا دے تو وہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

(۵) جب مداخلت بیجا کا ارتکاب حق حفاظت خود اختیاری جسم یا مال کے نفاذ میں کیا جائے تو وہ جائز ہوگا۔ جب کسی شخص کی شکارگاہ میں مدعی کا کتا داخل ہوکر ہرن یا خرگوش کا تعاقب کرے تو مالک شکارگاہ کو یہ حق حاصل ہے کہ

کہ وہ ایسے کتے کو گولی سے مار دے تاکہ ہرن یا خرگوش کی حفاظت ہو سکے۔ (الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۵۳۱)۔ حق حفاظت خود اختیاری میں صرف اوسقدر نقصان پہونچایا جاسکتا ہے جو حالات کے لحاظ سے ضروری ہو۔ اگر ضرورت سے زیادہ نقصان پہونچایا جائے تو وہ مداخلت بیجا ہوگا۔

(۶) مداخلت بیجا جسکا ارتکاب جائز حقوق کے نفاذ میں کیا گیا ہو جائز ہے۔ مثلاً کاشتکار کا رقم واجب الادا کی بابت مال ضبط کرنا۔ ایسی ضبطی کی بابت مداخلت بیجا کا دعویٰ نہ کیا جاسکیگا۔

(۷) عدالتی احکام کی تعمیل میں جو مداخلت کی جائے اوسکی بابت ہرجہ کا دعویٰ نہ ہو سکیگا۔

مال روک رکھنا۔

(۲۱۵) جب مدعی علیہ کے قبضہ میں مدعی کا مال ہو خواہ ایسا قبضہ ابتداءً بطور ناجائز حاصل کیا گیا ہو یا ابتداءً قبضہ جائز طور پر حاصل کر کے مال بطور ناجائز روک لیا گیا ہو، تو مدعی مال روک رکھنے کی بابت یا مال کے تصرف بیجا کی بابت دعویٰ کر سکیگا جب مدعی کا کوئی خاص مال مدعی علیہ کے قبضہ میں ارجاع دعویٰ کے وقت ہو مثلاً کوئی گھوڑا یا تصویر تو مال کی واپسی کے لئے مال روک رکھنے کی بابت دعویٰ بالعموم رجوع کیا جاتا ہے۔

مال کا تصرف بیجا۔

(۲۱۶) مال کے تصرف بیجا کی بابت دعویٰ اوسوقت رجوع کیا جاتا ہے جب مدعی اوس مال کی بابت ہرجہ کا دعویٰ کرے جس سے مدعی علیہ نے اوسکو محروم کیا ہو۔ یہ چارۂ کار اوسوقت اختیار کیا جاتا ہے جب مدعی علیہ کے قبضہ میں اصلی مال نہ رہا ہو یا اصلی مال کی شناخت نہ ہو سکتی ہو۔

جب مدعی مال کے متعلق اپنی حقیت ثابت کرنے میں کامیاب ہو جائے تو یہ جوابدہی نہ ہو سکیگی کہ مدعی علیہ نے یہ خیال کیا تھا کہ وہ اوسکا مالک ہے۔ جب زید بکر کا مال خالد سے یہ خیال کر کے خرید ے کہ وہ خالد کا ہے اور اوسکے بعد اوسی مال کو نیک نیتی سے حامد کے ہاتھ فروخت کر دے تو زید اور حامد دونوں مال کے تصرف بیجا کے مرتکب ہونگے اور اون کے مقابلہ میں ہرجہ کا دعویٰ ہو سکیگا۔

تمثیلات

(۱) جب زید ایک شراب کے پیپے سے شراب لیکر اوس میں پانی ملا دے تو وہ

اوس کل شراب کی بابت تصرف بیجا کا مرتکب ہوتا ہے ۔ جو شراب وہ لیتا ہے اوسکی بابت مال لینے کی وجہ سے اور بقیہ شراب کی بابت اوسکی حیثیت تبدیل کر دینے کی وجہ سے ۔

(۲) جب زید نے پرامیسری نوٹ کا سرقہ کیا ہو اور وہ اوسے بکر کے ہاتھ فروخت کرے ۔ زید سے بکر واقف نہیں تھا اسلئے اوس نے خالد سے اپنی شناخت کرائی ۔ قرار دیا گیا کہ خالد تصرف بیجا کا مرتکب ہوا اور اوسکے مقابلہ میں ہرجہ کا دعوےٰ ہوسکتا ہے ۔

(۳) مدعی نے مدعی علیہم کے نام ایک شاہ جوگ ہنڈی حاصل کی ۔ اوس ہنڈی کو ایک معتبر ساہوکار کا نام لکھکر اوس کے پاس رقم وصول کرنے کے لئے بذریعۂ ٹپہ بھیجا ۔ راستہ میں اوس ہنڈی کا سرقہ ہوا ۔ ہنڈوی سے ساہوکار کا نام مٹا کر ایک شخص نے اپنا نام لکھ لیا اور ہنڈوی کو ادائی کے لئے مدعی علیہم کے پاس پیش کیا ۔ مدعی علیہم نے بغیر تحقیقات کے رقم ادا کر دی ۔ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہم پر ہنڈوی کے تصرف بیجا کی بابت ذمہ داری ہے ۔ اونکا فرض تھا کہ تحقیقات کرنے کے بعد رقم ادا کرتے ۔ ہنڈوی شاہ جوگ تھی ۔ عبارت ظہری لکھنے کے بعد بھی اوسکی حیثیت شاہ جوگ کی باقی رہی ۔ (بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۷۰) ۔

(۴) جب ناظر اوس سے زیادہ مال نیلام کرے جو ڈگری کی ادائی کے لئے ضروری ہو تو وہ تصرف بیجا کی بابت ذمہ دار ہے ۔

(۵) ایک شخص نے اپنا مال فروخت کرنے کے بعد اوس مال کو ہراج میں بھیجدیا ۔ ہراج والے نے اوس مال کو ہراج کر کے خریدار کے حوالہ کر دیا ۔ قرار دیا گیا کہ ہراج والا تصرف بیجا کی بابت ذمہ دار ہے گو اوسکو اوس مال کے سابق میں فروخت کئے جانے کا علم نہ تھا ۔ ہراج والا یہ ذمہ داری قبول کرتا ہے کہ ہراج سے مال کی ملکیت منتقل کی جا سکتی ہے ۔

(۶) قانون معاہدہ سرکار عالی نشان (۹) ۱۳۱۶ ف کی دفعہ (۱۰۹) میں حکم ہے کہ کوئی شخص اوس سے بہتر حق منتقل نہیں کر سکتا جو اوسکو خود حاصل ہے جب کوئی مسروقہ مال فروخت کیا جائے تو خریدار کو اصل مالک کے

مقابلہ میں مال کے متعلق حق حاصل نہیں ہوتا لیکن وہ مشتری کے مقابلہ میں تصرف بیجا کا دعوی کرسکتا ہے۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی نشان دہم، ۱۳۲۱ فصلی دفعہ (۵۴۴) میں حکم ہے کہ "بوقت تجویز مقدمہ عدالت کسی مال یا دستاویز کی نسبت جو اوسکے روبرو پیش یا جو اوس کی حفاظت میں ہو یا جسکی بابت کسی جرم کا ارتکاب ہونا پایا جائے یا جو کسی جرم کے ارتکاب میں استعمال کی گئی ہو حکم مناسب صادر کرسکیگی۔ یہ قاعدہ زر نقد اور سکۂ قرطاس سے متعلق نہیں ہے کیونکہ اون میں ملکیت محض حوالگی سے منتقل ہوجاتی ہے۔ (کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۹۔ پنجاب رکرڈ بابت ۱۹۰۵ء مقدمہ نمبر ۱۸۔ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۷۰۲۔ انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۸۰۹)۔

فصل ۱۳۷

مداخلت بیجا کی بابت دعوی کرنے کے لئے قبضہ ثابت کرنا ضروری ہے

(۱۳۷) (۱) مداخلت بیجا کی بابت دعوی چلانے کے لئے مدعی کو یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ مداخلت بیجا کے ارتکاب کے وقت اوس کا مال پر قبضہ تھا۔

> مداخلت بیجا کے دعوے میں مدعی کو اپنا قبضہ ثابت کرنا چاہیئے۔

(۲) مداخلت بیجا کنندہ کے مقابلہ میں ہر قبضہ کافی ہے خواہ وہ عارضی ہو۔

(۳) جس شخص کو مال کے متعلق حق عودی حاصل ہو وہ مداخلت بیجا کی بابت دعوی نہیں کرسکتا لیکن مال کو جو مستقل مضرت پہونچی ہو اوسکی بابت ہرجہ کا دعوی کرسکتا ہے۔ جب مال ملازم کی تحویل میں ہو تو وہ آقا کے قبضہ میں تصور کیا جاتا ہے۔ جب مال گودام میں ہو اور مالک کے قبضہ میں وہ کاغذات ہوں جنکے پیش کرنے پر وہ قبضہ حاصل کرسکتا ہے تو مال اوسکے قبضہ میں تصور کیا جائیگا اور وہ مداخلت بیجا کی بابت دعوی کرسکیگا۔

جب کسی شخص کو صداقت نامۂ نفاذ وصیت یا صداقت نامۂ اہتمام ترکہ عطا کیا جائے تو اوسکے قبضہ کا حق متوفی کے فوت ہونے کی تاریخ سے سمجھا جاتا ہے اور ایسا شخص مداخلت بیجا کا دعوی اوس فعل کی بابت رجوع کرسکیگا جسکا ارتکاب متوفی کے فوت

ہونے کے بعد اور صداقت نامہ عطا کئے جانے کے قبل ہوا ہو۔

تمثیلات

(۱) جب کوئی مال کسی شخص کے واقعی قبضہ میں ہو تو وہ مداخلت بیجا کی بابت دعوی کرسکیگا۔ مثلاً تحویلدار امانتی ایسا دعوی کرسکتا ہے۔

(۲) حکام ٹپہ خانہ اشیاء رے ٹپہ کے متعلق مداخلت بیجا کا دعوی کرسکتے ہیں۔

فصل ۱۳۸

ابتدا سے مداخلت بیجا کنندہ

ابتدا سے مداخلت بیجا کنندہ

(۲۱۸) جب کوئی شخص کسی قانون کے حکم کی بنا پر کسی مال پر قبضہ کرے اور اوس مال کے متعلق اپنے اختیارات بیجا طریقہ سے استعمال کرے تو اوسکی حیثیت ابتدا سے مداخلت بیجا کنندہ کی ہوجاتی ہے۔
جب کوئی شخص کسی گھوڑے کو بطور چپکاری گرفتار کرنے کا مجاز ہو اور اس اختیار کے نفاذ میں وہ اوسکو گرفتار کرکے اوسکو سواری کے لئے کام میں لائے تو اوس کی حیثیت ابتدا سے مداخلت بیجا کنندہ کی ہوجاتی ہے۔
یہ اصول صرف اوس صورت میں متعلق ہوسکیگا جب اختیار قانون کی رو سے عطا کیا گیا ہو نہ کہ فریقین کے معاہدہ کی بنا پر۔ اختیارات کا بیجا استعمال کسی فعل کے کرنے سے ہونا چاہئے نہ کہ کسی فعل کے ترک کرنے سے۔

فصل ۱۳۹

مال روک رکھنا اور اوس کا تصرف بیجا

مال روک رکھنا اور اوس کا تصرف بیجا۔

(۲۱۹) (۱) مال بیجا طور پر روک رکھنے کی بابت دعوی میں مدعی کو یہ ثابت کرنا چاہئے کہ اوسے مدعی علیہ کے مقابلہ میں دعوی کرنے کے وقت فوری قبضہ کا حق حاصل ہے۔

(۲) مال کے تصرف بیجا کی بابت دعوے میں مدعی کو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ اوسے

مدعی علیہ کے مقابلہ میں تصرف بیجا کے وقت فوری قبضہ کا حق حاصل تھا۔

(۳) مال بیجا طور پر روک رکھنے کے دعوے میں عدالت مال کی واپسی اور بیجا طریقہ پر روک رکھنے کی بابت معاوضہ کی ڈگری صادر کرتی ہے۔

(۴) مال کے تصرف بیجا کی بابت دعوی میں محض معاوضہ کی ڈگری صادر ہوتی ہے۔ معاوضہ کا تعین اوس قیمت کے لحاظ سے ہوتا ہے جو اوس مال کے تصرف بیجا کے ارتکاب کے وقت ہوتی ہے۔

مال بیجا طریقہ پر روک رکھنا یا اوس کا تصرف بیجا معمولاً اوسکے طلب کرنے اور واپس دینے سے انکار کرنے سے ثابت کیا جاتا ہے۔ جب مدعی علیہ کے قبضہ میں مدعی کا مال ہو تو محض ایسے قبضہ سے مال بیجا طریقہ سے روک رکھنا یا اوسکا تصرف بیجا ثابت نہیں ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ اوس مال کو مثل اپنے مال کے کام میں لائے مثلاً شخص ثالث کو حوالہ کرے یا خود اپنے تصرف میں لے آئے تو اوسکے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ اوسنے تصرف بیجا کا ارتکاب کیا۔ جب اسطرح تصرف ظاہر نہ ہوتا ہو تو مدعی کو وہ مال طلب کرنا چاہیئے اور اگر طلب کرنے پر وہ حوالہ نہ کیا جائے تو ایسی عدم حوالگی تصرف بیجا کا ثبوت ہے۔ وہ ناجائز طور پر روک رکھنے کی بھی شہادت ہے۔ ایسی صورت میں مدعی کامیاب ہوگا بجز اسکے کہ مدعی علیہ اوسکی واپسی سے انکار کرنے کی جائز وجہ ثابت کرسکے۔ (بمبئی لارپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۹۲۶)۔

تمثیلات

(۱) جب تحویلدار امانتی کسی مال کو ناجائز طور پر شخص ثالث کے حوالہ کرے تو تحویل امانتی ختم ہوجاتی ہے اور مالک کو مال کے فوری قبضہ کا حق حاصل ہوجاتا ہے۔ مالک شخص ثالث اور نیز تحویلدار کے مقابلہ میں تصرف بیجا کا دعوی کرسکتا ہے۔

(۲) جب کوئی شخص جائداد کسی ایسے شخص سے خریدے جس نے بلا معاوضہ کے تحویل قبول کی ہو یا جسکو قبضہ کا محدود حق حاصل ہو تو اوسکو ملکیت کا حق حاصل نہیں ہوتا ہے اور مالک خریدار اور نیز تحویلدار دونوں کے مقابلہ میں تصرف بیجا کا دعوی کرسکتا ہے۔ (بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۴۔ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۰۱۔ کلکتہ جلد ۴

صفحہ ۴۹۷ - بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۴۵۰ - مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۴۲۴ -

(۳) جب مال گرو رکھا جائے اور گرو دار اوسکو فروخت کردے یا کسی دوسرے شخص کے پاس گرو رکھدے تو اوس وقت تک تصرف بیجا کا دعویٰ نہیں رجوع ہو سکتا جب تک گرو کنندہ قرضہ کی ادائی کی آمادگی ظاہر نہ کرے اور اوس کے لینے سے انکار نہ کیا جائے -

(۴) جب گرو دار کو یہ حق حاصل تھا کہ رقم ادا نہ ہونیکی صورت میں وہ مال بیع کردے اور اوس نے گرو کنندہ کی رضامندی سے مال لے لیا گویا کہ وہ بیع ہوگیا تو قرار دیا گیا کہ وہ تصرف بیجا کا مرتکب ہوا (کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۳۲۲) -

(۵) جب مال بیع ہوچکا ہو اور مشتری کو صرف قیمت کی بابت کفالت حاصل ہو تو وہ مال فروخت نہیں کرسکتا - اگر فروخت کرے تو وہ تصرف بیجا کا مرتکب ہوگا - ایسی صورت میں خریدار کو مال کی قیمت بازار بعد منہائی رقم واجب الادا پانے کا حق حاصل ہوگا -

(۶) امین تصرف بیجا کا دعویٰ کرسکتا ہے گو مال موتمن لہ کے واقعی قبضہ میں ہو -

(۷) مال کا پانے والا سوائے اصل مالک کے تمام دنیا کے مقابلہ میں حق رکھتا ہے اور وہ تصرف بیجا کا دعویٰ کرسکتا ہے -

فصل ۱۴۰

ٹارٹ سے دست برداری

ٹارٹ سے دست برداری

(۲۳۰) جب تصرف بیجا کسی مال کو ناجائز طور پر بیع کرنے پر مشتمل ہو تو اوس مال کا مالک اوس ٹارٹ سے دست بردار ہو کر اوس رقم کی بابت دعویٰ کرسکتا ہے جو مدعی علیہ نے مدعی کے فائدہ کے لئے قیمت کی بابت وصول کی ہو - جب مدعی ٹارٹ سے دست بردار ہو تو وہ اوسکی بابت ہرجہ کا دعویٰ نہ کرسکیگا -

فصل ۱۴۱

مشترک مالکان کی جانب سے مداخلت بیجا یا تصرف بیجا

(۲۲۱) ایک مشترک مالک دوسرے شریک کے مقابلہ میں مداخلت بیجا یا تصرف بیجا کا دعویٰ صرف اوس صورت میں کرسکیگا جب مدعی علیہ نے کسی ایسے فعل کا ارتکاب کیا ہو جو مدعی کی مشترکہ ملکیت کے حقوق کے مغائر ہو۔

مشترک مالکان کی جانب سے مداخلت بیجا یا تصرف بیجا

تمثیلات

(۱) ایک شریک مالک جائداد مشترکہ کو کلیتہً تباہ کردے تو اوسکے مقابلہ میں دعویٰ ہوسکیگا کیونکہ اوس سے مدعی کے حق پر لازمی طور پر اثر پڑتا ہے۔

(۲) جب ایک شریک مالک مشترکہ جائداد کو بیع کردے تو اوسکے مقابلہ میں تصرف بیجا کا دعویٰ نہ ہوسکیگا کیونکہ اوس بیع سے صرف اوسکے حقوق منتقل ہوتے ہیں نہ کہ شریک مالک کے۔

فصل ۱۴۲

مال گرفتار کرنے کا چارۂ کار

(۲۲۲) جب کوئی شخص ناجائز طور پر اپنے مال سے محروم کیا گیا ہو تو وہ اوس مال کو بطور جائز گرفتار کرسکتا ہے جہاں وہ مال اوسے ملے بشرطیکہ ایسی گرفتاری بلوہ اور نقص امن کے ارتکاب کے بغیر ہوسکے۔ ایسی گرفتاری کے لئے حملہ صرف اوس صورت میں جایز ہوسکتا ہے جب واپسی کے لئے مطالبہ اور نامنظوری ثابت ہو۔

مال گرفتار کرنے کا چارہ کار

فصل ۱۴۳

مال کی واپسی کے لئے دعویٰ رجوع کرنے کا چارۂ کار

(۲۲۳) جب کوئی مال ضبط کیا گیا ہو تو اوسکا مالک اس امر کے متعلق ضمانت دینے پر اوسکی واپسی کا مستحق ہوگا کہ وہ بلا تاخیر ضبط کنندہ کے مقابلہ میں دعویٰ رجوع کریگا اور اگر مال کی واپسی کا حکم دیا جائے گا تو مال واپس کریگا

مال کی واپسی کے لئے دعویٰ رجوع کرنیکا چارہ کار۔

فصل ۱۴۴

مال مسروقہ کی واپسی کا حکم

مال مسروقہ کی واپسی کا حکم۔

(۲۲۴) جب سارق کو کسی مال کے سرقہ کی بابت سزا دی جائے تو عدالت مال مسروقہ صرف اوسکے مالک کو واپس دیے جانے کا حکم دے سکیگی۔ مجموعۂ ضابطۂ فوجداری سرکار عالی نشان (۴) ۱۳۱۳ ف کی دفعہ ۴۸۵ میں اسکے متعلق احکام درج ہیں۔

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمہ

ربنا ارنا الحق حقا وارنا الباطل باطلا وارنا الاشیاء کما ھی

ٹارٹ کا قانون، مسائل شرعیہ سے بیشتر صورتوں میں جداگانہ حیثیت رکھتا ہے، مثلاً:-

خوں بہا "قتل ایسا فعل ہے جس کی قانون اجازت نہیں دیتا اور اس کی وجہ سے مقتول کے خاندان کے ارکان سخت مصیبت میں مبتلا ہو سکتے ہیں، لیکن کامن لا کی رُو سے مقتول کے ورثہ کو حرجہ پانے کا حق نہیں ہے"۔ (دفع ۵)

شریعت کو "حرجہ" سے سروکار نہیں، قتل اگر ناجائز ہوا ہے تو وارثوں کو قصاص یا دیت (خوں بہا) لینے کا بہر حال حق ہے اور کوئی "کامن لا" اُن کے اس حق میں دست انداز نہیں ہو سکتا، جواز کی صورت یہ ہے کہ کسی فعل کا حکم (۱) عبارۃ النص (۲) اشارۃ النص (۳) دلالۃ النص (۴) اقتضاء النص کے مطابق ہو۔

ازالہ حیثیت عرفی "ہر شخص کو اپنی حیثیت عرفی کے متعلق حق حاصل ہے، لیکن باپ کی حیثیت عرفی کے متعلق اسے کوئی حق نہیں" (ص ۵)

ظہور اسلام کے بعد ابوجہل جیسے کفار و مشرکین کو برا کہنے سے روک دیا گیا، کیونکہ ان کے فرزندوں کی، جو مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے، دل آزاری ہوتی تھی، لہذا باپ کی حیثیت عرفی کا اگر ناجائز طور پر

ازالہ کیا جائے تو بیٹے کو چارہ جوئی کا حق ہوگا۔

فعل شاہی | "فعل شاہی جس کے متعلق ملک کی عدالتوں کو کسی قسم کے اختیارات حاصل نہ ہوں گے، ایسا ہونا چاہیئے جو کسی قانون کے تحت نہ کیا گیا ہو، اور جس کے کرنے میں نہ کسی قانونی حق کو بیان کیا گیا ہو اور کسی قانونی حق کی خلاف ورزی کی گئی ہو، ایسا فعل پولیٹیکل تعلقات اور دو حکومتوں کے باہمی حقوق و فرائض کے لحاظ سے جائز متصور ہوتا ہے۔" (دفعہ ۲۳)

ایسے فعل کا جواز اسی وقت قابل تسلیم ہوسکتا ہے جب وہ مسلمات شرعیہ کے منافی نہو، کیونکہ فعل شاہی، خواہ تحتِ قانون ہو یا نہ ہو مگر اس کا تحت شرع ہونا لازم ہے۔

انگریزی حکومت کو کیا حق ہے؟ | "جب برٹش گورنمنٹ کسی دوسری ریاست کی جائداد اور ملک کی ضبطی کا حکم بحیثیت گورنمنٹ کے دے تو وہ فعل شاہی ہوگا، "گورنر جنرل یا پولیٹیکل ایجنٹ، پولیٹیکل حیثیت سے جو فعل کرے وہ فعل شاہی ہے" (ص ۲۵)

شرعاً کوئی حکومت یا کیسا ہی حکمراں یا سیاسی نائب یا اس کا گماشتہ ہو جب تک کہ اس کا حکم شریعت اور انسانیت کے مطابق نہ ہو، ہرگز جائز نہ سمجھا جائیگا۔

فعل بہ تتبع قانون | "جب واضعانِ قوانین نے کسی خاص فعل کے کیئے جانے کی ہدایت کی ہو، یا اجازت دی ہو، تو اُس فعل کا کرنا ناجائز نہیں ہوسکتا، اگر وہ فعل بغیر غفلت کے کیا جائے اور اس سے کوئی نقصان پہونچے تو اس کی بابت حرجہ کا دعوےٰ نہیں ہوسکتا۔" (دفعہ ۲۷ ص ۲۹)

جب تک شریعت اجازت نہ دے، اس وقت تک محض واضعانِ قوانین کے ہدایت کرنے یا اجازت دینے سے کوئی فعل جائز نہیں ہوسکتا، ایسا فعل جس میں شرعی جواز مرعی نہ ہو، خواہ کیسی ہی احتیاط کے ساتھ کیا جائے، اگر اس سے نقصان پہونچے تو فاعل اس کی ذمہ داری سے شرعاً بری نہ ہوگا۔

ریل کی تکلیف ”چیچک کے شفا خانہ بنانے کے لیے جو قانون مرتب کیا جاتا ہے اس کی تعبیر اس طرح کی جانی چاہئے کہ اگر وہ امر باعث تکلیف ہوئے بغیر تعمیر کیا جا سکتا ہو تو تعمیر کیا جائے، لیکن ریلوے کی تعمیر کے لیے جو قانون وضع کیا جاتا ہے اس کی تعبیر اس طرح کی جائے گی کہ ریلوے قطع نظر اس امر کے کہ وہ باعث تکلیف ہو گی، تعمیر کی جائے“ (ص ۴۲)

وسائل مرور کی تعمیم بے شبہہ مستحسن ہے، مگر ”امر باعث تکلیف“ سے ”قطع نظر“ کی شریعت اجازت نہیں دیتی، وسائل صحت کیا وسائل مرور کے مقابلہ میں اہمیت نہیں رکھتے؟ جب وہاں (چیچک کے شفا خانہ بناتے ہیں) ”امر باعث تکلیف“ کا لحاظ کیا جائے گا تو یہاں (ریلوے بناتے ہیں) ”امر باعث تکلیف“ کو کس طرح نظر انداز کر سکتے ہیں۔؟

خلاف واقع تحسین متاع ”ایک کارخانہ نے ایک گاڑی زید کے ہاتھ، یہ ظاہر کر کے فروخت کی کہ وہ مضبوط ہے، زید نے وہ گاڑی خالد کے ہاتھ فروخت کی، وہ گاڑی استعمال کرتے ہی ٹوٹ گئی، جس کی وجہ سے خالد کو مضرت پہونچی، خالد حرجہ کا دعوےٰ نہیں کر سکتا، کیونکہ قطع نظر معاہدہ کے کارخانہ پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے“ (ص ۴۲)

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے وہ تجارتی کپڑے واپس منگا لیے تھے اور اس بیع کو فسخ کرا لیا تھا، جس میں بغیر اس کے کہ ان کپڑوں کے عیوب سے مشتری کو آگاہ کر دیا جائے، بیع و شری کی تکمیل ہوئی تھی۔

اس بنا پر کارخانہ شرعاً ذمہ دار تھا کہ وہ فروخت کرتے وقت گاڑی کی اصلی کیفیت سے مشتری کو مطلع کر دیتا، مگر اس نے خلاف واقع اس کو ”مضبوط“، پایدار و مستحکم ظاہر کیا، زید نے اس کے بیان پر اعتبار کر کے گاڑی خرید لی اور پھر کسی ضرورت سے خالد کے ہاتھ بیچ ڈالی، اب اس کے ٹوٹ جانے پر خالد کو جو مضرت پہونچی، کارخانہ کی دروغ بیانی و اخفائے حقیقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے، کوئی وجہ نہیں کہ شرعاً اس کو ذمہ داری سے سبکدوش کیا جا سکے؟

فعل بیرون ممالک محروسہ | "جب ممالک محروسہ سرکار عالی میں کسی ایسے ناجائز فعل یا ترک فعل کی بابت حرجہ کا دعویٰ کیا جائے جس کا ارتکاب بیرون ممالک محروسۂ سرکار عالی کیا گیا ہو تو مفصلۂ ذیل شرائط کی پابندی کے ساتھ حرجہ دلایا جا سکے گا:

(۱) وہ فعل یا ترک فعل ممالک محروسۂ سرکار عالی کے قانون کی رو سے ٹارٹ ہو اور جس مقام پر کہ اس کا ارتکاب ہوا ہو اس ملک کے قانون کی رُو سے وہ فعل جائز نہ ہو یعنے اس ملک کے قانون کی رو سے مرتکب فعل کے مقابلہ میں دیوانی یا فوجداری کارروائی ہوسکتی ہو...... (دفعہ ۳۴ ص ۴۴)

فعل یا ترک فعل اگر ناجائز ہے، اور ناجائز وہی ہے جو نصّ شرعی کے منافی ہو، تو جہاں اس کا ارتکاب ہوا ہے اس ملک کا انسانی قانون خواہ اس کو جائز قرار دے یا ناجائز سمجھے اور اس ملک کے قانون کی رو سے مرتکب کے مقابلہ میں دیوانی یا فوجداری کارروائی ہوسکتی ہو یا نہ ہوسکتی ہو، وہ ناجائز فعل بہر حال ناجائز ہی رہے گا اور شرعی حکومت کو اس سے متعلق کارروائی کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

نوکر نے غفلت کی مگر آقا پر ذمہ داری عائد ہوئی۔ | "ملازم کی غفلت کا آقا ذمہ دار ہوگا جب ایسی غفلت کا ارتکاب ملازم نے اپنی ملازمت کے اثنا میں کیا ہو گو یہ ثابت نہ ہو کہ آقا نے کوئی صریح حکم دیا، یا وہ ملازم کا شریک تھا،" (دفعہ ۵۲ ص ۵۶)

شریعت نے نوکری کو ایک طرح کے غیر مکتوب معاہدہ کا تابع رکھا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ "نوکری کے وقت نوکر عہد کرتا ہے کہ جو فرائض اس کے ذمہ ہیں ان کو احتیاط سے بجا لائیگا اور ان میں غفلت روا نہ رکھے گا" اس کے مقابلہ میں آقا ذمہ دار ہوتا ہے کہ "اپنے نوکر کو معاوضۂ مقررہ دیا کرے گا اور اس کے حقوق سے چشم پوشی نہ کرے گا"

با ایں ہمہ اگر اثنائے نوکری میں نوکر نے کوئی غفلت کی اور اس سے مضرت پہونچی تو اس غفلت یا اس کی مضرت کی ذمہ داری از روئے

شریعت آقا پر عائد نہ ہونی چاہیئے، ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ

کورٹ شپ | "جب کسی لڑکی سے شادی کرنے کے وعدہ سے ملاقات کی جائے اور شادی کیئے بغیر اس کو پھسلایا جائے تو ایسی صورت میں حرجہ زیادہ دلایا جائے گا" (ص ۸۰) یہ صورت کورٹ شپ کے ذریعہ سے پیدا ہو سکتی ہے جو شرعاً ممنوع ہے، شریعت نے محض خطبہ کی اجازت دی ہے یعنی شادی کی نیت سے مرد و زن ایک دوسرے کو دیکھ کے اطمینان کر سکتے ہیں، اس سے زیادہ ملاقات بڑھانے کی اجازت نہیں۔

میعاد سماعت | کتاب کا دسواں باب (فصل ۴۳ ۔ ۷۴ دفعہ ۱۷ ۔ ۶ ۔ ۷) ٹارٹ کے دعاوی کے لئے میعاد سماعت پر مشتمل ہے، یعنی "جب کسی فعل کا ارتکاب بنائے دعوے ہو تو اس فعل کے ارتکاب کے بعد میعاد معین کے اندر دعوی رجوع کیا جانا چاہیئے" (دفعہ ۲ ۔ ۷ ۔ ۱) میعاد کی تعیین جس طرح آج کل کے قانون میں ہے، شریعت میں نہیں ہے اور نہ شرع نے ایسی حق تلفی روا رکھی ہے کہ ایک دو برس کی مقررہ میعاد اگر کسی وجہ سے منقضی ہو جائے تو تمادی عارض ہونے کے باعث نہ چارہ جوئی ہو سکے نہ دادرسی کی نوبت آئے۔

عصمت ریزی | "باپ یا ماں اس شخص کے مقابلے میں حرجہ کا دعویٰ کر سکیں گے جو ان کی بیٹی کو اس وقت پھسلا لے جائے جب وہ ان کی خدمت میں ہو جس کی وجہ سے وہ خدمت سے محروم ہو جائیں"۔

"مدعی کو ثابت کرنا چاہیئے کہ (الف) جس لڑکی کو پھسلایا گیا ہے وہ پھسلا لے جانے کے وقت اس کی صریح یا معنوی خدمت میں تھی (ب) مدعی خدمت سے اس وجہ سے محروم رہا کہ وہ حاملہ ہو گئی یا مدعیٰ علیہ نے اس کو مدعی کے پاس آنے نہ دیا" (دفعہ ۱۲۳ ۔ ص ۱۲۷ و ۱۲۸)

یعنی اگر کوئی بدکار کسی دوشیزہ لڑکی کو بھگا کے لے جائے، اور کسی طرح اس کو راضی کر کے بدفعلی کا مرتکب ہو، اور اس لے بھاگنے کے وقت وہ لڑکی اپنے باپ ماں کے گھر میں ان کی خدمت نہ کرتی رہی ہو، اور بدفعلی کا ارتکاب تو برابر ہوا کرے مگر لڑکی حاملہ نہ ہونے پائے،

اور اپنے آشنا کے گھر سے کبھی کبھی باپ ماں کے گھر بھی آیا جایا کرے، تو ان تمام صورتوں میں یہ قانون (ٹارٹ) اس پر عائد نہیں ہوتا، والدین اس بے حیائی و بے عصمتی پر کچھ نہیں کر سکتے، اور اگر اس کی خدمت سے محروم ہوئے یا اس کے حاملہ ہو جانے پر استغاثہ کریں گے تو اس بدفعلی کی مکافات دپاداش سے تو قانون کو سروکار نہ ہوگا البتہ محرومیِ خدمت کا حرجانہ دلا دیا جائے گا۔

شریعت اس بے غیرتی کی سخت مخالف ہے اور مشرق کے ہر ایک مذہبی قانون نے اس کی بیخ کنی پر زور دیا ہے۔

مزید سہولت | "جب کوئی لڑکی کسی شخص کی ملازمت میں ہو تو باپ دعوے رجوع نہیں کر سکتا، لیکن جب آقا اس کو خدمت سے علیحدہ کر دے اور وہ اپنے باپ کے گھر جا رہی ہو اور راستے میں کوئی شخص اس کو پھسلا لے جائے تو باپ دعویٰ کر سکے گا" (دفعہ ۱۲۴) صحبت بد نے جن لڑکیوں پر اثر ڈالا ہو یہ قانون ان کے لئے کیسی آسانی پیدا کر رہا ہے۔

تعددِ ازدواج | "جب باپ نے ایک ایسے مرد کو اپنی بیٹی سے شادی کی غرض سے ملنے دیا جس کی زوجہ زندہ تھی۔ . . . . اس مرد کے اس لڑکی سے ناجائز تعلقات ہو گئے، قرار دیا گیا کہ باپ حرجہ کا دعوے نہیں کر سکتا" (دفعہ ۱۲۵)

شریعت تو ایسے تمام فواحش و منکرات کی بیخکن ہے، لیکن یہاں محلِ عبرت یہ ہے کہ مغرب کا قانون تعددِ ازدواج کو روا نہیں رکھتا، اس لئے جس مرد کے ایک بیوی موجود ہو وہ دوسری سے شادی نہیں کر سکتا حتیٰ کہ ناجائز تعلقات ہو جانے کی صورت میں بھی اس مرد پر کوئی حرجانہ تک عائد نہیں ہوتا مشرق کے تمام قوانین تعددِ ازدواج کے قائل ہیں،

عصمت کی قیمت | "پھسلا لے جانے کے مقدمات میں حرجہ کا تعین کرنے میں مفصلۂ ذیل امور کا لحاظ رکھا جائیگا۔

(الف) مدعی کو جو واقعی نقصان ہوا ہو جس میں لڑکی کی بیماری کے اخراجات شامل ہیں۔

(ب) لڑکی کی خدمت سے محروم رہنے کی بابت اور نیز بے عزتی فکر اور تکلیف کی بابت معاوضہ" (دفعہ ۱۲۶)
ایسی صورت میں شریعت کو حرجانہ سے سروکار نہیں اس کو حد شرعی پر اصرار ہے حرجانہ ہی اگر عصمت کی قیمت ہے تو دولتمند بڑے بڑے حرجانے دے کے جب چاہیں اور جسے چاہیں بے عصمت کر سکتے ہیں۔

اضرار عام | "مدعی علیہ نے ناجائز طور پر ایک بھاری لکڑی سڑک پر رکھ دی مدعی سوار ہو کر جا رہا تھا اور اس کی غفلت سے اس کو ضرر پہونچا قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار نہیں" (۱۵۰)
شرعاً مدعی علیہ ذمہ دار ہے۔
"اگر کوئی گھوڑا جس کے خطرناک ہونے کا آقا کو علم نہ ہو شارع عام سے بھٹک جائے اور وہاں کسی آدمی کو کاٹے تو مالک ذمہ دار نہ ہوگا" (ص ۱۶۲)
شرعاً مالک ذمہ دار ہوگا۔

مذہبی جلسہ | "کیرتن یا کوئی مذہبی جلسہ منعقد کرنے کا حق بطور حق قدامت حاصل نہیں کیا جا سکتا لیکن رواج کی بنا پر حاصل ہو سکتا ہے" (ص ۱۷۹)
اس میں اتنا اضافہ اور ہونا چاہئے کہ وہ جلسہ واقع میں مذہبی جلسہ ہو اور اس سے ناجائز شورش انگیزی مقصود نہ ہو جس کے مخالف مذہبی احکام ہیں۔

جائز حملہ | "کسی شخص کے جسم پر حملہ خواہ وہ حملہ ہو یا جبر یا حبس بیجا اس بنا پر جائز ہو سکتا ہے کہ مدعی علیہ نے اس کو کسی قانونی حق کے نفاذ میں کیا ہے" (دفعہ ۱۹۰)
"انسان کے جسم پر حملہ مفصلۂ ذیل بنا پر قانوناً جائز ہے:
(۱) جسم یا جایداد کے حقوق کی حفاظت کے لئے۔
(۲) والدین یا دیگر اشخاص کے اختیارات کے نفاذ میں۔
(۳) حکام عدالت کے اختیارات کے نفاذ میں۔
(۴) گرفتاری جو کسی جرم کی علت میں یا امن قائم رکھنے کے لئے عمل میں آئی ہو" (ص ۱۹۳)
قانون کو شریعت کا تابع ہونا چاہئے، اس لئے اگر قانونی حق کے نفاذ میں کوئی حملہ یا جبر یا حبس کی صورت پیش آئے تو لازم ہے کہ یہ سب کچھ فی الحقیقۃ شرع شریف کے اتباع میں ہو جسم یا جایداد کے حقوق کی حفاظت میں بھی یہی التزام ہوگا، والدین یا دیگر اشخاص کے اختیارات کے نفاذ میں "دیگر اشخاص" کا لفظ بہت وسیع ہے، اس کی

تشریح ہونی چاہیئے حکام عدالت کے اختیارات کے نفاذ میں شرط ہوگی کہ وہ اختیارات شرعی حدود کے اندر رہوں، اور یہی شرط اس صورت میں بھی مشروط ہوگی جب گرفتاری کسی جرم کی علت میں یا امن قائم رکھنے کے لئے عمل میں آئی ہو، یہ بھی ملحوظ رہے کہ حبس اگر بربنائے شرع جائز ہے تو وہ حبس بجا ہوگا بے جا نہ ہوگا۔

تصرف بے جا | جب زید بکر کا مال خالد سے یہ خیال کرکے خریدے کہ وہ خالد کا ہے اور اس کے بعد اسی مال کو نیک نیتی سے حامد کے ہاتھ فروخت کر دے تو زید اور حامد دونوں مال کے تصرف بے جا کے مرتکب ہوں گے اور ان کے مقابلہ میں حرجہ کا دعویٰ ہو سکے گا،، (۲۱۱)

شریعت نے اعمال کا مدار نیت پر رکھا ہے اگر نیک نیتی ثابت ہو جائے تو نہ صرف بے جا کا ارتکاب کہا جائیگا اور نہ موخذاہ ہو سکے گا۔

شراب فروشی | "جب زید شراب کے ایک پیپے سے شراب لے کر اس میں پانی ملادے تو وہ اس کل شراب کی بابت تصرف بے جا کا مرتکب ہوتا ہے جو شراب وہ لیتا ہے اس کی بابت مال لینے کی وجہ سے اور بقیۂ شراب کی بابت اسکی حیثیت تبدیل کر دینے کی وجہ سے،، (تمثیل دفع ۲۱۶)

شراب سے اگر خمر مراد ہے تو اس کا استعمال شرعاً جائز نہیں اس لئے ایسی تمثیلیں بھی قابل اعتراض ہیں۔

پرامیسری نوٹ | "جب زید نے پرامیسری نوٹ کا سرقہ کیا ہو اور وہ اسے بکر کے ہاتھ فروخت کرے زید بکر سے واقف نہیں تھا اس لیے اس نے خالد سے اپنی شناخت کرائی، قرار دیا گیا کہ خالد تصرف بے جا کا مرتکب ہوا اور اس کے مقابلہ میں حرجہ کا دعوے ہو سکتا ہے،، (ص ۲۱۲)

پہلے یہ فیصلہ ہونا چاہیئے کہ پرامیسری نوٹ میں جو نفع کی صورت ہے وہ ربوا کے حکم میں داخل ہے یا نہیں؟

وما یحو نحوہ

۱۲- محرم - ۱۳۴۸ھ

عبداللہ العمادی

ناظر مذہبی

غلط نامہ قانون ٹارٹ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۹	لکہا	لکھا	۳۳	۲۴	ریلوی	ریلوے
۳	۸	ہے یہ	ہے - یہ	۳۵	۱۳	ڈگری	ڈکری
۶	۱۳	ڈگری	ڈکری	۳۶	۱۸	ہو - ویکلی	ہو - (ویکلی
۶	۱۳	״	״	۳۸	۳	متصوہوگا	متصور ہوگا
۶	۲۵	اس نے بہوگ	اوس نے بھوگ	۴۱	۳	دارنی	داری
۱۳	۶	عامد	عائد	۴۸	۲	اکیوئٹی	اکیوئٹی
۱۹	۱۴	آراضی	اراضی	״	۶	ڈگری	ڈکری
״	״	״	״	״	۱۵	سکنگا	سکیگا
״	۱۶	صفقحہ	صفحہ	״	۱۷	ڈگری	ڈکری
״	۲۲	آراضی	اراضی	۴۹	۹	״	״
۲۰	۲	آراضی	اراضی	״	״	״	״
۲۱	۱۴	اوہنوں	اونھوں	״	״	״	״
۲۲	۳	آراضی	اراضی	״	۱۴	״	״
״	۵	״	״	۵۰	۶	انھین	اونھیں
۲۵	״	ہوتی	ہوتیں	۶۶	۱۷	احنیاط	احتیاط
۲۶	۱۰	قانون کی تتبع	قانون کے تتبع	۷۲	۱۲	پہوچی تو قرار	پہونچی تو قرار
۲۹	۱۱	ڈگری	ڈکری	۷۴	۲۱	پنجاب	د پنجاب
۳۱	۲۰	چاہئے تو	چاہے تو	۷۷	۸	ڈیلومیر	ڈیلامیری
۳۲	۲۳	مٹرک	سڑک	۸۲	۱۰	ببمی	بمبئی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۳	۶	مدعی کی	مدعی کے
۸۴	۱۴	۔بمبئی	۔ (بمبئی
"	۱۷	آغاز	آغاز
۹۲	۸	صبرورت	ضرورت
۹۴	۱۸	دہکی	دھکی
"	۲۴	علیٰحدہ	علحدہ
۱۰۵	۱۷	آبا	آیا
۱۰۶	۱۲	کمیٹیون	کمیٹیوں
"	۲۲	جلد ۹	جلد۱۹
۱۰۷	۱۸	بابتہ	بابتہ
"	۲۵	انڈین	(انڈین
۱۱۱	۹	میںجو	میں ا جو
"	۱۷	ہن	ہین
۱۱۲	۲۳	شائع	شائع
۱۱۳	۱	بڑائی	بڑائی
۱۲۱	۵	چاہئے	چاہئے
۱۳۵	۲	حہین	نہین
"	۱۱	اڈین	انڈین
۱۲۸	۵	نہ ہو	نہ ہو
"	۸	کیجاے	کیجانے
"	۱۳	۔ چچی	چچی
"	۱۴	انجام	انجام
۱۳۱	۴	نان	ماں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۱	۱۱	دہکی	دھکی
۱۳۵	۲۱	کرسکے	کرسکیں
۱۳۶	۵	پھونچائیں	پہونچائیں
"	۱۳	دونوٹانگ	دونوٹانگیں
۱۳۹	۱۵	کوٹی	کوئی
"	۱۸	کشتنی	کشتی
"	۲۰	جہان	جہاں
۱۴۰	۱۸	ملازیں	ملازمین
"	۱۹	کمپنی	کمپنی
"	۲۰	پٹرے پہ	پیڑے پہ
۱۴۱	۲۱	پیدا	پیدا
۱۴۲	۹	چاہئن	چاہئیں
"	۱۲	آراضی	اراضی
"	۱۷	"	"
"	۲۲	اوسکوامعلوم	اوسکومعلوم
"	۲۳	کشتنی	کشتی
۱۴۳	۱	گٹھڑی	گٹھری
"	۱۲	پھسلایا	پھیلایا
"	۱۳	آراضی	اراضی
۱۴۴	۱۰	"	"
"	۱۹	منتبہ	متنبہ
"	۲۱	ایسے	ایسی
"	۲۳	آراضی	اراضی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۱	۶	(اپر پڑھا	(اپر پہ بہا
〃	۸	جانا ہے	جاتا ہے
۱۶۲	۶	گیا	گئی
۱۶۳	۷	پاڑھ لگائے	باڑھ نہ لگائے
〃	۹	کٹ کھنا	کٹ کھنا
۱۶۹	۶	عمارات ۔ یا آلات	عمارات کل یا آلات
〃	۹	نہ کرنا ہو۔	نہ کرنا ہو۔
۱۷۰	۱۳	(۱۶۷)	(۱۶۸)
۱۷۱	۲	کھلا	کُھلا
۱۷۲	۶	(۱۶۸)	(۱۶۹)
〃	۱۳	(۱۶۹)	(۱۷۰)
〃	۲۱	(۱۷۰)	(۱۷۱)
۱۷۴	۲	(۱۷۰)	(۱۷۲)
۱۷۵	۵	(۱۷۱)	(۱۷۳)
۱۷۶	۸	(۱۷۲)	(۱۷۴)
۱۷۸	۱	(۱۷۳)	(۱۷۵)
〃	۱۳	(۱۷۴)	(۱۷۶)
〃	۱۸	(۱۷۵)	(۱۷۷)
۱۷۹	۸	(۱۷۶)	(۱۷۸)
۱۸۰	۳	(۱۷۷)	(۱۷۹)
〃	۱۱	(۱۷۸)	(۱۸۰)
۱۸۱	۶	(۱۷۹)	(۱۸۱)
〃	۱۳	(۱۸۰)	(۱۸۲)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۲	۵	(۱۸۱)	(۱۸۳)
۱۸۳	۵	(۱۸۲)	(۱۸۴)
〃	۱۱	مُغفرت	مضرت
〃	۲۳	(۱۸۳)	(۱۸۵)
۱۸۵	۲	جلد ۷	جلد ۱۰
〃	۱۲	روشنی	روشنی
۱۸۶	۴	(۱۸۴)	(۱۸۶)
۱۸۷	۲۴	(۱۸۵)	(۱۸۷)
۱۹۰	۵	(۱۸۶)	(۱۸۸)
〃	۱۵	(۱۸۷)	(۱۸۹)
۱۹۱	۱۵	(۱۸۸)	(۱۹۰)
۱۹۲	۷	(۱۸۹)	(۱۹۱)
〃	۱۵	حس	حبس
۱۹۳	۳	(۱۹۰)	(۱۹۲)
〃	۱۶	(۱۹۱)	(۱۹۳)
۱۹۴	۱۸	(۱۹۲)	(۱۹۴)
۱۹۵	۵	(۱۹۳)	(۱۹۵)
۱۹۶	۴	(۱۹۴)	(۱۹۶)
〃	۱۷	(۱۹۵)	(۱۹۷)
۱۹۷	۴	(۱۹۶)	(۱۹۸)
〃	۱۴	(۱۹۷)	(۱۹۹)
۱۹۸	۱	(۱۹۸)	(۲۰۰)
〃	۱۰	(۱۹۹)	(۲۰۱)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۸	۱۷	(۲۰۰)	(۲۰۲)
۲۰۰	۷	(۲۰۱)	(۲۰۳)
"	۱۸	صفحہ ۱۹۰-	صفحہ ۱۹۰-)
"	۱۹	اخلیارات	اختیارات
۲۰۱	۲	(۲۰۲)	(۲۰۴)
"	۲۳	(۲۰۳)	(۲۰۵)
۲۰۲	۲۴	(۲۰۴)	(۲۰۶)
۲۰۴	۶	(۲۰۵)	(۲۰۷)
۲۰۵	۶	(۲۰۶)	(۲۰۸)
"	۱۳	(۲۰۷)	(۲۰۹)
۲۰۶	۳	(۲۰۸)	(۲۱۰)
"	۹	(۲۰۹)	(۲۱۱)
"	۱۵	جلد ۱۳	جلد ۱۲
۲۰۷	۲۲	(۲۱۰)	(۲۱۲)
۲۰۸	۴	(۲۱۱)	(۲۱۳)
۲۰۹	۳	فصل ۱۳۵	فصل ۱۳۶
"	۵	(۲۱۲)	(۲۱۴)
۲۰۹	۱۹	(۲۱۳)	(۲۱۵)
۲۱۰	۱	(۲۱۴)	(۲۱۶)
"	۲۱	مدعی علیہٗ	مدعی علیہ
۲۱۱	۱	حفاطت	حفاظت
"	۱۰	(۲۱۵)	(۲۱۷)
"	۱۵	(۲۱۶)	(۲۱۸)
۲۱۲	۸	اوش مہنڈوی	اوس مہنڈوی
۲۱۳	۲	دفعہ	کی دفعہ
"	۱۲	(۲۱۷)	(۲۱۹)
۲۱۴	۸	(۲۱۸)	(۲۲۰)
"	۱۹	(۲۱۹)	(۲۲۱)
۲۱۶	۱	صفحہ ۴۴۲-	صفحہ ۴۴۲-)
"	۱۸	(۲۲۰)	(۲۲۲)
۲۱۷	۱	(۲۲۱)	(۲۲۳)
"	۱۳	(۲۲۲)	(۲۲۴)
"	۱۵	نقص امن	نقض امن
"	۱۹	(۲۲۳)	(۲۲۵)
۲۱۸	۳	(۲۲۴)	(۲۲۶)

تمت